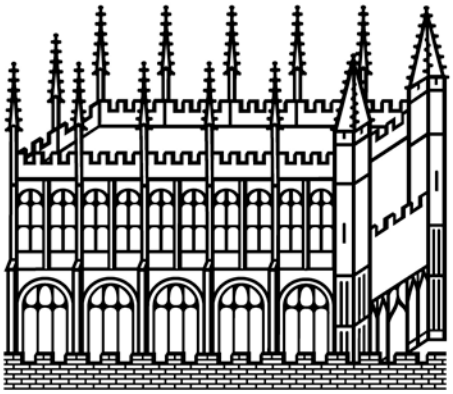


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



16.C.74.



INDIAN INSTITUTE

گلزار ولایت -

سلک مسلسل - مصنفہ منشی چندر کا پرساد -

لذۃ الافہام - مصنفہ سید محمد علی خان عرف نواب دولہا دہلوی -

کشائش نامہ - مع فرہنگ لغات تصنیف منشی راجکرن -

توقیعات کسری - دستور العمل خسرویہ نوشیروان مصنفہ ومدونہ مرزا جلال الدین طباطبائی -

ابو الفضل - ہر سہ دفتر منشی تجشی مولوی ہادی علی اشک از ابو الفضل -

رسائل طغرا - مع رقعات طغرای منشی -

حسن و عشق - عبارت متین ہو کہ جسمین کتخدائی حسن و عشق مین زور عبارت آرائی دکھایا ہو مرتبہ شاری کا بر جہاں مصنفہ نعمت خان عالی -

مینا بازار - رنگین عبارت مصنفہ ارادت خان واضح -

شرح مینا بازار - نادر شرح ہو از مولوی امام بخش صہبائی دہلوی -

سہ نثر ظہوری - مع مقدمات ثلثہ ظہوری مشہور نثر ہو از ملا نور الدین ظہوری ترشیزی -

شرح سہ نثر ظہوری - نثر فورس کی شرح ہو از مولانا محمد سعد اللہ -

شبنم شادات - از ملا طہرا قزلباش پرے رتبہ کی انشا ہو جسکو مولوی ہادی علی اشک نے منشی ذاکر کے ساتھ فرہنگ اُسکے لغات کی منضم کی -

کلیات سہ نثر - مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی تین نثر -

۱ - نثر پنج آہنگ -

۲ - نثر دستنبو -

۳ - نثر مہر نیم روز -

مظہر العجائب - فقرات و الفاظ صفات ہر شے کے جو کار آمد انشا نگاران ہی مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل -

تاج المدائح - رنگین فقرات صفات مین بہت عمدہ کتاب ہو اور جلوہ نمائی طبع ذمانہ منشی انوار حسین صاحب تسلیم سہسوانی -

مفتاح الصفات - فقرات صفاتیہ از منشی رام نرائن -

صفات کائنات - یہ بمثل کتاب ہو اسمین سب اساتذہ کی نثرون سے فقرات صفت ہر شے موجودہ کائنات کو انتخاب کرکے ایک گنجینہ مرتب کیا ہر صفت کے ساتھ اول اساتذہ کے فقرات لکھکر پھر مصنف نے اپنے فقرات لکھے ہین شائقین انشا نگار کے واسطے یہ کتاب بمنزلہ ایک اُستاد کے ہی مولفہ سیالکوٹی مل دارستہ -

انشائے راحت جان - ہر قسم فارسی کے رقعے صنایع ہین -

انشاے جامی - مصنفہ ملا عبد الرحمن جامی۔
انشاے طاہر وحید - از منشی مرزا طاہر وحید۔
انشاے فائق - مصنفہ مولوی محمد فائق۔
انشاے دولت رام - مصنفہ منشی دولت رام۔
انشاے صفدری - اسمین رقعات فارسی مقابل اُسکے رقعات اردو مین تصنیف منشی غلام صفدر لاہوری
انشاے گلزار عجم - مصنفہ مولوی مقبول احمد فاروقی۔
انشاے مفید - تصنیف منشی لچھمن رام پنڈت۔
انشاے دلاویز - تلازم شرح مین مصنفہ مولوی عبد العزیز آروی۔
انشاے عجیب - اسمین رقعات ہین سوا ے لفظ فارسی کے لفظ عربی نہین ہی مصنفہ منشی محمد جعفر
ظہیر الانشا - مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین۔
انشاے صفیر بلبل - مع صحت نامہ یہ بڑے رتبہ کی انشا مین عبارت کی ہی مصنفہ مولوی عبد اللہ علوی خرجوی جنکا پایہ نثر نگاری مین ہمرتبہ ہاے
انشاے دلکشا - جلی قلم مصنفہ منشی فتح چند۔
انشاے بے نقاط - سب رقعہ صنعت مستقوط النقاط مین ہین تصنیف منشی کاشا پرشاد۔
انشاے لطیف - اسم بامسمی ہی تصنیف منشی ہیرا لال۔
رقعات عالمگیری - جو خود بادشاہ عالمگیر نے طرف شاہزادگان کے تحریر فرمایا۔

رقعات عزیزی - مصنفہ مولوی عبد العزیز آروی۔
رقعات قتیل - جسمین سلیس عبارت مطابق تکلم اہل زبان ہی مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل تخلص۔
رقعات ابو الفضل - علامی وزیر اکبر شاہ۔
پنجرقعہ - مصنفہ ارادتخان واضح اور مشہور پنجرقعہ ظہوری ہی پوری حاشیہ پر دو شرح ہین۔
۱- شرح - از عبد الرزاق یمنی۔
۲- شرح - از مولوی عبد الاحد۔
رقعات بیدل - مصنفہ مرزا عبد القادر بیدل
رقعات لچھمی نراین - مصنفہ منشی لچھمی نراین۔
رقعات مظہری - سلیس عبارت کے رقعے مصنفہ شیخ محمد صادق حسین۔
رقعات امان اللہ حسینی۔
رقعات نظامیہ۔
رقعات گلستان حکمت - از مولوی عبد العزیز آروی
پنجرقعہ ولایت - مصنفہ سید ولایت حسین۔
رقعات فیض اگبن - مصنفہ منشی نند کشور۔
رقعات نامی - مع تقریظات تصنیف مولوی حکیم الدین ہیڈ ماسٹر اسکول۔
دستور المکتوبات۔
دستور الصبیان - مصنفہ منشی نوندہ رام۔
فیاض دلبستان - مکاتیب مین از منشی ولایت حسین۔

قطعات تاریخ طبع کتاب

از نتائج طبع منشی غلام حیدر صاحب تخلص حیدر لاہوری خلف مصنف کتاب

نظم و نثر انشائی نادر یادگار اصغری — ہی عجائب نسخہ مطبوع طبع روزگار
ہین مصنف اسکے سرور سرور ملک سخن — منشی شرع متین و شاعر عالی وقار
تہا غلام اصغر انکا ایک فرزند رشید — نوجوان و مہ لقا و مہر طلعت گلعذار
ناگہان اس عالم فانی سے وہ لخت جگر — کر گیا رحلت بحکم خالق لیل و نہار
نام پر اسکے لکہی سرور نی یہ انشا عجیب — تا کہ نام اسکا رہی دنیای دونمین پایدار
خطہ پنجاب مین اول بہی یہ شایع ہوئی — پہلے بہی لاہور مین چہاپی گئی یہ ایکبار
چہپ گئی اب کرت ثانی بشہر لکہنؤ — یہہ کتاب باوقار و یادگار نامدار
ہو گیا پنجاب سے جاری یہ چشمہ فیض کا — فیض پہنچا خلق کو جس سے بہر شہر و دیار
طبع حیدر سی یہ نکلا مصرع تاریخ طبع — دوسری باری ہوئی شایع مکلف یادگار

۱۳۰۱ھ

ایضاً از نتائج طبع مفتی حکیم محمد انور لاہوری انور تخلص فرزند ارجمند مصنف کتاب

اب یادگار اصغر مرحوم چہپ چکی — مدت سی شایقین کو تہا جسکا انتظار
کیسی یہ نظم و نثر مین انشا عجیب ہے — حاصل ہین جسسے فائدی خلقت کو بیشمار
پنجاب مین ہوئی تہی یہ اول بہی شتہر — لاہور مین چہپی نہی یہ پہلے بہی ایکبار
بار دوم ہوئی ہی یہہ اب لکہنؤ مین طبع — گہر گہر ہوا ہی جسسے زمانہ مین اشتہار
انور نے لکہا مصرع تاریخ سال طبع — بس اب دوبارہ چہپ چکی اصغر کی یادگار

۱۳۰۳ھ

خاتمۃ الطبع خدا کا شکر ہے آن ہی کہ اندنون مین انشای اردو زبان مفید مبتدیان طرز آموز منشی گری مسمے بہ یادگار اصغری مصنفہ ماہر فن مفتی غلام سرور صاحب لاہوری حسب تحریک مصنف مقام لکہنؤ مطبع نامی منشی نولکشور مین بماہ جنوری سنہ ۱۸۸۴ء مطابق ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ھ طبع ہوئی بمنہ وکرمہ

زینت گلشن رہی گل جب تلک
نعرہ زن ہو گل پہ بلبل جب تلک

ہو جگر پر جب تلک لالہ کے داغ
جب تلک روشن رہی گل کا چراغ

آدمی کا دم مین دم جبتک رہے
جاری کاغذ پر قلم جب تک رہے

ہو یہ انشا مشتہر نزدیک و دور
عالم ایجاد مین تا نفخ صور

لطف یزدانی سے حاصل مدعا
ہو غلام سرور لاہور کا

ای میرے مولی میرے پروردگار
ہون مین تیری فضل کا امیدوار

ہی بہروسا مجھکو تیری ذات پر
ہر گھڑی ہر وقت ہر شام و سحر

بخش اس عاصی کے یا مولی گناہ
ہی گناہون سے یہ بندہ عذرخواہ

کر کرم اس ناتوان پر یا کریم
رحم کر اس نیم جان پر یا رحیم

مین ہون عاصی مجھکو یارب بخشدے
بخشدی میری گنہ سب بخشدے

مجھکو دکھلا از رہ جود و عطا
راہ صبر و شکر و تسلیم و رضا

کر کدورت سے میر سینہ صفا
رکھہ غبار غم سے آئینہ صفا

مجھکو رکھہ آسودہ رب العالمین
بخش گنج دولت دنیا و دین

شاد رکھہ یارب میری اولاد کو
بخش مادر باپ اور استاد کو

میری گھر والون پہ کر لطف عمیم
یا کریم و یا غفور و یا رحیم

ہون مین عاجز سر بسر بیدست و پا
بے خبر سر تا بپا جرم و خطا

ہے مگر ای خالق جن و بشر
فضل کی امید تیری ذات پر

تمت

بالخیر

آہ بیماری وہ تھی کیا لاعلاج
طب مین لکھا ہی نہ تھا جسکا علاج

آہ وہ لخت جگر نورِ نظر
نورِ چشم مادر و جان پدر

عالم دنیا سے رحلت کر گیا
داغِ حسرت اُنکے دل پر دھر گیا

آہ دنیا سے وہ صورت چھپ گئی
چاند سی آنکھون سی مورت چھپ گئی

آہ وہ خورشید طلعت مہ جبین
ناگہان غائب ہوا زیر زمین

جان سی پیارا وہ جانی چلدیا
یوسفِ مصر جوانی چلدیا

چلدیا وہ ہمکو تنہا چھوڑ کے
ہم سے فرزندی کا رشتہ توڑ کے

مان لی بندون نے صاحب کی رضا
دھر لیا آنکھون پہ فرمان قضا

کیا کرون اس درد کا سر رشتہ بیان
ہیگی درد انگیز جسکی داستان

یہ وہ غم ہے جسکے لکھنے مین قلم
خون بہا دیتا ہے اپنا دمبدم

چونکہ اصغر بچہ تھا ناکتخدا
کون کرتا ذکر اُس معصوم کا

بر زبان لاتا بھلا کون اُسکا نام
تھے ابھی سب کام اسکے ناتمام

لکھی یہہ انشا گئی ہے اسلیے
اصغر خستہ جگر کے نام سے

تاکہ ہو یہ اُسکی باقی یادگار
عالم فانی مین تا روز شمار

جو کوئی دیکھے وہ بے اصغر کا نام
بر زبان ذکر اُسکا رہے صبح و شام

ساری دنیا اس سے پائے فائدہ
ہر کوئی پورا اُٹھائے فائدہ

آسمان جبتک زمین جبتک رہے
گردش چرخ برین جبتک رہے

جب تلک ہو دن کو روشن آفتاب
جلوہ گر ہو شب کو شمع ماہتاب

جب تلک گریان رہے ابر بہار
اور رہے خندان بہار لالہ زار

لوٹتے لوگون کو ہین وہ بدسگال | روز روشن مین ہمیشہ ماہ وسال
فی الحقیقت ہین یہ دشمن جان کے | راہزن ہین دین اور ایمان کے
دل نہ دینا اُنکی صورت دیکھہ کے | ظاہری شکل و شباہت دیکھہ کے
جانشین دنیا مین یہ شیطان کے ہین | جانی دشمن حضرت انسان کے ہین

خاتمۃ الکتاب

لکھہ چکا سرور بفضل کردگار | اصغر مرحوم کی یہہ یادگار
یہہ وہ اصغر تہا میرا نور بصر | نور دل آرام جان لخت جگر
نوجوانی مین سفر جس نے کیا | دار فانی سے گزر جس نے کیا
جسکے سر پر ناگہان مرگ آگئی | دو گہڑی مین گور تک پہنچا گئی
جسکے مرنے سے پدر ہے بیقرار | ہین جدائی مین برادر اشکبار
جسکے غم مین مادر خستہ جگر | ہر گہڑی ہر روز و شب ہے نوحہ گر
صبح کو اچہا تہا لیکن وقت شام | ہو چکا تہا کام اصغر کا تمام
ہیضہ کیا تہا فی الحقیقت آگ تہی | تہی جو روئی کو اچانک لگ گئی
پانی پانی دو پہر کرتا رہا | آخری دم تک یہ دم بہرتا رہا
دیتے تہے ہم اُسکو پانی جسقدر | تیل بن جاتا تہا اُسکی آگ پر
اندرونی آگ نے واحسرتا | کر دیا دم بھر مین دم اُسکا ہوا
جسم کا سارا لہو سر تا قدم | ہو گیا ہیضہ کی بیماری سے سم
پر لگا کر دیکہتے ہی دیکہتے | اُڑ گیا وہ مرغ اپنے ہاتہہ سے

اُسکے ہمدم دوست یار اور آشنا — بھائی اور ماباپ خویش و اقربا
بھاگتے ہین اُسکے سایہ سے مدام — برزبان لاتے نہین موذی کا نام
قرض جب مانگے کوئی دیتا نہین — مرہی جائے تو خبر لیتا نہین
پانچوین ہوتا ہی جب وہ تنگدست — مفلس و بے خانمان و فاقہ مست
بھر تو کسبی بھی نہین بنتی ہی یار — مُنہ لگاتی پھر نہین وہ دوستدار
آنکھہ مفلس سے ملاتی بھی نہین — پاس جائے تو بُلاتی بھی نہین
مرتا تھا ہر دم یہ جنکے واسطے — اُسکی صورت بھی نہین وہ دیکھتے
جبکہ وہ گم کردہ قسمت خستہ حال — دیکھتا ہے اپنا حالِ پر ملال
کس بیوں کے ساتھہ لڑ سکتا نہین — سامنے اُنکے اکڑ سکتا نہین
ایسی حالتمین وہ بیکس سینہ ریش — ہوکے بے بس عجز سے آتا ہی پیش
جنکے بیغیرت حمیت چھوڑ کے — رشتۂ شرم و حیا کو توڑ کے
گھر مین مثلِ خادمان جان نثار — خدمتین کرتا ہی وہ خدمتگزار
پیشۂ دیوثی و دلالا لگے — سیکھہ لیتا اُنسے ہی عیاش بھی
جبکہ یہہ انجام عیاشی کا ہے — سر بسر بدکام عیاشی کا ہے
بیوقوفی ایسی کیون کرتے ہو تم — بے اجل دنیا مین کیون مرتے ہو تم
مت ملو اُن بیوں سے مت ملو — سوچ لو انکے ذرا انجام کو
چھوڑ دو انکی محبت چھوڑ دو — ملنا کر دو ترک صحبت چھوڑ دو
قوم ہی یہ ایسی بد باطن شریر — پیسہ مرشد ہی روپیہ جنکا پیر
زر سے رکھتے ہین فقط یہ لوگ کام — زر کے یہ نوکر ہین دولت کے غلام

تم بہلے انسان تہی اہل خاندان — اہل علم و فضل و اللا و دودمان
مستعد کیون کار بد پر ہوگئے — یکقلم کیون ایسے خودسر ہوگئے
جانتے کیا تم نہین اے بے خبر — ہینگے عیاشی مین نقصان کسقدر
اولا نقصان جو ہی سب سے بڑا — ہی وہ عاصی حضرت خلاق کا
روز کرتا ہے زنا وہ نابکار — زانی و عاصی ہی مجرم شرمسار
بندۂ زانی سمجھہ لو بالیقین — داخل جنت کبھی ہوگا نہین
دوسرے نقصان ہی اسکی جان کا — جان کا اندیشہ خوف ایمان کا
رہتا ہر دم ہی وہ مردود جہان — زار و کمزور و ضعیف و ناتوان
ہر گھڑی بیمار وہ ناپاک ہے — آتشک لاحق ہی یا سوزاک ہے
بوڑھی ہوجاتے ہین وہ عیاش جب — حق کا نازل اُنپہ ہوتا ہی غضب
ہی کوئی مفلوج نابینا کوئی — کوئی درماندہ ہی اور دکھیا کوئی
تیسرا نقصان اُسکے لئے نقصان مال — جس سے ہر وقت پابند ملال
گنج قارون بھی اگر موجود ہو — تو وہ ہای سیم و زر موجود ہو
خرچ کر دیتا ہی وہ ناخلف شتاب — ایک کوڑی بھی نہین رکھتا ہی ہاتھ
مفلس و نادار ہوجاتا ہے جب — خرچ سے عیاش گھبراتا ہی جب
جسکا پاتا ہی چورا لاتا ہے مال — مفت لوگو نکا اُٹھا لاتا ہی مال
آخرش چوری کی پاتا ہے سزا — ہوتا ہے بند بلا مین مبتلا
جو تھی اُس عیاش کی عزت کہین — بندگان اہل عزت مین نہین
سب سمجھتے ہین اُسے بے اعتبار — بدمعاش و بدشعار و خوار و زار

حرکت سے باز آؤ اور یقین مانو کہ اس بیوفا بدکار قوم سے جنکا پیرو پیسہ اور ایمان پیسہ ہے سوائے بدی و روسیاہی دین و دنیا سے کچھہ نہین ملتا صاحب غیرت مرد کو کب زیبا ہے کہ اس ہرجائی قوم پر اعتماد کرے اور انکی ظاہری صورت و لباس پر فریفتہ ہوکر اپنے آپ کو بگاڑے کسی کام کا نہ رہے ۔ **رقعہ منظوم** ۔

نیر تابانِ برجِ اتحاد	گوہرِ رخشندۂ درجِ وداد
ہے یہ مطلب بعد تبلیغِ سلام	خدمتِ اقدس مین ای والا مقام
بعض یارانِ صداقت کیش سے	اور محبانِ نکو اندیش سے
مجھکو پہنچی ہی خبرای خوشخصال	جسطرح ہی آجکل حضرت کا حال
مدتون سی گھر مین جانا بند ہے	بلکہ گھر کو مُنہ دکہانا بند ہے
ہیگی عیاشون سے صحبت آپکی	بدمعاشون سے محبت آپ کی
حال ابتر ہے یہانتک آپکا	گھر کا اندیشہ نہین دل مین ذرا
جو کماتے ہو سو کہا لیتے ہو تم	عیش و عشرت مین اڑا دیتے ہو تم
رہتی ہی دلمین تمہاری صبح و شام	فکرِ عیاشی و میخواری مدام
گھر مین ایک جبہ کبھی تی نہین	گھر کے لوگون کی خبر لیتے نہین
گرم عیاشی کا وہ بازار ہے	اسقدر بازاریون سے پیار ہے
نیک اور بد کی نہین جس سے خبر	اور نہین کچھہ اطلاعِ خیر و شر
ہون مین حیران آپکا سنکر یہ حال	ہی طبیعت پر بہت رنج و ملال
ایسے بدکردار تم کیون ہو گئے	کسبیون کے یار تم کیون ہو گئے

مین سخت حیران ہون کہ تمہین کیا ہوگیا تم ایسے خاندانی بھلے آدمی اور یہہ بدکرداری و بدافعالی سخت تعجب ہے تم نہین جانتے کہ عیاشی مین کتنے نقصان ہین - اوّل بڑا بھاری نقصان تو اسمین یہ ہے کہ عیاش دن رات زناکاری مین مستغرق رہتا ہے اور زناکار سے خدا بیزار ہے اَلزَّانِیْ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اسی کے واسطے فرمایا گیا ہے - دوسرے جان کا نقصان اکثر عیاش امراض مہلکہ آتشک سوزاک وغیرہ مین مبتلا رہتے ہین اور کثرت مباشرت ایسا اُنکو زار و کمزور کردیتی ہے کہ کسی کام کے نہین رہتے آخر عمر بعض تو اندھے ہوجاتے ہین اور بعض فالج و رعشہ و تشنج مین بیمار ہوکر مرجاتے ہین - تیسرے دولت کا نقصان اس بدکام کے لئے خزانہ قارون بھی ہو تو کفایت نہین کرتا عیاش کی اپنی کمائی جب اسکے اخراجات کے لئے مکتفی نہین ہوتی تو چوری و بدمعاشی کے ذریعہ سے مال بہم پہنچاتا ہے آخر پکڑا جاتا اور سزا پاتا ہے - چوتھے عزت کا نقصان عیاش آدمی کی کوئی عزت نہین کرتا خویش و اقربا یار و آشنا کی نظرمین ذلیل ہوجاتا ہے - حاجت کے وقت ایک دام قرضہ نہین ملتا اور نہ کوئی اعتبار کرتا ہے - پانچوین اپنا نقد و جنس خرچ کرکے جب عیاش مفلس ہوجاتا ہے تو کسبی لوگ بھی اُسکی شکل دیکھنا نہین چاہتے یک قلم آنکھین پھیر لیتے ہین جب وہ دیکھتا ہے کہ مال موجود نہین جس سے کام نکالے ناچار دیوث و بےغیرت و خدمتگار بنکر گزارہ کرتا ہے پس عیاشی مین جب اتنے نقص ہین تو تمکو چاہیئے کہ دل کی آنکھین کھولکر اُسکے انجام کو دیکھو سچے دل سے تائب ہوکر آیندہ اس ناشائستہ

جتنا رکھتے ہو آپ علم و ہنر — ہیگی اچھی طرح سے مجکو خبر
فضل بے حد مگر خدا کا ہے — لطف اُس ذات کبریا کا ہے
کہ وہ ہم تمکو رزق دیتا ہے — اور خبر عاجزون کی لیتا ہے
اتنا خرچ اپنا کیون بڑھاتے ہو — ایسی تکلیف کیون اُٹھاتے ہو
چاہیئے تمکو جتنی آمد ہو — کر کے خرچ اُس سے کچھہ بچا رکھو
نہ کہ آمد سے خرچ بڑہ جائے — تازہ سر پر کوئی بلا آئے
ہو نہ ممکن اگر بچا رکھنا — خرچ آمد سے مت سوا رکھنا
تاکہ مانگو نہ قرض لوگون سے — وقت ایسی کسی ضرورت کے
آدمی اختیار رکھتا ہے — قبضہ و اقتدار رکھتا ہے
کم کرے اپنا خرچ یا زیادہ — رہے پابند یا کہ آزادہ
چاہیئے تم کہ خرچ کم کر دو — نہ کہ اب تازہ نوکری ڈہونڈو
چھوڑ کر اپنے عیش کا سامان — پھر و حرص و ہوا مین سرگردان

ایضا دوست کا رقعہ دوست کیطرف

نیر بمہ محبت گوہر درج مودت سلامت - بعد ابلاغ تحفہ سلام واضح ہو کہ بعض دوستان صداقت کیش و مہمان نیک اندیش کی زبانی سنا گیا ہے کہ تمنے چند ماہ سے گہر کا آنا گھر کے لوگون کو منہہ دکہانا چہوڑ دیا ہے یاران بد صحبت کی صحبت مین بیٹھکر ایسے ابتر ہوئے ہو کہ جو کچھہ کماتے ہو عیاشی و شراب خواری مین اُڑا دیتے ہو گہر مین ایک حبہ نہین دیتے گہر کی خبر تک نہین لیتے بازاری عورتون سے پیار ہے عیاشی کا گرم بازار ہے

اُسکا تم مانتے نہین احسان — سر جھکا کر بدر گہہ یزدان
تمکو کیا وہ زمانہ بھول گیا — وقت تہا جبکہ تنگدستی کا
قرضداری تہی زیرباری تہی — بیقراری تہی گریہ زاری تہی
راتدن رنج وغم مین رہتی تہے — فکر و درد والم مین رہتے تہے
چاہتے تہے کہ نوکری ملجائے — کام تہوڑا بہت کوئی ملجائے
کی دعا آپ کی خدا نے قبول — بخشدی ایسی نوکری معقول
جس سے اچہا گزارہ چلتا ہے — خرچ خوبی سے سارا چلتا ہے
کام بہی وہ نہین مشقت کا — نہ مصیبت کا اور نہ محنت کا
دن کو جاتے ہو شب کو آتے ہو — عیش گہر مین سدا مناتے ہو
تسپہ کرتے ہو ایسی ناشکری — اپنے خالق کی اور رازق کی
ایسی نیت پہ ہے ہزار افسوس — ہر گھڑی حیف و بار بار افسوس
چاہیے تہا تمہین کہ شکر خدا — کرتے ہر وقت جان و دل سے ادا
اپنے حصہ کی جسقدر روزی — روز روزی رسان سے ہے ملتی
بڑہ سکے اندازۂ قناعت سے — مانگتے مت زیادہ قسمت سے
آجکل وہ زمانہ جاتا ہے — جسپہ افسوس سب کو آتا ہے
اچہے اچہے لئیق اور ہشیار — فاضلان زمانہ لایق کار
خوار و بے روزگار پہرتے ہین — مضطرب بیقرار پہرتے ہین
منشی و خوشنویس اہل قلم — رزق کی ہین تلاش مین ہر دم
جگہہ ملتی نہین کہین اُنکو — پوچہتا ہی نہین کوئی اُنکو

نو آمد کے برابر تو خرچ ہوتا کہ قرض لینا نہ پڑی خرچ کا بڑہانا اور گھٹانا اپنے اختیار مین ہے
انسان جتنا چاہے گھٹا بڑہا سکتا ہے کہانے کا گزارہ پلاؤ سے بہی ہو سکتا ہے اور
خشک روٹی سے بہی یہ مقتضائے عقل نہین کہ خرچ کے پورا کرنیکے لئے انسان اپنی
ذات پر تکلیف اُٹہائے طرح طرح کے رنج و مصیبت مین گرفتار ہو اور سبات کے
درپے ہو کہ ایک بنے بنائے علاقے کو جسمین اسکو کسیطرح کی تکلیف نہین ہے
چہوڑ کر دوسری علاقے کے بہم پہنچانے مین تازہ تکلیف گوارا کرے وطن سی بیوطن
آرام سے بے آرام ہو ۔ **رقعہ منظوم** ۔

یار ہمراز و مونس و مساز	مشفق و مہربان و دوست نواز
بعد تشریح حال و درد و رون	مین یہ خدمتمین عرض کرتا ہون
مجہکو پہنچا ہے نامۂ نامی	خط گرامی صحیفۂ سامی
اُسمین لکہا ہوا ہی یہ مضمون	پڑہ کے مین جسکو سخت حیران ہون
یعنی ہے جتنی آپ کی تنخواہ	بیکم و کاست ملتی ہے ہر ماہ
اُسمین خرچ آپکا نہین چلتا	اور نہوتا گزارہ ہے گہر کا
تہوڑی آمد ہے خرچ زیادہ ہے	جس سے آیندہ یہہ ارادہ ہے
کہ اگر اور نوکری ملجائے	اُس سے اچہی جگہہ کوئی ملجائے
اس علاقے کو چہوڑدین فی الفور	بند ہے رشتہ کو توڑدین فی الفور
بندہ حیرت مین ہی کہ کیون حق کا	شکر کرتے نہین ہو آپ ادا
رحم جو تمپہ اُس رحیم کا ہے	اور کرم جسقدر کریم کا ہے
لطف جتنا کیا ہے خالق نے	رزق بخشا ہی جتنا رازق نے

نامہ نامی صحیفۂ گرامی پہنچا باعث انکشاف حال ہوا آپ لکھتے ہین کہ ہمارا گزارہ
تنخواہ مقررہ مین نہین ہوتا آمد کم خرچ زیادہ ہے اگر کسی اور جگہہ اُس سے اعلیٰ
اور عمدہ ملازمت ملجائے تو حال کی نوکری چھوڑ دون اُس سے معلوم ہوا کہ
آپ حضرت رزاق کا شکرانہ ادا نہین کرتے اور جسقدر اُسنے اپنے کمال
رحم وکرم سے تمہارے واسطے رزق معلوم مقرر کردیا ہے اسکا احسان نہین
مانتے سجدہ شکر کا بجا نہین لاتے کیا آپکو وہ وقت یاد نہین ہے جب تم
بیکار تھے اور کمال تنگی کی حالت مین اوقات بسر کرتے تھے اور چاہتے
تھے کہ کہین تھوڑا ہی روزگار بن جائے اور گزارے کی صورت نکل آئے تو
نہایت غنیمت ہو خداوند تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کی اور نوکری ایسی
معقول دی کہ جسمین چندان محنت بھی نہین اُٹھانی پڑتی تنخواہ بھی معقول ہے صبح
کو کام پر جاتے رات کو گھر آجاتے ہو کسیطرح کی مسافرت یا تکلیف نہین تسپر
یہ ناشکری ہے کہ اور جگہہ تلاش ہے حال کی تنخواہ مین گزارہ نہین ہوتا یہہ کمال
افسوس کی بات ہے تمکو چاہیئے کہ روز کی روزی جتنی وہ روزی رسان
پہنچاتا ہے اُسپر صابر وشاکر رہو قناعت کی حد سے نہ بڑھو آج وہ زمانہ
کہ اچھے اچھے لایق کارقانون دان عالم وفاضل منشی پانچ پانچ روپیہ تنخواہ پر
مارے مارے پھرتے ہین کہین روزگار نہین ملتا آپ اپنی لیاقت وعلم سے
بھی بخوبی واقف ہین مگر خدا کا فضل بے انتہا ہے جس سے ہم تم ناخواندون کی
پرورش ہوتی ہے کیا ضرورت ہے کہ تم خرچ زیادہ رکھو بلکہ ایسا رکھو جس
مین گزارہ بھی ہو جایا کرے اور پس انداز بھی کچھہ ہو اگر پس انداز نہ ہو

بات جو منہ سے کبھی جائے نکل — رات دن ہوتا رہے اُسپر عمل
گر محبت دوست کی زیادہ نہو — ہر گھڑی وہ دوستی زیادہ نہو
چاہئے پہلے سے لیکن گھٹ جائے — ایک ذرہ اس سے کم ہونے نہ پائے
ایسی مت رکھی طبیعت ماہ سال — جو رہے اپنی نہ حالت پر بحال
خارج از انسانیت ہی وہ بشر — ہو نہ قائم جو کہ اپنی بات پر
دوست بنجائے کبھی دشمن کبھی — ہو کبھی وہ رہنما رہزن کبھی
ہو عروج اسکا کبھی افلاک پر — اور کبھی مردہ پڑا ہو خاک پر
سرد ہو جائے کبھی گرمی مین آئے — سخت بنجائے کبھی نرمی مین آئے
ہی وہ انسان جسمین استقلال ہے — ایکسان ہر حال و استقبال ہے
اُنکو ہر انسان سمجھتا ہے عزیز — جانتا ہے ہر کوئی اہل تمیز
اب بھی لازم ہی تمہین اے نیکخو — کر لو راضی اپنے پہلے دوست کو
دوست پھر باہم دگر بن جاؤ تم — جیسے تھی شیر و شکر بن جاؤ تم
ورنہ سب مین بیوفا کہلاؤگے — دوست کش نا آشنا بنجاؤگے
لڑنے کو تیار ہو جاؤگے جب — یہ تماشا سب کو دکھلاؤگے جب
بھاگ اس حرکت سے سب جائینگے دوست — آپکو پھر منہ نہ دکھلائینگے دوست
پھر بھروسا دوستی پر آپ کی — وار دنیا مین نہ رکھیگا کوئی

ایضاً دوست کا رقعہ دوست کی طرف

یار دمساز مونس ہمراز سلامت - بعد اظہار شوق درونی و سوز باطنی واضح ہو

رہتے چپ ہر گز نلاتے برزبان — جب تلک اُسکا نکرتے امتحان
بعد تحقیقات گر ہوتا ضرور — اُسمین اپنے دوست کا ثابت قصور
اُس سے کہدیتی کسی موقع پہ حال — کچھہ نہ آتا جس سے چہرہ پر ملال
تاکہ از خود ہی سمجھہ جاتا وہ دوست — اپنی دلمین آپ شرماتا وہ دوست
پھر نکرتا ایسا ناشائستہ کار — اپنی اس حرکت سے ہوکر شرمسار
بات یہ لازم تہین ہرگز نہ تہی — چھوٹ جاتی جس سے ایسی دوستی
دوستونکی دشمنی اور بغض پر — باندہ لیتے آپ بے باعث کمر
ایسی حرکت پر تمہاری لاکلام — ہنستے ہونگے دوست اور دشمن تمام
لوگ تمکو کہتے کب ہونگے بھلا — طعن دیتے ہونگے بلکہ برملا
کہتے سب ہونگے کہ انکی دوستی — بے تکلف کسقدر آپسمین تہی
لیک اب آپسمین دونو بے خبر — کیسے دشمن بنگئے ہین سربسر
کی نہین پہلی محبت پر نگاہ — راہ سے بہولے ہین یہ گم کردہ راہ
بات پر انکی نہین کچھہ اعتبار — اور نہ ہے انکی محبت پر قرار
نام کو ہرگز وفا انمین نہین — آدمیت بہی ذرا انمین نہین
بیوفا ہین بے وفا ہین بیوفا — سربسر ناآشنا ناآشنا
ہین محبت مین یہ دونو خامکار — ملنے کے لایق نہین یہ دوستدار
فی الحقیقت نامناسب تہا یہ کام — تمسے جو سرزد ہوا اے نیکنام
تہی نہ لایق بیوفائی اسقدر — یار سے ناآشنائی اسقدر
حق نے فرمایا ہے اوفوا بالعقود — تا رہے ہر بندہ پابند عہود

کو اپنے پاس دخل ندین ورنہ یہ امر آپ کے حق مین ایسا ہوگا بیوفا کہلاؤگے
بدنامی اوٹھاؤگے اپنا تماشا لوگون کو دکھلاؤگے اور کسی دوست کو آگے
تمہاری ذات پر بھروسا نہ رہیگا + **رقعہ منظوم** +

محرم سر دار یار غمگسار — میری مشفق دوستدار باوقار
مدعا اپنا یہ ہے بعد از سلام — سن بگوش عقل و ہوش ای نیکنام
تہی غلام مصطفےٰ سی آپ کی — مدتون سے بے تکلف دوستی
یکدل و یکرنگ تہے او یک زبان — دونو قالب مین فقط تہی ایک جان
ایک تہے دونو دوئی ہرگز نہ تہی — دونو مین رنجش کوئی ہرگز نہ تہی
دوستی مین ایک تہا دونو کا دل — مختلط باہم تہے دونو آب و گل
ایک گھر آپسمین تہا دونو کا گھر — بلکہ باہم مشترک تہا مال و زر
اب مین سنتا ہون کہ پہلی دوستی — دشمنی سے ہی مبدل ہو گئی
اور در اندازان ناہنجار نے — اور سخن چینان بدکردار نے
پالیا دونو مین ہی دخل اسقدر — اسقدر برپا کیا ہے شور و شر
جس سے سب جاتی رہی ہی دوستی — جو کہ آپسمین بہت مدت سے تہی
اُنکی لغو اور بیہودہ باتین جو تہین — کر کے اُنپر آپنے دل سے یقین
چھوڑ دی ہی ایسے سچے دوست کی — فی الحقیقت بن گئے نادان دوستی
اتنے سالونکی محبت چھوڑ کے — رشتۂ الفت کا سرا یا توڑ کے
دوستون کے بن گئے ناحق عدو — بلکہ کردی ترک باہم گفتگو
چاہیے تہا تمکو ای والا صفات — جو خلاف دوستی سُن لی تہی بات

اب سنا ہے کہ وہ دوستی مبدل بدشمنی ہوگئی ہے دراندازو سخن چین لوگون
نے دونوکی آپسمین ایسا دخل پایا کہ لڑوادیا اور تم نے انکی لغو و بیہودہ باتون پر
یقین کرکے ایسے سچے اور پرانے دوست سے بگاڑ کرلیا اتنے برسون کے
اتحاد پر لحاظ نہ کیا تمکو چاہیے تہا کہ جو بات دوست کی طرف سے خلاف محبت
سنی گئی تہی وہ دل مین رکہتے خفیہ تحقیقات کرتے اگر عند التحقیقات دوست
کے ذمہ قصور بہی ثابت ہوجاتا تو درگزر کرتے صرف انسداد آیندہ کے لئے زبانی
کچہہ تذکرہ کرکے رفت گزشت کردیتے نہ کہ فی الفور محبت کو چہوڑ دوستی
کے رشتہ کو توڑ دوست سے منہہ موڑ کر دشمن بنجاتے یہ حال سنکر کوئی
آپکو اچہا نہ کہتا ہوگا بلکہ سب طعن کرتے ہونگے کہ یہ عجیب طرح کے آدمی
ہین کہ کل دوست تہے اور آج دشمن بنے ہوئے ہین یہ بیوفائی و ناآشنائی
مناسب نہ تہی خداوند تعالے نے اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ کا ارشاد اسی خاطر
نازل فرمایا ہے کہ انسان اپنی محبت و عہد پر قائم رہے زبان سے جو
اقرار کرے حتی الامکان اُسکی وفامین کوشش کرے اگر محبت روز بروز
زیادہ نہو تو کم بہی نہونے پائے ایسا نہو کہ کبہی دوست بن جائے اور کبہی
دشمن کہلائے کبہی آسمان پر چڑہے کبہی زمین پر گر پڑے کبہی سخت ہو کبہی
نرم کبہی سرد ہو کبہی گرم ایک حالت پر اُسکا مزاج نہو بڑا جوہر انسانی اسکے
مزاج کا استقلال و استحکام ہے جس سے وہ ہر دل عزیز ہوجاتا ہے
نہایت مناسب ہے کہ آپ اب بہی اپنے دوست کے ساتہہ صلح کرلین رنجیدگی
کو رفع دفع کرکے بدستور باہم شیر و شکر ہوجائین دراندازون اور فساد انگیزون

مجھے ہے آپ پر کامل بھروسا — کہ کر لوگے میرا منظور کہنا
کوئی کر دوگے تفویض انکی خدمت — ملے جس سے انہین دنیا مین عزت
کرو اُنپر کرم از راہ الطاف — غبار بغض سے سینہ کرو صاف
کہ وہ حقدار بھائی آپکے ہین — پیاری آپکے ماباپ کے ہین
لکھا ہے جسقدر قرآن کے اندر — پس از مادر پدر حق برادر
وہ حق تم بھی بخوبی جانتے ہو — خدا کا حکم برحق مانتے ہو
جو حق دار و نکا حق ہی وہ بجالاؤ — جو حکم حق سی حق ہو اُنکا پہنچاؤ
اُنہین خوش دیکھکر ہو تم بھی خورسند — کرو سجدہ بہ درگاہ خداوند
کہ حق نے تمپہ وہ احسان کیا ہے — کہ اہل مال و دولت کر دیا ہے
تمہاری باپ کی جتنی ہے اولاد — تمہاری آبرو ہی سب سے ایزاد
غنی تم ہو وہ مفلس بینوا ہین — سخی ہو آپ وہ عاجز گدا ہین
ہوئے دنیا مین تم دینے کے لائق — وہ ہین محتاج اور لینے کے لائق

ایضاً دوست کا رقعہ دوست کی طرف

یار وفادار محرم اسرار سلامت — بعد سلام نیاز مدعا طراز ہون کہ سالہا سال سے فیما بین تمہاری اور شیخ غلام مصطفےٰ کے وہ بے تکلف دوستی تہی کہ ایک جان دو قالب تصور کیے جاتے تہے کسیطرح کی جدائی نہ تہی خانہ واحد تہا اپنا بیگانہ بلکہ تمام زمانہ جانتا تہا کہ ان دونونکی آپسمین دلی محبت ہے فی الحقیقت کمال ارتباط و اختلاط تہا جیسا کہ دو دوستون مین ہونا چاہیے

خوراک آتی ہے مشکل سے اگر ایک تہہ — تو ہی پوشاک کا غم اُس گھڑی ساتھ ہے

مگر تم باوجود دولت و مال — کبھی انکا نہین ہو پوچھتے حال

جو تہے اغیار اور نا آشنا تہے — نہ خویش اپنے نہ اپنے اقربا تہے

وہ دولتمند ساری بنگئے ہین — مصاحب سب تمہاری بنگئے ہین

مقرر سب کی ہے معقول تنخواہ — جو مل جاتی ہے بے ناغہ بہرہ

مگر بہائی جو تہے اپنے حقیقی — نہین کوڑی بہی تمسے اُنکو ملتی

تمہاری ایسی بیرحمی کی خلقت — بہت مدت سے کرتے تہے شکایت

مگر کوئی نہ کہہ سکتا تہا تم کو — کہ شاید اُس سے کچھہ ناراض تم ہو

فقط مین نے یہ جرأت آج کی ہے — یہ گستاخی بس اپنی سر پہ لی ہے

یہ نامہ نام نامی پر لکہا ہے — لکہا ہے سمین جو کچھہ مدعا ہے

یہ خواہش ہی کہ تم اُن بہائیون کو — براہ لطف خدمت مین بلا لو

خدا نے رزق جو تمکو دیا ہے — تہین تقسیم کا مالک کیا ہے

عطا اُس سے کرو کچھہ بہائیونکو — مناسب جتنا اپنے دل مین سمجھو

نہین معلوم کیا باعث ہے اسکا — ہوا ہی اُنسے سرد جسدم کیسا

کہ ہین جسکی سزا مین وہ گرفتار — ہوئے ہین بینوا و مفلس و زار

نہ اُنسے آپ ملنا چاہتے ہو — نہ خدمت مین طلب کرتے ہو اُنکو

گنہ ہوگا کوئی در پردہ لاریب — کہ واقف جس سے ہو وہ عالم الغیب

اب اُنکی آپ کرو عفو تقصیر — نہ دو اس سے زیادہ سخت تعزیر

گنہ بہی ہو اگر کوئی تو بخشو — زیادہ اِس سے مت انکو سزا دو

اور خدا کا احسان مانین کہ اُسنے اپنی بے نہایت مہربانی اور کمال فضل سے ایک باپ کی اولاد مین سے تمکو امیر کبیر بنا دیا ہے اور اس لایق کیا ہے کہ تم اپنے خاص مال سے اورونکی پرورش کرسکو * رقعہ منظوم

سراپا دوستی و کان اخلاص — یجسم آشنائی جان اخلاص
پس از شوق اپنا ایسا مدعا ہے — جو اس تحریر مین لکھا گیا ہے
خدا نے کی ہے وہ تمپر عنایت — کہ جسکی کچھہ نہین حد و نہایت
خدا نے آپ کا رتبہ بڑھایا — کیا اونچا تمہارا سب سے پایا
چراغ خاندان تمکو کیا ہے — امیر اہل شان تمکو کیا ہے
دئے املاک بخشی دولت و مال — دو چندان کر دیا ہے جاہ و اجلال
بہت لوگون کی تمنے پرورش کی — غریبون پر عنایت کی بہت سی
تمہارا ہر طرف ہی فیض جاری — بالطاف جناب پاک باری
خدا چاہے تو آیندہ بہی ایسا — رہیگا فیض لوگون کو پہنچتا
مگر ہے اس سے مجھکو سخت حیرت — کہ ہین جو آپکے اہل قرابت
تمہاری فیض سے ابتک ہین محروم — نہین ہوتا ہی باعث جسکا معلوم
حقیقی ہین جو دو حضرت کے بہائی — نہین حضرت تلک اُنکی رسائی
نہ ہین وہ آپ کی خدمتمین آتے — نہ حضرت ہین کبہی اُنکو بلاتے
وہی ہی اُنکی ملّائی کی حالت — ہین پابند غم و رنج و ملالت
جو ہو جاتا ہے کچھہ مکتب سے پیدا — نہین بہرتا ہی اُس سے پیٹ اُنکا
رہا کرتی ہے ہر دم تنگدستی — نہایت مفلسی و فاقہ مستی

خرچ نہین چلتا اگر کہانا ملتا ہے تو پوشاک کی فکر دامنگیر ہوتی ہے اور آپ
باوجود اس دولت و ثروت کے اُنکی خبر نہین لیتے غیر آدمی جنکا کوئی رشتہ
آپ کے ساتھہ نہین ملتا آپ کے ذریعہ سے امیر کبیر بنے پھرتے ہین معقول
اُنکی تنخواہین ہین جو ماہ بماہ ملجاتی ہین اس بات کی شکایت ایک مدت سے
لوگون کی زبان پر ہے مگر کوئی تمہارے منہہ پر نہین کہتا البتہ بندہ نے
آج نہایت جرأت کے ساتھہ اس امر کا اظہار قلم کے ذریعہ سے خدمت
مبارک مین کیا ہے اور چاہتا ہون کہ آپ اپنے غریب بھائیون کو بھی
خدمت مین بلالین اُنکی خبر لین اور اس رزق خداداد مین سے جسقدر مناسب
سمجھین انکو بھی دین آجتک اس بے التفاتی و کم توجہی کا باعث جو آپ کو
برادران کم مایہ کی نسبت ہے میری سمجھہ مین نہین آیا کہ کس واسطے تھی بیشک
کوئی در پردہ ایسا قصور ہوا ہوگا جس نے ابتک آپکو انکی پرورش سے
باز رکھا ہوا ہے مگر اب مین امید کرتا ہون کہ آپ اُن کے گزشتہ قصورون
سے اغماض کرکے آیندہ مہربان ہوجائینگے سینہ کے آئینہ سے رنجیدگی
کا غبار دور کردینگے اور خدمت مین بلاکر کوئی ایسی معقول خدمت انکے
سپرد کرینگے جس سے اُنکا گزارہ بخوبی ہوتا رہیگا۔ آخر وہ آپکے بھائی
اور ایک باپ کے بیٹے ہین اُن کی خبرگیری بہرحال تمکو چاہیے تم جانتے ہو
کہ والدین کے بعد ذوی القربی کا حق بہت بڑا ہے وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ کا حکم تم نے
قرآن مین پڑھا ہوگا اُسپر عمل کرین حق ہمدردی و قرابت بجالائین

پدر بہی زندہ رہی اُسکا یا کہ مر جائے
اسی امید مین رحلت جہان سے کر جائے

غرض کہ ایسے خیالات جتنے آتے ہین
تیری دماغ کا ناحق خلل بڑھاتے ہین

خدا کے واسطے ایسے خیال دور کرو
طبیعت اپنی سے رنج و ملال دور کرو

سمجھہ لو حضرت آدم کے وقت سے تاحال
ہوے ہین جتنے نبی اور شہان با اقبال

ہوئین نہین سب کے یہان کتنی لڑکیان پیدا
کہ جنکے پیٹ سے ہوتا رہا جہان پیدا

یہی رہیگا بفرمان حضرت باری
تمام دنیا مین آیندہ سلسلہ جاری

ضرور کیا ہے کہ انسان قضا مین دم مارے
غریب آدمی حکم خدا مین دم مارے

جب اختیار مین اُسکے نہین ہی کوئی کا
پھر اپنی آپ کو کیون جانتا ہی خود مختار

خدا کے کام مین کیون دخل بند دیتا ہے
خرابی سر پہ یہ کیون عاقبت کی لیتا ہے

ایضاً دوست کا رقعہ دوست کی طرف

سرچشمۂ الفت منبع محبت سلامت - بعد اظہار شوق مدعا گذار ہون کہ آجکل آپ خدا کی عنایت اور اُسکے فضل و کرم سے ایسے آسودہ حال ہین کہ کسی چیز کی پروا نہین خدا نے تمام خاندان سے تمہاری عزت بڑھا رکھی ہے مال و دولت املاک سب کچھہ موجود کوئی حاجت باقی نہین بہت سے لوگون کی تم نے پرورش کی اور فیض پہنچایا ہے اور آیندہ پہنچاؤ گے مگر یہہ کمال تعجب ہے کہ اقربا اور بھائی بندون کے نصیب تمہاری دولت و نعمت سے کچھہ نہین ہے دونون حقیقی بھائی آپ کے اسی قدیمی حالت ملاگری مین اپنی اوقات بسر کرتے ہین مکتب کی آمد سے اُنکا پیٹ نہین بھرتا عیال کا

بڑہانا اُسکو ہے منظور اپنی خلقت کا
بڑہا کے رشتہ زن و مرد مین محبت کا

ہر ایک چیز کا جوڑا بنایا اُسنے ہے
ہر ایک جوڑی سے جوڑا بڑہایا اُسنے ہے

بھلا قصور ہی کیا اسمین گھر کے لوگون کا
کہ آنا جانا بھی ہی تمنے گھر کا ترک کیا

نہین پہ چاہیے حکم خدا کو مان لو تم
بھلائی اپنی لہی بس اسی مین جان لو تم

نہ مار و حکم مین دم اور رضا پہ راضی ہو
خدا کی مرضی پہ شاکر قضا پہ راضی ہو

یہ مرضی حضرت خلاق کبریا کی تہی
کہ پیدا آپکے گھر ہو گئی ہے یہ لڑکی

خدا کا شکر نہین کرتے آپ اسمین کیا
کہ پہنچا گھر مین ولادت سی کچھہ نہین صدا

خدا نے انکی مصیبت سے جان کہہ لی ہے
ہر اک بلا سے سلامت امان کہہ لی ہے

گر آج لڑکی ہوئی ہے تمہاری گھر پیدا
کریگا کل کو عطا ذات کبریا بیٹا

نہو نا چاہیے فضل خدا سے نا امید
کہ ہی یہ زندگی قائم ہمیشہ با اُمید

قدم ہو تمپہ مبارک تمہاری لڑکی کا
کری نصیب ترقی بدو جہان مولی

ذرا تو سوچو کہ جسوقت لڑکا آتا ہے
خزانہ کونسا ساتہہ اپنے باندہ لاتا ہے

بچاری لڑکیان کرتی ہین کونسا نقصان
کہ ہو تم انکی ولادت سی اسقدر حیران

ہی اتنی بات پہ خورسند بندہ البتہ
کہ جبکہ کرتا ہی حق اُسکو مرحمت لڑکا

یہ جانتا ہے کہ یہ بیٹا جب جوان ہوگا
میری جگہ پہ یہی زیب خاندان ہوگا

مری ضعیفی مین کام آئیگا یہی فرزند
دم اخیر یہی لیگا خبر یہی دلبند

گر یہ اُسکو نکمّے خیال اُٹھتے ہین
خیال دل مین سراپا محال اُٹھتے ہین

خبر نہین اُسے ہرگز کہ کل کو کیا ہوگا
بُرا کریگا خدا اُسکا یا بہلا ہوگا

خدا ہی جانے وہ لڑکا جوان ہو کہ نہو
عزیز صاحب نام و نشان ہو کہ نہو

ناراض ہوا ور جسپر اُس کا کچھہ اختیار نہین ہے اُس مین دخل دے
کارخانۂ الٰہی مین دست انداز ہو عبودیت کے اندازے اور اطاعت
کی حد سے قدم باہر رکھے ۔ رقعہ منظوم

جناب مشفق شفق رفیق دوست نواز — بدوستی و محبت بدوستان ممتاز
پس از سلام بہ اظہار واجب الاظہار — جناب آپکے کرتا ہے بندہ گوشگزار
سنا ہی مینے کہ پیدا ہوئی ہی آپکے گھر — خدا کے حکم سے اک دختر بلند اختر
تمہاری گہر کے سبہی لوگ اُس سے ہین خوشنود — کہ حاصل اُنکو ہوا ہی حد سے یہہ مقصود
فقط اسی کو غنیمت وہ لوگ جانتے ہین — خدا کا فضل و کرم اسکو دل سے مانتے ہین
خدا نے دنیا مین بخشی ہی اُنکو یہہ اولاد — کیا ہی خاطر غمگین کو اپنے لطف سے شاد
جو نا امید تہی حق نے امیدوار کئے — ضعیف بندون کے دل اُسنے استوار کئے
خدا نے دور کیا اُنسے داغ لاولدی — کہ پیدا بطن سے اُنکے ہوئی ہے یہ لڑکی
مگر تمہاری طبیعت مین جوش ہے اسکا — کہ لڑکی گہر مین ہمارے ہی کیون ہوئی پیدا
تم ایسے ہوگئے ناراض ہو کہ اُسدن سے — ضروری کام کی خاطر بہی گہر نہین جاتے
نہ گہر کے لوگون کی صورت کو دیکہتے ہو تم — نہ اپنی بیٹی کی مورت کو دیکہتے ہو تم
تعجب آیا مجہے سنکے اور ہوا حیران — کہ آپ ہوگئے کیون ایسے یکقلم نادان
کہان گئی وہ بہلا عقل و ہوش و دانائی — وہ علم و فضل خردمندی و شناسائی
تمہاری دلمین بہلا یہ خیال کیون آیا — بہلا خیال مین امر محال کیون آیا
بخوبی جانتے ہو تم کہ حضرت داور — ہی پیدا کرنے مین خلقت کے مالک و مختار
کئے ہین خالق اکبر نے مرد و زن پیدا — بنایا نر ہے کہین اُسنے اور کہین مادا

کیا تم نہین جانتے کہ مخلوق کا پیدا کرنا خلاق اکبر کے اختیار مین ہے ؟ نر یا مادہ
جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے کوئی دم نہین مار سکتا سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ
کُلَّھَا قرآن مین لکھا ہے اس مین گھر والون کا کیا قصور ہے کہ تمنے گھر جانا ترک
کر دیا ہے یہ عجیب خبط ہے تمکو چاہئے کہ خدا کے حکم مین دخل نہ دو رضا پر راضی
قضا پر شاکر رہو کیا تم ہمیشہ کا شکر نہین کرتے کہ اس ولادت مین کوئی سخت
صدمہ تمہاری زوجہ پر نہین آیا اُسکی جان خدا نے بخشی اور ہر بلا سے
سلامت رکھا ہے لڑکا اگر اب کے نہین ہوا تو آیندہ ہوگا خدا کے فضل سے
نا امید ہونا نچاہئے خداوند تعالیٰ اس لڑکی کا قدم تمپر مبارک کرے دین
اور دنیا مین ترقی بخشے تم یہ تو سوچو کہ لڑکا جب پیدا ہوتا ہے خزانہ باندہ کر
اپنے ساتھہ نہین لاتا اور لڑکی کوئی نقصان نہین کر دیتی - البتہ نرینہ اولاد
کے ہونے سے انسان کو یہہ خیال ہوتا ہے کہ جب یہہ جوان ہوگا میرے
خاندان کی زینت بڑھیگی ضعیفی کے وقت یہ میرے کام آئیگا سو یہ خیال
باطل ہے کیونکہ غیب کا حال خدا کے سوائے کوئی نہین جانتا خدا جانے
وہ لڑکا بڑا ہو یا بچپن ہی مین کوئی آفت اُسپر آ پڑے اور دل کی اُمید ین
دل ہی مین رہین اور اگر بڑا ہو تو لائق ہو یا نالائق اور اگر لائق ہو تو شاید باپ اُس
وقت تک موجود ہو یا نہو بہرحال یہ محال خیال جو تمہارے دماغ مین
سمایا ہے دور کرو اور سمجھو کہ آدم کے وقت سے ابتک بڑے بڑے
پیغمبرون نبیون ولیون بادشاہون کے گھر لڑکیان پیدا ہوتی رہی
ہین اور آیندہ ہونگی پھر کیا ضرور ہے کہ ایک شدنی امر پر انسان

بہت نرمی سے اُسکا حال پوچھین — جو گزرا اُسپہ ہو احوال پوچھین
کری جس بات پر بیمار تکرار — طبیب اُسپر نہو رنجیدہ زنہار
بہر حالت بحلم و بردباری — کرے بیمار کی تیمارداری
کری چارہ دوا سے اُسکی خاطر — دعا مانگے خدا سے اُسکی خاطر
کہ پائے مخلصی عاجز بلا سے — طبیبون کی دعا سے اور دوا سے
مجھے امید ہے اے نیک طینت — کہ میری مان لوگے تم نصیحت
پلٹ دوگے جو عادت آپکی ہے — بدل دوگے جو حالت آپکی ہے
طبابت کو وہ رئیت آپ دوگے — کہ نیکی عالم دنیا مین لوگے
بڑھاؤگے تواضع سے وہ دولت — غریبون مین ملیگی جس سے عزت

ایضاً دوست کا رقعہ دوست کیطرف

محب شفیق دوست رفیق زاد شفاقہ - سلام شوق سے بعد عرض پرداز ہون سنا گیا ہے کہ آپکے گھر چند روز کے عرصہ سے دختر نیک اختر پیدا ہوئی ہے اگرچہ آپ کے گھر کے لوگ تو اُسی لڑکی کے پیدا ہونے سے خوش ہین اور غنیمت جانتے ہین کہ لاولدی کی بدنامی جو ابتک اُنکی نسبت تہی خدا نے رفع کی اور وہ صاحب اولاد کہلائے مگر تم نہایت ناراض ہو کہ لڑکی کیون پیدا ہوئی یہانتک کہ روز ولادت سے تم گھر مین نہین گئے اور نہین چاہتے کہ اُسکی صورت دیکھین اسبات سے مین حیران ہون کہ باوجود عقلمندی و لیاقت و ذی علم ہونے کے ایسا خیال تمہارے دل مین کیون آیا

تواضع مین اگر وہ سر جھکائے — بڑائی المضاعف حق سے پائے
کوئی اہل فضیلت اور دانا — جو ہو علم و ہنر مین مرد یکتا
مودب ہو کے گر نادان سے بولے — گہر تقریر کے میزان مین تولے
کرینگے اُسکی دُگنی لوگ تعظیم — دوچندان ہوگی عزت اور تکریم
تواضع کا خزانہ جسکے گھر ہو — کہا جائیگا دولتمند اُسکو
غنی پورا حقیقت مین وہی ہے — جسے خلاق نے تہذیب دی ہے
مین سنتا ہون کہ جیسے خود بدولت — ہوئی ہین مسند آرائی طبابت
شفاخانہ کیا ہے ایک جاری — جہان ہوتی ہی حاضر خلق ساری
مزاج ایسا بلندی پر گیا ہے — تکبر اتنا دل مین بھر گیا ہے
کہ الفت سے کبھی آتے نہین پیش — بہ بیماران و محتاجان دلریش
نہ سنتے ہو کسی عاجز کی تقریر — نہ اُسکے واسطے کرتے ہو تدبیر
نہ ہے کچھہ واجب العزت کی عزت — نہ مرد صاحب حرمت کی حرمت
سمجھہ کہا ہے عام اور خاص یکسان — برابر دونون دانا اور نادان
تواضع یکطرف وقت تکلم — نہین اچھی طرح سے بولتے تم
اگر پوچھے کوئی مطلب دوبارہ — غضب کرتے ہو اسپر آشکارا
نہین کرتے کسی کی بات پر غور — اگر بولے جھڑک دیتے ہو فی الفور
حقیقت مین یہ نامطبوع ہی کام — اطبا جس سے ہوجاتے ہین بدنام
اطبا کا یہی ہی اصل مین کار — کہ جب حاضر ہو اُنکے پاس بیمار
کرین سانہہ اُسکے دلجوئی سے تقریر — کہ کرلین اُسکے دل کو فتا تسخیر

رقعہ منظوم

میری مشفق سراپا مکرمت دوست
بلند اقبال و عالی منزلت دوست

ہی بعد از شوق دیدار پر انوار
یہ اپنا خدمت عالی مین اظہار

کہ دنیا مین خدای کبریا نے
جناب خالق جل و علی نے

شرف اتنا تواضع کو دیا ہے
کہ سب سے مرتبہ اونچا کیا ہے

تواضع سے ملی ہے جسکو عزت
دہرا ہی اُسکے سر پر تاج دولت

تواضع پتھرون کو نرم کردے
جو ہو سرد اُسکو فوراً گرم کردے

تواضع خاک کو کرتی ہے اکسیر
تواضع دلکو کرلیتی ہے تسخیر

تواضع دوست کو دشمن کو بنالے
اسیر غم کو زندان سے چھوڑا لے

اگر چاہے کوئی مرد یگانہ
کہ اُسکا دوست بنجائے زمانہ

کرے دل سے تواضع نیک و بد کی
محبت دلمین رکھے دائم ودد کی

سمجھ لے سب کو بہتر خود کو کہتر
خودی ہرگز نہ رکھے دل کے اندر

بزرگون کی اگر خدمتمین جائے
تواضع کے لئے گردن جھکائے

جب اُسکے پاس آئے کوئی انسان
دل و جانسے کرے اُسپر فدا جان

کرے استادہ ہوکر اُسکی تعظیم
بغلگیری سے بخشے اُسکو تکریم

کہ خوش ہوکر دل و جانسے وہ انسان
رہے اُسکا زمانہ مین ثنا خوان

تواضع گرچہ ہے نادار کا کام
غریب و مفلس و بیمار کا کام

کیا کرتا ہے ہر بیچارہ کنگال
تواضع اہل دولت کی بہر حال

مگر دولت جسے مولی نے دی ہو
دوچندان آبرو دنیا مین کی ہو

عام لوگون کی خاطر کرے غربا و فقرا کو عزیز رکھے تو کیا کہنا ہے اُس سے
زیادہ خلیق و مہذب انسان اور کون ہوگا گویا اُس نے دولت و فضیلت
کے علاوہ تہذیب و اخلاق کا خزانہ بہی جمع کر لیا کامل انسان بن گیا۔
مین سنتا ہون کہ جس روز سے آپ نے شفاخانہ جاری کیا اور مطب
کی مسند پر بیٹھے ہو بیشمار خلق خدا در دولت پر حاضر ہوتی ہے مگر آپ
بیمارون اور حاجتمندون کے ساتھہ بخلق و محبت پیش نہین آتے نہ کسی ولجب
الغربت کی غربت پر لحاظ ہوتا ہے اور نہ کسی غریب کی حالت پر رحم کیا جاتا ہی تواضع
ومدارات تو یکطرف کسی سے اچھی طرح کلام نہین کرتے اور اگر کوئی حاجت مند
کسی ضروری امر کے دریافت کیواسطے دوبارہ عرض کرتا ہے تو سنی نہین
جاتی جھڑک دیا جاتا ہے یہ امر نہایت نامطبوع ہے طبیب کا اصلی کام
یہہ ہے کہ اچھی طرح سے بیمار سقیم الحال کا حال پوچھے خلق سے بُلائے
تواضع سے پیش آئے نرمی سے بولے توجہ سے دیکھے غور سے علاج کرے
اور اُسکو تسلی دیوے کہ عنقریب تو خدا کے حکم سے اچھا ہو جائیگا اور اگر
طبیب کی تجویز یا نسخہ کی ترکیب بیمار کی سمجھہ مین نہ آئے اور وہ بار بار
پوچھے تو طبیب کو چاہیے کہ رنجیدہ نہو بخوبی سمجھا دیوے طبیب کو یہی
چاہیے کہ بیمار کے حق مین صحت کی دعا مانگے تاکہ بیمار کچھہ تو اُسکی دوا
اور کچھہ دعا کے اثر سے جلد اچھا ہو جائے۔ مین یقین کرتا ہون کہ آپ بہت
جلد اپنے مزاج کو بدل دینگے اور اس فن شریف کو تواضع و تکریم سے اعزاز
بخش کر ہر دل عزیز طبیب بن جائینگے خلق خدا کو پورا فیض پہنچائینگے +

نہ تھا اچھا میری نزدیک یہ کام — کیا ہے جو کہ تمنے اے نکو نام
مناسب کب ہو مرد صاحب کار — کہ اپنی ہار دے ہمت وہ یکبار
گر اب بھی باندہ لو اپنی کمر کو — ذرا خانہ نشینی ترک کر دو
تمہین اب بھی دلاسکتا ہون وہ کام — کہ ہو جسمین سراپا عیش و آرام
اگر منظور ہو خط بھیجدیجے — توقف ایک ساعت بھی نہ کیجے
ملیگی مجھکو وہ جسوقت تحریر — کرونگا اُسکی خاطر جلد تدبیر

ایضاً دوست کا رقعہ دوست کی طرف

سرچشمۂ محبت سراپا مکرمت سلامت۔ بہت بہت شوق کے بعد واضح ہو کہ تواضع وتکریم انسانی اوصاف مین سے اعلےٰ و برتر صفتین ہین انکے ذریعہ سے طرح طرح کی حاجت روائیان و مشکلکشائیان ہوتی ہین بتمہ موم اور دشمن دوست بن جاتا ہی اگر کوئی انسان چاہے کہ خویش و بیگانہ بلکہ تمام زمانہ اُسکی عزت کری جان سے عزیز رکھے تو اُسکو چاہیے کہ سب سے بتواضع پیش آئے ہر ایک کو اپنی ذات سے بہتر سمجھے بزرگون کے روبرو جائے تو تعظیم سے گردن جھکائے جب کوئی اُسکے پاس آئے تو سروقد استادہ ہو جائے بغلگیری سے عزت بڑھائے تاکہ مہمان بدل و جان خوش ہو کر اُسکی تواضع و مدارات کا مداح رہے اُسکی محبت کو کبھی نہ بھولے تواضع و فروتنی اگرچہ غربا و فقرا کا کام ہے اور بے دولت ہمیشہ دولتمندون کی تواضع و تکریم کیا کرتے ہین مگر کوئی دولتمند یا فاضل باوجود دولت و فضیلت کے

دیا ہی چھوڑ وہ عمدہ علاقہ — نہ تھی کچھ جسمین محنت تمکو شاقہ
ہوا اپنی نوکری کو چھوڑ بیٹھے — علاقہ سے تعلق توڑ بیٹھے
اب آ بیٹھے ہو گھر بیکار بنکر — سراپا مفلس و نادار بنکر
بھروسا صرف اب فرزند پر ہے — فقط اُسکی کمائی پر نظر ہے
ابھی تو آپ تھے فضل خدا سے — بھلے چنگے جوان اور چلتے پھرتے
خدا نے دی ہوئی تھی تندرستی — بدن مین تھی نہ بیماری نہ سستی
ابھی کر سکتے تھے ہاتھون سے سب کام — ابھی سب کام دیسکتے تھے انجام
وہی ہی جسم مین طاقت وہی جوش — وہی علم اور وہی عقل اور وہی ہوش
بنے پھر کیلیے بے ہمت ایسے — ہوئے کسواسطے ناطاقت ایسے
وہ عمدہ نوکری کیون چھوڑ دی ہے — وہ پابندی بھلا کیون توڑ دی ہے
سبب کیا ہو گیا ایسا کہ یکبار — ہوئے تم نوکری کرنے سے بیزار
سمجھتے تھے تمہین ہر وقت حکّام — نکو سیرت نکو صورت نکو نام
کما لیتے تھے آسانی سے وہ مال — رہا کرتے تھے جس سے فارغ البال
وہ کھاتے تھے خوشی سے جو کماتے — اُسی سے بلکہ اورون کو کھلاتے
زمانہ دیکھتا تھا آپ کے ہاتھ — کھڑے رہتے تھے سائل باپکے ساتھ
خدا کی لطف و فضل ایزدی سے — نہ رکھتے تھے کوئی حاجت کسی سے
مگر اب آپ ناحق بے ضرورت — بنا بیٹھے ہو محتاجون کی صورت
بہت سا جمع شاید پاس زر ہے — بھروسا جسپہ تمکو اسقدر ہے
مگر مین اُسکو بہتر جانتا ہون — جو ہی جمع آپکے گھر جانتا ہون

اسی سے دین و دنیا اُسنے پائی — اسی سے راہ مولیٰ اُس نے پائی
جو ہو مردون مین مرد اہل ہمت — وہ کر سکتا ہے حاصل گنج و دولت
گدا سے شاہ بنجائے تو بن جائے — شرر سے ماہ بن جائے تو بن جائے
فقیری سے امیری رتبہ پائے — جو بگڑی بات ہو فوراً بنالے
ہے ہمت پر مدار دارِ دُنیا — ہے اسپر انحصار کارِ دُنیا
بنے جاہل بہت ہمت سے فاضل — ہوئے ناقص بہت ہمت سے کامل
بنے مخدوم ہین ہمت سے خدام — ہوئے ہین نامور ہمت سے گمنام
ذلیلون کی ہوئی عزت اسی سے — ملی نادار کو دولت اسی سے
جو تھے پوشیدہ شہرت پاگئے ہین — جو بیدولت تھے دولت پاگئے ہین
اگر باندھے کمر ہمت کی انسان — ہر اک مشکل خدا کرتا ہے آسان
پہنچتی غیب سے ہے اُسکو امداد — کہ محنت کی خدا دیتا ہے خود داد
جو انسان اپنی ہمت کو بڑہالے — وہی موتی سمندر سے نکالے
کبھی وہ خاک سے حاصل کرے زر — کبھی پتھر سے لے سلک جواہر
کرے وہ اشرفی کوڑی سے پیدا — کرے ذرہ سے وہ سورج ہویدا
نہین جس مرد مین ہمت نہین مرد — نہین کہتے اُسے مردان دین مرد
ہے پُتلا خاک کا پتھر کی مورت — لکھی کاغذ پہ ہے انسان کی صورت
ذلیل و تنگدست و محض بیکار — بہت نادار و خوار و عاجز و زار
نہین کرتے کبھی ارباب ہمت — لئیم الطبع بے ہمت کی عزت
کسی سے یہ خبر مجھکو ملی ہے — کہ اب تمنے بھی ہمت ہار دی ہے

مشکل معلوم دیتا ہے بندۂ خدا ابھی تو تم خدا کے فضل سے تندرست چنگے بھلے چلتے پھرتے دیکھتے بھالتے راضی خوشی ہو کسیطرح کی ناطاقتی و کمزوری جسم مین نہین آئی ضعیفی کی عمر تک نہین پہنچے تمہین کیا ہوگیا اور کیا جی مین آیا کہ نوکری چھوڑ دی باد جویکہ کوئی باعث اس ترک و تجرید کا نہ تھا حاکم کے روبرو بھی نیکنام تھے آیندہ ترقی کی امید تھی تنخواہ ایسی معقول تھی جس سے گھر کا گزارہ بخوبی ہوجاتا تھا اور دون کو دیکر کھاتے تھے اپنا بگانہ بلکہ ایک زمانہ تمہارے ہاتھ دیکھتا تھا طرح طرح کا فیض خلق خدا کو پہنچتا یہ تمنے کیا کیا کہ ایسی خوشحالی و بے احتیاجی کیصورت کو چھوڑکر احتیاج و اندیشی کی حالت مین آگئے شاید گھر مین خزانہ جمع ہوگا جسپر یہ استغنا و لاپروائی ظہور مین آئی ہے اور بنی بنائی بات کو بگاڑدیا ہے مگر آپکی وسعت و دولتمندی کا حال بھی مجھسے پوشیدہ نہین اچھی طرح جانتا ہون پس میرے نزدیک یہ کام اپ نے بہتر نہین کیا مردون کا یکایک کر ہمت کھولکر نامرد و بے ہمت ہوجانا کمال عیب ہے اب بھی اگر بفضل الٰہی آپ مستعد و باہمت بنکر روزگار کرنا چاہین تو ایک معقول اسامی اور عمدہ نوکری میرے ذریعہ سے آپکو مل سکتی ہے اگر ارشاد ہو تو تجویز کی جائے اس خط کے جواب سے بہت جلد مسرور فرمائین

رقعہ منظوم

محبو باوفاؤ جے ریا دوست	سراپا الفت وصدق وصفا دوست
پس از شرح وبیان شوق دیدار	یہ مطلب ہے یہ مقصد ہے یہ اظہار
کہ عالی ہمتی کا جوہر ایسا	کیا ہے خالق اکبر نے پیدا
کہ جس سے جسم خاکی آدمی کا	زمین سے عرش کے پایہ کو پہنچا

دل سے سارا غرور کردو دور		کرلو ہر ایک کی رضا منظور	
رکھو دل مین کسی سے مت کینہ		کہ رہے سینہ صاف آئینہ	

ایضاً دوست کا رقعہ دوست کی طرف

محب باصفا دوست بے ریا سلامت - بعد اظہار اشتیاق مالایطاق واضح ہو کہ عالی ہمتی و استحکام ایک ایسا جوہر حضرت خلاق نے انسان کے خاکی جسم مین پیدا کیا ہے جس سے دین و دنیا کی دولت دونو جہان کی سعادت پا سکتا ہے گدائی سے شہنشاہی فقیری سے امیری حاصل کر سکتا ہے ہزارون جاہل اس جوہر کے ذریعہ سے فاضل کہلائے خادم مخدومیت کے رتبہ پر پہنچے ذلیلون کو عزت نادارون کو دولت گمنامون کو شہرت نصیب ہوئی صاحب ہمت جس کام پر کمر ہمت باندہ لیتا ہے محروم نہین رہتا ہمت مردان مدد خدا مشہور مثل ہے خداوند تعالی کسیکی سعی رائگان نہین گنواتا ہمت کے بغیر کوئی مشکل آسان نہین ہوتی کوئی عقدہ نہین کہلتا باہمت انسان پانی سے موتی خاک سے سونا پتھر سے چاندی کوہ سے کان نکال لاتا ہے زمین سے آسمان تک عروج کر جاتا ہے کوڑی سے اشرفی بناتا ہے اگر ہمت نہ ہو تو آدمی صرف خاک کا پتلا پتھر کی مورت کاغذ کی تصویر محض بیکار ذلیل و خوار مفلس و نادار ہوتا ہے عالی ہمتون کے سامنے اُسکی کچھہ قدر نہین ہوتی - مین نے سنا ہے کہ آپ نے بھی ہمت ہار دی ہے نوکری چھوڑ گھر آبیٹھے ہو بیٹے کی کمائی پر نظر ہے طبیعت کا رجوع آرام طلبی کی طرف زیادہ ہے کام کرنا

غم مین ہے جسکے ہر شد گریان — ہجر مین مادر و پدر گریان
اور اللہ بخش بن الہی بخش — نقش تہا جسکا سب سے دلپر نقش
ہم سبق تہا غلام اصغر کا — فارسی علم مین وہی لڑکا
وہ بہی اک دن مین ہوگیا روپوش — کرلیا موت کا پیالہ نوش
نور دین نور چشم خالق جو — تہا جوان حسین اور خوشرو
جان پر لیکے ایک صدمہ عظیم — ہوا دو دن مین جان بحق تسلیم
پور دلہند حاجی عبداللہ — تہا علی بخش ایک غیرت ماہ
ہو چکی تازہ جسکی نسبت تہی — شادی کرنیکی جلد نیت تہی
ہیضہ جب اُسکے لینے کو آیا — ایک ہی دن مین گور پہنچایا
مرد حق نعت خوان امام الدین — ایک رنگین جوان امام الدین
صرف دو دن مین کرگیا رحلت — سوئے دار سلامت جنت
اور بہی گلرخان ماہ لقا — گئے دار فنا سے سوے بقا
جنکا کوئی نشان نہین معلوم — کوئی مسکن مکان نہین معلوم
جب یہہ صورت ہی نوع انسان کی — بلکہ ہر اہل علم و ذی جان کی
تم ہو کس بات پر بہلا مغرور — کیا سمجہتے ہو پیک مرگ کو دور
تجہکو لازم ہے اے تآل اندیش — مرگ کو سمجہے اپنے ساتہہ ہمیش
جان لے اپنے آپکو اے یار — عاجز و خاکسار و بندۂ زار
نہین اس زندگی کی کچہہ بنیاد — موت ہر وقت ہر گہڑی کہہ یاد
ہی غنیمت کہ جتنے دم آئین — عیش و آرام سے گزر جائین

ف

نور الدین نیاز نے خالق جو
شیخ خلق لائق اسکا جانشین ہوا جوان
تاریخ وفات سنہ ۱۳۱۰ ہجری
آپکے انتقال سے بعد مولوی
بجاری سے بمقام رائے پور ہندی
ہوا اسکا لڑکا رہا سنہ نہ تہا
اسکا بہائی سے بعد بمقام نصیر الدین ہوا
ہمسایہ کتاب کا وفات و
مصنف کتاب کا رہنے والا
کا نور الدین کی وفات کا
ظفر نامہ تاریخ جو مفتی غلام
صفدر فوجداری نشی فاضل
کہا جاتا ہے
دریغا صدد دریغا
نور الدین نے دنیا کہان فوت
نور الدین جوان

اپنے بیگانے یار اور اغیار — ہینگے سب لوگ آپ سے بیزار
تنگ ہین لوگ تند خوئی سے — بدمزاجی سے جنگجوئی سے
مین نہین جانتا غرور اتنا — کیون ہوا ہے مزاج مین پیدا
باوجودیکہ ہینگے فاضل آپ — علم بہی کر چکے ہین حاصل آپ
ایسی کرتے ہو سخت نادانی — جس سے ہوتی ہے سب کو حیرانی
تم نہین جانتے کہ ہر انسان — ہے فقط چار روز کا مہمان
سب ہین جانے کے واسطے آئے — مُنہ دکہانے کیواسطے آئے
ایسی تہوڑی سی زندگانی پر — ایسی کم مایہ عمر فانی پر
نہین زیبا کہ بندۂ بیہوش — کرے غصّے مین آکے ناحق جوش
بن کے ظالم ستائے لوگون کو — خود دُکھے اور دُکھائے لوگون کو
مر گئے تیرے روبرو کتنے — کس قدر دوست اور عدو کتنے
چلدیے کتنے دار فانی سے — ہوئے مایوس زندگانی سے
باقی جتنے ہین مرنیوالے ہین — اسی رستے گزرنے والے ہین
سوچ دل مین ذرا کہ اب کے سال — کتنے مہ طلعتان مہر جمال
نوجوانان دل رُبا کتنے — گلعذاران مہ لقا کتنے
باندہ کر چلدیے ہین رخت سفر — چہوڑ کر اپنا مال و دولت و زر
بیٹا مفتی غلام سرور کا — نام جسکا غلام اصغر تہا
لائق کار و نوجوان و حسین — نازنین و جمیل و ماہ جبین
دو پہر مین وبا نے مار دیا — ہنستا اور کہیلتا ہلاک کیا

آپ کو خاکسار بندہ جانو اپنی خاکی اصل کو نہ بھولو اور سمجھہ رکھو کہ اس چار روز کی زندگی کی کچھہ بنیاد نہین آخر مرنا ہے جتنے روز ہنسی خوشی کے ساتھہ گزر جائین غنیمت ہین +

رقعہ منظوم

معدن لطف و منبع اُلفت — صاحب فخر و عزت و حرمت
بعد تبلیغ بندگی و دعا — ہے یہہ خدمت مین مدعا اپنا
آجکل آپ کی طبیعت پر — گرمی اور جوش ہے زیادہ تر
اوتلے باتونپہ جوش آتا ہے — عقل جاتی ہے ہوش جاتا ہے
رنگ اور ڈھنگ سب طبیعت کا — ایک ہی دم مین ہے پلٹ جاتا
ہو کے لڑنے کیواسطے تیار — باندہ لیتے ہو یکقلم ہتیار
کسکی طاقت جو روبرو بولے — بولنے کو زبان بہی کہولے
سارے نوکر غریب بیچارے — دبے رہتے ہین خوف کے مارے
بہائی اور باپ دیکھکر وہ جوش — رہتے ہین ماری خوف کے خاموش
بات تم سے کوئی نہین کرتا — خواہ ہو گہر کا خواہ باہر کا
وہ طبیعت پہ غصہ چہایا ہے — دل مین ایسا غرور آیا ہے
سب کو ناچیز چیز جانتے ہو — صرف اپنے کو اچہا مانتے ہو
ایسی حالت مین کون سمجہائے — کون نیکی کی راہ پر لائے
اپنی عزت کے خوف سے اصلا — کوئی تمکو نہین ہے سمجہاتا
نامناسب یہ بات کیسی ہے — بات یہہ واہیات کیسی ہے

کوئی تمکو نہین سمجھاتا پہلے کی بات زبان پر نہین لاتا یہہ امر کسقدر قبیح و نامناسب ہے
کہ گھر اور باہر کے لوگ سب لوگ تمہاری بدمزاجی و تندخوئی سے بجان تنگ ہین
مین نہین جانتا کہ کس بات کا غرور دماغ مین سمایا ہے اور ایسا کیا مزاج مین آیا
ہے کہ باوجود علم و فضل کے ایسے نادان بن گئے ہو تم نہین جانتے کہ انسان چند
روز کے لئے دنیا مین آیا ہے اس تھوڑی سی زندگی مین اسکو کب زیبا ہے کہ لوگون
کو سائے بدمزاجی سے پیش آئے عداوت بڑھائے دوستون کو دشمن بنائے تمہاری اس
چھوٹی سی عمر مین ہزارون لوگ تمہاری آنکھون کے سامنے مرچکے اور مرتے جاتے
ہین باقی مرنے کو تیار ہین خیال تو کرو کہ اب کے سال کی وبا نے کیسے کیسے خوبصورت نوجوانون
کو ہلاک کر ڈالا ہے مفتی غلام سرور لاہوری کا نوجوان لڑکا غلام صغر تندرست چلتا پھرتا
آدھے دن کی بیماری مین چلدیا گویا مرغ ہاتھہ سے اڑ گیا۔ الٰہی بخش قوال کا فرزند اللہ بخش
جو ہم سبق و ہم مکتب و ہم سن غلام صغر کا تھا چار پہر بیماری بھگت کر مر گیا۔ بیان
خالق جو علاقہ بند کا نور العین نور الدین جو حسین و جمیل لائق جوان تھا دو روز
کی بیماری مین جان بحق تسلیم ہوا۔ حاجی عبد اللہ دفتری کا بیٹا علی بخش
جسکی تازہ نسبت ہو کر شادی کا سامان خریدا رکھا تھا ایک روز مین
رخصت ہوا۔ شیخ امام الدین مدح خوان رسول کریم رسول مقبول کا سچا عاشق
ایک دن رات بیمار رہ کر روپوش ہوا۔ ان کے علاوہ اور بہی بیشمار
جوان آناً فاناً مین گم ہو گئے جنکا اب کہین نام و نشان نظر نہین آتا۔ پس
ایسی حالت مین یہ آپکا غرور و تندخوئی کس زندگی پہ اور بہروسا کس بات
پر ہے تمکو چاہیے کہ سب سے صلح رکھو لڑائی کے پاس تک نہ جاؤ اپنے

بری اس سے کوئی حیوان نہین ہے — بجا اس سی کوئی انسان نہین ہے
خدا یہ بات خود فرما چکا ہے — کلام اللہ مین حکم آچکا ہے
کہ جب آجائیگا موقع اجل کا — کوئی دم آگے اور پیچھے نہوگا
جو ہے پیدا ہوئی خلقت بچاری — وہ مرجائیگی اپنی اپنی باری
بس آخر جبکہ مرجانا ہے سب نے — سفر دنیا سے کر جانا ہے سب نے
کہی اسبات پر انسان بی ہوش — بھلا کس واسطے اتنا بڑا جوش
کہ ہی خود بہی وہ مرجانے کو تیار — اسی رستے گزر جانے کو تیار
مناسب ہے تمہین اے نیک محضر — کہ کہہ لو صبر کا چھاتی پہ پتھر
دل و جان سی قضا کا حکم مانو — رہو راضی رضا کا حکم مانو
خدا کے حکم کو آنکھون پہ رکھہ لو — مزا اس صبر کی تلخی کا چکھہ لو

ایضاً دوست کا رقعہ دوست کیطرف

سرچشمۂ الفت سراپا محبت سلامت - سلام سنت الاسلام کے بعد دعا نگار ہون کہ آجکل آپکی طبیعت مین غضب کی حرارت قیامت کی گرمی پیدا ہوگئی ہے بات بات پر جوش آجاتا ہے طبیعت کا رنگ ڈہنگ دم بہر مین پلٹ جاتا ہے لڑنے کو فی الفور تیار ہوجاتے ہو اسوقت کوئی تاب نہین لاسکتا کہ روبرو بولے یا تقریر مین زبان کہولے نوکر چاکر تو ایک طرف بڑے بہائی باپ کا تقدور نہین کہ روبرو بولین یا سمجہائین یا کسی ناجائز امر سے باز رکہین - تکبر و غرور مزاج مین اسقدر سما گیا ہے کہ اپنے جیسا کسیکو نہین جانتے غرت کے خوف سے

نہ سونا ہے نہ کھانا ہے نہ پینا — تڑپتا دل ہے اور جلتا ہی سینا

اگرچہ حق بجانب ہے تمہارے — کہ ہو تم نیم جان اس غم کے مارے

مگر یہ بات بھی تم جانتے ہو — بخوبی جانتے پہچانتے ہو

کہ چارہ ایسے درد لادوا کا — اطبا نے نہین جز صبر لکھا

اگر بے صبر بھی ہو جائے انسان — رہے ہر وقت درد و غم سے نالان

اُسی اس رنج سے ملجا ئیگا کیا — وہ رونا فائدہ پہنچائیگا کیا

بھلا وہ کب تلک روتا رہیگا — ذلیل اس رنج مین ہوتا رہیگا

اگر ہو جائیگا راضی رضا پر — کریگا سرنگون حکم قضا پر

خدا اُس صبر کا اجر اُسکو دیگا — عوض اسکا وہ بیشک حق سے لیگا

کلام اللہ مین حق نے لکھا ہے — کہ ہر دم ساتھہ صابر کے خدا ہے

خدا مالک ہے مرگ اور زندگی کا — خدا خالق ہے ہر اک آدمی کا

وہ ماری جسکو کون اُسکو جلائے — جگائے کون وہ جسکو سلائے

بھلا لے وہ مالک جان جسکی — وہ ڈھونڈیگا حمایت اور کسکی

کری گر اُسپہ نادان آدمی زاد — بہت سی کر بہ زاری شور و فریاد

حقیقت مین وہ عاصی ہے خدا کا — مخالف بلکہ ذاتِ کبریا کا

خدا صاحب ہے اور مملوک بندہ — بپائے خاکساری سرفگندہ

اگر مالک کسی بندے کو اپنے — یہان سے اپنی خدمت مین بلائے

کریگا اعتراض اُسپر کوئی کیا — بھلا بولیگا اسمین آدمی کیا

اجل سب کے لئے ہے وقت موعود — رہا کرتی ہے ہر دم سر پہ موجود

اچانک چلدیا دار فنا سے — رضائے حق سے فرمان قضا سے
مین سنکر یہہ خبر حیرت مین آیا — کہ یہہ کیا آگئی آفت خدایا
ہوا یہ کیسا واقع ناگہانی — اُتر آئی بلائے آسمانی
یہ کیسی گردشِ گردون گردان — ہوئی حکم الٰہی سے نمایان
نہ تہا پہلے خیال اسکا کسیکو — نہ تہا کچہہ احتمال اسکا کسیکو
گیا وہ سرو باغ زندگانی — زمانہ سے بعمرِ نوجوانی
حقیقت مین زیادہ اس سے صدمہ — کوئی اس درد دنیا مین نہوگا
وہی اسکی حقیقت جانتا ہے — وہی اس درد کو پہچانتا ہے
یہ طوفانِ بلا آتا ہے جسپر — بُرا صدمہ گزر جاتا ہے جسپر
گزر لختِ جگر جاتا ہے جس کا — جوان فرزند مر جاتا ہے جسکا
گیا وہ نوجوان ہای وای افسوس — پدر کو چھوڑ نالان ہای افسوس
نصیب اسکے کرے اللہ جنت — سدا رکہے غریق بحر رحمت
رہین پس ماندگان اُسکے سلامت — بعمرِ جاودانی تا قیامت
مین سنتا ہون کہ جسدن سے وہ مرحوم — بفرمانِ جنابِ حی و قیوم
سفر ملکِ جہان سے کر گیا ہے — دلون پر داغ فرقت دہر گیا ہے
رہا کرتے ہو تم ہر وقت غم مین — ملال و حسرت و رنج و الم مین
بجز رونے کے کچہہ کرتے نہین کام — نہ دلکو صبر و تسکین ہی نہ آرام
نہ رغبت اپنے کاروبار سے ہے — نہ صحبت یار اور اغیار سی ہے
خبر رکہتے نہین کچہہ اپنے گہر کی — نہ ہی پروا اسکے خیر و شر کی

شان مین اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ نازل ہوا ہے آپکو یہ بہی معلوم ہے کہ مرگ اور زندگی صرف اُس مُحی و ممیت کے قبضۂ اقتدار مین ہے پیدا کرنا اور مار دینا دونو اُسکی صفتین ہین اسمین کوئی شریک و سہیم اُسکا نہین پس ایک کے مرگ پر دوسری کا رونا چلانا آنسو بہانا خاک اُڑانا ناگفتنی کلمات کا زبان پر لانا خدا کے ساتہہ مخالفت کرنا ہے خدا خالق بندہ مخلوق خدا مالک بندہ مملوک ہے مالک کا اختیار ہے کہ جب چاہے بندی کو خدمت مین بلالے دوسرا بندہ ہرگز مجاز نہین کہ مالک پر اُسمین اعتراض کرے یا اُسکے حکم مین دخل دیسکے موت ایک موعودہ وقت کا نام ہے جو ہر ایک متنفس پر آنے والا ہے تقدیم و تاخیر کا دخل ہی اسمین نہین کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ قرآن مجید کی دو آیتین اسپر شاہد حال ہین - پس اگر اس سچے وعدے کے بموجب اگر کوئی مرجائے تو کب روا ہے کہ اُسپر کوئی راضی نہو کہ یہ وعدہ کیون وفا کیا گیا باوجودیکہ خود بہی وہ کوئی دم کا میہمان اور چلنے کے لئے پا در رکاب ہے پس آپکو لازم ہے صبر کی سل چہاتی پر رکہہ لین قضا پر راضی اور رضا پر شاکر ہون +

رقعہ منظوم

میری مخلص میرے مشفق میری دوست	یہ یک جہتی سراپا مغز بے پوست
پس از تسلیم و بعد از شوق دیدار	مین اپنا مدعا کرتا ہون اظہار
ہی گذرا ایک خط میری نظر سے	جو آیا تہا اچانک میری گہر سے
بصد حسرت لکہا تہا اُسمین یہ حال	ہی جسکی شرح سی میری زبان لال
تمہارا نوجوان گل چہرہ فرزند	سعادت مند فرزند جگر بند

وای آن شخصیکہ غرق دام شد	ہر زبان از غصہ خون آشام شد

ایضاً دوست کا خط دوست کی طرف

دوست سراپا مغز بے پوست سلامت - بعد اظہار شوق واضح ہو کہ آج گھر کا ایک خط میری نظر سے گزرا اُسمین لکھا پایا کہ آپکا نوجوان فرزند پارۂ جگر ناگہانی وبائی بیماری سے گزر گیا یہ خبر دیکھتے ہی بندہ عالم حیرت مین آگیا کہ آیا یہ کیا آفت ناگہانی بلاے آسمانی نازل ہوگئی کہ ایسا سخت واقعہ وقوع مین آگیا جسکا پہلے کبھی خیال بھی نہ تھا حقیقت مین اور کوئی بیماری صدمہ اس سے زیادہ انسان کی جان پر نہین آتا وہی شخص اسکی ماہیت جانتا ہے جسپر یہ طوفان بلا آتا اور یہ صدمہ گذر جاتا ہے اُسی کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیا بلا ہے جسکا نوجوان فرزند پارۂ جگر مرجائے اور وہ دائمی جدائی کی مصیبت اُٹھائے ۔

اس مصیبت پہ ہے ہزار افسوس	ہر گھڑی گریہ بار بار افسوس

خداوند کریم اُس غریق لجۂ رحمت کو جنت نصیب کرے اور پس ماندونکی عمر دراز ہو مین سنتا ہون کہ روز انتقال صاحبزادہ سے آجتک آپ ایسے غم والم مین مستغرق ہین کہ کسی بات کی خبر نہین رہتی گریہ وزاری کے بغیر اور کسی کام پر توجہ نہین اگرچہ اسمین بھی حق بجانب ہے کہ جوان بچے کے مرجانے کا غم ایسا نہین ہوتا کہ اور کوئی کام کرنے دے مگر آپ یہ بھی جانتے اور سمجھتے ہین کہ اس لادوا بیماری کا علاج صبر کے بغیر کسی طبیب نے نہین لکھا اگر انسان بے صبر بھی ہوجائے تو اُس سے بھی کوئی کام نہین نکلتا آدمی کب تک روئیگا اور کتنا چلائیگا اور رو کر کیا کام سنوار لیگا بہرحال صبر ہی درکار ہے صابر کا خدا کے نزدیک بھی بڑا رتبہ ہے جسکی

ہوگا اب جسکا ادا کرنا محال — دل مین اندیشہ رہیگا چند سال
چاہیے تھا سوچکر کرنا یہ کام — جس سے تم رہتے ہمیشہ شاد کام
جسقدر تھا مال موجود اپنے گھر — سب اسی مین خرچ کر دیتے اگر
تھا بہت بہتر مگر اے نیک نام — قرض تم ہرگز نہ لیتے ایک دام
قرض پر تھی یہ سخاوت کیا ضرور — محفل عیش و مسرت کیا ضرور
کیا ضرورت تھی کہ ہوکر قرضدار — زیر باری کا اُٹھاتے سر پہ بار
فی الحقیقت اپنی چادر سے سوا — پاؤن پھیلانا نہ تھا تم کو روا
مرغ دانا کب یہ کرسکتا ہے کام — جس سے ہو دام اذیت مین بدام
ہی یہی اسراف جسکے واسطے — منع ہین اہل شریعت کر چکے
آچکا ہے لایحب المسرفین — خلق پر فرمان رب العالمین
صاحب اسراف کا پروردگار — وار دنیا مین نہین ہی دوستدار
شرح تفسیرون مین اسکی دیکھ لو — بلکہ خود پڑھ لو کلام اللہ کو
خرچ جتنے داخل اسراف ہین — ساری تفسیرون مین لکھی صاف ہین
منع فرماتے ہین جنسے خود خدا — بار رکھتے ہین جناب مصطفےٰ
خود ہی تم سمجھو کہ وہ تمہاری رقم — لے چکے ہو قرض جسکو ایک دم
کسقدر مشکل سے اب ہوگی ادا — اور رہیگی فکر اُسکی سالہا
سود کتنا اصل پر بڑھ جائیگا — جو کہ آخر تمکو دینا آئیگا
لینا قرض اول بہت آسان تھا کام — لیکن اب ہوجائیگا مشکل تمام
پہلے حضرت کیا سناتے نہ تھا — شعر رنگین حضرت عطار کا

کی ہی شادی آپنے فرزند کی — اور خوشی دیکھی ہی اُس دلبند کی
کر دیا ہے بے نہایت خرچ زر — اس مبارک کام پر دل کھولکر
بخشا محتاجون کو ہی بہر صواب — نقد اور اسباب بے حد و حساب
جشن شاہانہ کئی دن تک رہا — دور پیمانہ کئی دن تک رہا
ناچنے والے بہت سے طائفے — تھے کئی شہرون سے منگوائے گئے
گرم رکھی دیگ کتنے روز تک — کھانا کھلوایا کئی ہفتے تلک
سیکڑون گھر مین بلائی میہمان — اور رہی خدمتین اُنکی جان فشان
وقت رخصت رخصتانے بھی دیئے — خرچ بخشا جانے آنے کے لئے
الغرض کی ایسی شادی آپنے — نیک نامی اسقدر لی آپ نے
جس سے تم ہر ایک سے فائق ہوئے — ایسے اعلیٰ کام کے لائق ہوئے
شہر مین کوئی نہ شادی کر سکا — جیسی کی تم نے بفضل کبریا
خوش ہوا از حد مین سنکر یہہ خبر — کر گئی اسکی خوشی دلمین اثر
ہو مبارک صد مبارک آپ کو — شادی فرزند ای فرخندہ خو
گرچہ ہے اسکی خوشی بے انتہا — لیک اندیشہ بھی ہی اسبات کا
تم نے اس شادی پہ ای والا گہر — خرچ کر ڈالا ہے گنج سیم و زر
گھر مین کب کہا تھا ای نیکو خصال — اُڑ گیا ہی جتنا اس شادی پہ مال
گھر مین بیشک اتنی حیثیت نہ تھی — اتنی دولت اسقدر وسعت نہ تھی
ہوگا اس صورت مین ای نیکو شعار — قرض پر اس فیض بخشی کا مدار
دام قرضہ مین سہے ہونگے بہت — کاہے کا غذ کر دیے ہونگے بہت

عمدہ طریق پر کیا جاتا کہ کسیطرح کی تکلیف نہوتی جسقدر روپیہ گھر مین موجود ہوتا صرف کردیا جاتا قرض ایک دام نہ لیا جاتا اُسسے روپیہ کی مقدار پر اخراجات کا اندازہ بھی سوچ لیتے سو دی روپیہ لیکر سخاوت کرنا رقاصون کو دینا جشن مین اڑانا اپنے آپکو تکلیف پہنچانا قرضدار کہلانا قرضخواہون کا تقاضا سر پر اُٹھانا ناکردنی کام کرنا بے اجل مرنا کیا ضرور تہا۔ ایسا کام کوئی عقلمند نہین کرتا اپنی چادر سے زیادہ کوئی پاؤن نہین پہیلاتا یہہ خرچ عین اسراف و فضول خرچی مین داخل ہے جسکے باب مین قرآنی فرمان۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ہمپر نازل ہوچکا ہے اسکی تشریح تفسیرون مین دیکھو کہ کون کون خرچ اسراف مین داخل ہے جسکے واسطے ایسی سخت ممانعت ہے اب تم معلوم کروگے کہ کس کس تکلیف اور مشکل سے وہ قرضہ ادا ہوگا اور اصل و سود کسقدر دینا پڑجائیگا اور جو روپیہ نہایت آسانی کے ساتھہ لیا گیا تہا اُسکے دینے مین کس قدر دقّت ہوگی یہہ شعر فریدالدین عطار کا ؎

وائے آن شخصیکہ غرق دام شد	ہر زمان از غصّہ خون آشام شد

شاید آپ کے ملاحظہ مین نہین گزرا جو اسپر عمل نہین کیا اور اپنے آپکو مقروض کرلیا ہے ؎ **رقعہ منظوم** ؎

ای میرے مشفق نہایت مہربان	مہربان و قدردانِ دوستان
بعد تبلیغ ہدایائے سلام	اور ادای سنّت خیر الانام
اسطرح سے التجا خدمت مین ہے	انکشاف مدعا خدمت مین ہے
یہہ مبارک مجھکو پہنچی ہی خبر	ایک نامی دوست سے ای نامور

مساوی درجہ کے رقعات کے بیان مین یعنی دوستونکے رقعات دوستون کی طرف

دوست کا رقعہ دوست کی طرف

مشفق و مہربان امید گاہ مخلصان سلامت۔ بعد ابلاغ تحفہ سلام مسنت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام واضح ہو کہ ایک دوست کی زبانی مجھکو یہہ خوشخبری پہنچی ہے کہ ماہ گذشتہ مین آپ نے فرزند دلبند کی شادی دھوم دھام سے ہوئی اور آپ نے کھلے دل سے روپیہ اُسپر صرف کیا داد و دہش کا کچھہ حد و حساب نہین رکھا پوری فیاضی کی ہے ہزارون روپیہ غریب مفلس محتاج نادار لوگون کو بانٹا۔ کئی روز تک ہنگامۂ جشن گرم رکھا رقاصہ طائفے دور دور سے منگوائے دیگ گرم رکھی کھانا خاص و عام کو کھلایا سیکڑون مہمان گھر بلائے سب کی مدارات قرار واقعی کی رخصت کیوقت مکلف رخصتانے دیئے آنے جانے کا خرچ ادا کیا۔ غرض ایسی شادی کی اور نیک نامی لی کہ اس سے پہلے تمہارے شہر اور برادری مین کوئی نہین کر سکا تھا یہہ خبر سنکر مین کمال خوش ہوا خدا آپکو یہہ شادی مبارک کرے اس شادی کی خوشی کی حد و انتہا نہین مگر اُسکے ساتھہ یہ اندیشہ بھی ہے کہ تمنے اس شادی پر ناحق اتنا روپیہ صرف کر دیا ہے جو تمہاری وسعت و حیثیت سے کئی درجہ زائد تھا مجھے ہرگز اُمید نہین ہے کہ جسقدر روپیہ شادی پر خرچ ہوا ہے وہ آپکے گھر مین جمع ہوگا بہرحال قرض پر کار روائی ہوئی ہوگی جسکا ادا کرنا اب کمال محال ہو جائیگا اور سالہا سال اُسکے ادا کرنے کی فکر دامنگیر حال رہیگی مقتضاے عقل و دور اندیش یہہ تھا کہ یہہ کار خیر ایسا

مقابلے پہ اگر کوئی سرکش آتا ہے
سر نیاز تمہین دیکھکر جھکاتا ہے

یہ مصلحت ہی ملین آپ آجکل سب سے
ہمیشہ کہین ملاقات برمحل سب سے

جو طالب آپکا ہو تم بہی اسکے طالب ہو
کہ جس سے دونو طرف شتیاق غالب ہو

ہی مقتضائے شرافت بہلا کہان ایسا
کہ دل ہی ہو کوئی حضرت کا چاہنے والا

مگر نہ آپ کرین جم سے نظر اسپر
فساد کے لئے باندہی رہین ہم کمر

یہ اپنے دل مین سمجھہ لو کہ حسن کا گلزار
بہوستان جوانی ہی چار دن کی بہار

اچانک اسکا گذر جبکہ جائیگا موسم
خزان کا گلشن خوبی پہ آئیگا موسم

جو اہل دانش و بینش ہین دلسے مانتے ہین
بخوبی گردش گردون کو جانتے ہین

کہ ہر کمال کے آخر زوال آتا ہے
ہر ایک بدر کے پیچھے ہلال آتا ہے

ہر ایک دن کے گزرنے پہ رات آتی ہے
اندہیری شب کے بعد رخ دکہاتی ہے

مآل مال کا افلاس و تنگدستی ہے
اخیر دولت و حشمت کی فاقہ مستی ہے

ضعیفی آخری انجام ہی جوانی کا
مآل مرگ ہی دنیا مین زندگانی کا

یہ بات تم بہی سمجھہ رکہو اپنے دل مین ٹہیک
کہ انیوالا ہی تم پر زمانہ وہ نزدیک

نظر نہ آئیگا جسدم کہین حسن و جمال
رہیگا کچھہ بہی باقی بغیر خواب و خیال

نہ ایسا رنگ نظر آئیگا نہ ایسا ڈہنگ
رہیگی غنچہ کی بو باس اور نہ کل کا رنگ

دل اپنا اسپہ نہین باندہتا کوئی دانا
کہ بے بقا ہے یہ ناچیز چیز سراپا

گلون کی ہر گھڑی رنگت بدلتی رہتی ہے
چمن مین تازہ ہوا روز چلتی رہتی ہے

تیسری قسم

ہر ایک جسم مین پیدا کیا ہے یہہ جوہر — یہی پرویا ہی ہر ایک سلک مین گوہر
مگر مجھی ہی یہہ حیرت کہ آیا باعث کیا — تمہین بہی حصہ ملا کیون نہین محبت کا
خدا کی ایسی نعمت جو سب کے نہی مقسوم — تم اس سے رہ گئے کسواسطے بہلا محروم
مین تیری حسن پہ شیدا ہون ایک مدت سے — ہمیشہ دیکہتا ہون دیدۂ محبت سے
یہ چاہتا ہون کہ جسطرح چاہ ہی مجھکو — تمہاری چاہ پہ ہر دم نگاہ ہی مجھکو
تمہین بہی چاہنے والے کی چاہ دل مین ہو — ذرا سی جان محبت کی آب و گل مین ہو
غریب بندون کی بہی آپ دستگیری کرین — تمام خلق خدا سے نجلق پیش آئین
پیار رکہی جو تم سے تم اسکو پیار کرو — جو پورا بات کا ہو اسپہ اعتبار کرو
محبت اپنی مگر جتنی بڑہتی جاتی ہے — اُدہر مزاج مبارک مین نفرت آتی ہے
ہی وہ تکبر و عجب و غرور و استغنا — کہ کہتے آپ کسیکی نہین ہین کچہہ پروا
کبہی دکہاتے نہین ہمکو روی پر انوار — نہ دیکہتی ہو کبہی حال زار عاشق زار
کلام ہمسے نہین کرتے اور نہ بولتے ہو — ہمیشہ قند مین غصہ ہی زہر گہولتے ہو
غرور ہی یہی تمکو کہ خوبصورت ہو — فرشتہ رو ہو پریوش ہو ماہ طلعت ہو
یہ ہمنے فرض کیا آپ خوبصورت ہین — مہ منور و خورشید اوج عزت ہین
پر ایسی حسن کے ساتہہ حسن خلق شایان ہے — کہ خوبی حسن کی اس حسن سے دوچندان ہے
جہان مین پورا وہی بندۂ خوبصورت ہے — کہ جسکے حسن کو خلق نکو سی زینت ہے
یہ کیسا وقت غنیمت ہی غور سے دیکہو — کہ چاہتا ہی دل و جان سے ہر کوئی تمکو
ہر ایک دور سی مانند ماہ دیکہتا ہے — تمہاری آنیکی ہر وقت راہ دیکہتا ہے
کوئی ہی چاہنے والا کوئی ہی عاشق زار — کوئی ہی وصل کا خواہان و شایق دیدار

انتہا مفلسی زندگی کا انجام مرگ ہے اس حسن کا رنگ ڈھنگ بھی عنقریب بدلنے والا ہے ایسی بے بنیاد و ناپائدار چیز پر اسقدر بھروسا ناز کرنا مردان آل اندیش کا کام نہین ہے ۔ **رقعہ منظوم** ۔

گلِ شگفتۂ گلزارِ حسن محبوبی
چراغِ بزمگہِ خوبی و خوش اسلوبی

ترا یہ حسن سلامت سدا اضافہ رہے
وہ بالا مرتبہ تیری جمال کا رہے

پس از بیانِ غم و رنج و درد و سوز و رون
تمہاری خدمتِ عالی مین عرض کرتا ہون

کہ اچھی خلقون سے دنیا مین ایک محبت ہے
کہ کہا جسپہ فقط انتظام خلقت ہے

جہان مین ساری محبت سے کام چلتے ہین
اُسی کے رستہ پہ خاص و عام چلتے ہین

نہوتی گر یہ محبت نہ چلتا کوئی کام
نہ پاتا کام کسی کارگر کا انجام

بنائی ہے یہ محبت خدا نے کیسی چیز
کہ پیدا اور نہین کی ہے کوئی ایسی چیز

اسی سے ایک کو ملتا ہے دوسرے سے سود
اسی سے دوسرے کو میسر ہے بہبود

سوائے آدمی کے دام و دد و حوش و طیور
بدام عشق و محبت ہین پابند ضرور

اسی سے پرورش خاص و عام ہوتی ہے
بھلائی سب کی اسی سے مدام ہوتی ہے

اسی سے پالتے اولاد کو ہین ماں اور باپ
اُٹھاتے بار مصیبت ہین اپنے سر پر آپ

ہے بھائی بھائی کی خاطر فقط محبت سے
اُٹھایا کرتا ہے دنیا مین سیکڑون صدمے

غرض کہ باہمی ہے سب کا ارتباط اس سے
مروت اس سے ہے خلق اس سے اختلاط اس سے

ضرور تر ہے کہ انسان خلیق بنجائے
تمام خلق ہے خلق اسکو سہی پیش آئے

اگر کسیکی کوئی جان و دل سے چاہ کرے
اُسی بھی چاہیے اس چاہ پر نگاہ کرے

خدا نے اپنی عنایت سے مین حکمت سے
ہے سب کا باندھ دیا سلسلہ محبت سے

کے وسیلے سے لوگون کا دوست اور لوگ آپکے دوست بنے رہین مگر مین حیران
ہون کہ تمہارا نورانی جسم محبت کے نور سے کیون منور نہین ہوا اور جس نعمت سے
منعم حقیقی نے ہر ایک کو بہرہ بخشا ہے تمکو کیون نہین دیا مین ایک مدت سے تمہاری
صورت زیبا و طلعت رعنا و حسن خداداد پہ فدا ہون اور چاہتا ہون کہ آپ
بھی مجھہ سے بخلاق پیش آئین محبت سے دیکھین پیار سے بلائین مگر جون جون میری
محبت بڑھتی جاتی ہے آپ کی لاپروائی استغنا کج خلقی کج ادائی بڑھتی جاتی ہے
یہانتک کہ کبھی میری طرف آنکھہ اٹھا کر نہین دیکھتے بولنے کے روادار نہین
ہوتے تکبر و غرور صرف مہمات کا ہے کہ آپ اپنے آپ کو نہایت خوبصورت
حسین جمیل و ضعدار پری چہرہ غیرت مہر و ماہ تصور کرتے ہین لاریب آپ ایسے
ہی ہین مگر یہ تو خیال فرمائین کہ ظاہری خوبصورتی کے ساتھہ جبتک حسن اخلاق کا ضمیمہ
ہو انسان پورا خوبصورت نہین کہلاتا اگر دو خوبیان ہون تو خوبصورت انسان کی دوچند
شان بڑھ جاتی ہے اور وہ گل رنگین اپنی رنگت کی خوبی اور بو کی لطافت حسن کے گلزار
کی زینت دوچندان کر دیتا ہے کیا ایسے وقت کو آپ غنیمت نہین جانتے کہ تمام زمانہ تمکو
چاہتا ہے ہر کوئی چاند کیطرح دور سے دیکھتا ہے کوئی عاشق زار ہے کوئی شایق
دیدار ہے جو روبرو آتا ہے تعظیم کو گردن جھکاتا ہے پس ایسے وقت مین یہ مصلحت
وقت نہین ہے کہ تم بدخلقی کرو محبت کرنیوالون سے عداوت رکھو بلکہ یہہ چاہئے کہ انسے
محبت بڑھاؤ سب کو اپنا دوست بناؤ کیونکہ یہہ حسن کا گلزار چار دن کی بہار ہے
جسکے ساتھہ خزان لگی ہوئی ہے اور آپ بخوبی جانتے ہین کہ ہر کمال کا انجام زوال
روشنی کا اخیر اندھیرا دن کی انتہا رات جوانی کا تال پیری دولتمندی کی

چاہتے اولاد کو ہین دام و دد — پالتے محنت سہی ہین ہر نیک و بد
اُن سے پوچھو جو کہ بے اولاد ہین — کیسے غمگین کسقدر ناشاد ہین
ہی جو اُس خالق نے از راہ عطا — صاحب اولاد ہے تمکو کیا
قدر تم اسکے نہین پہچانتے — اور نہین خالق کا احسان مانتے
دیکھتے اولاد کی صورت نہین — رکھتے دلمین اُنکی کچھہ الفت نہین
دیجے فوراً مجھکو اس خط کا جواب — سوچکر دلمین بمضمون صواب

عاشق کا رقعہ معشوق کیطرف

گل گلزار خوبی سرو بوستان محبوبی دام حسنہ - سوز درونی و اشتیاق باطنی کے اظہار کے بعد عرض پردار ہون کہ انسانی اخلاق مین سے محبت ایک ایسا اعلیٰ خلق ہے جسپر عالم ایجاد کے انتظام کا مدار خالق نے رکھا ہے اگر محبت نہوتی تو دنیا کا کوئی کام نچلتا محبت وہ چیز ہے جسکے ذریعہ سے ایک کو دوسرے اور دوسرے کو تیسرے سے بیشمار فائدے حاصل ہوتے ہین آدمی کیا دام و دد وحش وطیور بہی اسی محبت کے طفیل پرورش پاتے ہین محبت کے سبب سے ماباپ اولاد کو پالتے بہائی بہائی کے لئے تکلیفین اُٹہاتے ہین غرض کہ بنی آدم کے باہمی اختلاط و ارتباط کا ذریعہ صرف محبت ہے پس انسان کو چاہیئے کہ ہر ایک ہمجنس سے بخلق و محبت پیش آئے خصوصاً اُس شخص کو تو بدل پیار کرے جو اُسکی خواہش بہی رکہتا ہو یہ جوہر خلاق اکبر نے ہر ایک ذی جان کے جسم مین اپنی کمال حکمت و قدرت سے اسلیے پیدا کیا ہے کہ دنیا مین وہ محبت

تاکہ آسودہ ہمیشہ ہم رہین — خوش رہین شاکر رہین بیغم رہین
بچے اب معصوم نادان صبح و شام — کوڑی کوڑی کو ترستے ہین مدام
کوئی بہی اُنکی خبر لیتا نہین — اپنا اور بیگانہ کچہہ دیتا نہین
یہ بہی ہو سکتا نہو تم سے اگر — اور نہو انصاف پر چشم نظر
اپنے فرزندون کو خود لے لیجئے — اور مجہے حق کے حوالے کیجئے
رکہوا اپنے پاس یا ان باپ کے — جس سے ہون آسودہ فرزند آپکے
مجہکو اندیشہ اُنہین کا ہے مدام — فکر رہتی ہے اُنہین کی صبح و شام
خود رہون بہوکی اگر پروا نہین — جسطرح جاے گذر پروا نہین
لیک یہ مجہکو نہین ہرگز قبول — دیکہون فرزندان نادان کو ملول
جبکہ فرزندون کو تم لوگے بلا — پہر رہیگا مجکو غم کس بات کا
جب تن تنہا فقط رہ جاؤنگی — ہوگا حاصل جسطرح سے کہاؤنگی
کچہہ ملیگا گر نہ محنت سے مجہے — کہاؤنگی دو گہر کے ٹکڑے مانگ کے
غور تو کیجے کہ تمنے کس قدر — باندہی ہے انصافیون پر ہے کمر
میری حق پر بہی نہین کرتے نگاہ — اور نہ کچہہ اولاد کی کہتے ہو چاہ
آپکے حق مین یہ کام اچہا نہین — بیشک ایسا انتظام اچہا نہین
حق سے عاصی خلق مین بدنام ہو — چار سو رسوائے خاص و عام ہو
ہو مناسب اب بہی حق پہچان لو — حق کا جو فرمان ہے برحق جان لو
تاکہ گہر بہی آپ کا آباد ہو — خلق ہو مداح خوش اولاد ہو
ایک دن آتی ہے یہ اولاد کام — پرورش کرتے ہین جسکی خاص و عام

ہی گذرتا آج پورا ایک سال — آپنے پوچھا نہین عاجز کا حال
لی نہین ہرگز کبھی گھر کی خبر — کی نہین اس سمت رحمت کی نظر
خرچ کچھہ گھر کے لئے بھیجا نہین — نیک و بد گھر کا کبھی پوچھا نہین
باوجود نوکری و چاکری — ایک خرمہرہ نہین بخشا کبھی
عیش مین برباد کر دیتے ہو زر — ہو رہے ہو اپنے گھر سے بے خبر
بچے ناداں کہانے اور پینے سے تنگ — پیٹ پر باندہی پھرا کرتے ہین سنگ
زیب تن رکھتے ہین وہ لخت جگر — جامۂ عریان تنی شام و سحر
کی رفاقت ترک جب سے آپنے — لی خبر میری میرے ماباپنے
تنگدستی مین وہ خبر لیتے رہے — مفلسی مین وہ خبر لیتے رہے
آجکل ہین اپنی تنگی سے مگر — وہ بھی میری حالتون سے بیخبر
زر نہین پاس اپنے کچھہ زیور نہین — رکھا کچھہ اسباب اپنی گھر نہین
جس سے ہو اپنا گزارہ چند روز — اور رہے دل کو سہارا چند روز
رات دن محنت اگر عورت کرے — کام اجرت کا وہ ہرگز کر سکے
اس سے آخر وہ کما سکتی ہے کیا — بگڑی حالت کو بنا سکتی ہے کیا
اسلئے مین تنگ اور ناچار ہون — تنگدستی سے بحال زار ہون
عرض کرتی ہون نہایت عجز سے — آپکی خدمتمین ای مالک میرے
یا تو خدمتمین بلا لیجے مجھے — خرچ اپنے ہاتھہ سے دیجے مجھے
پاس بٹھلاؤ ہر اک فرزند کو — دو جگہ دلمین ہر اک دلبند کو
یا کہ کافی خرچ بھجوایا کرو — چاہیئے جتنا وہ پہنچایا کرو

اور خدمت مین بہیجا ہے اور نہایت عجز سے عرض کرتی ہون کہ آپ مجھکو
اپنے پاس بلالین معہ فرزندون کے آنکھون کے سامنے رکھین یا کافی
خرچ ہر مہینے بہیجا کرین کہ ہم آسودہ رہین نادان بچے ایک ایک کوڑی کو
ترستے ہین کوئی انکو دینے والا نہین اور اگر خرچ بہیجنا بہی منظور نہو تو اپنی
اولاد مجھہ سے لے لین انکو خود پالین یا والدین کے پاس رکھین مجھکو خدا کے حوالے
کرین بہت سا اندیشہ مجھکو انہین معصوم بچون کا ہے مین خود فاقہ سے رہون
تو کچھہ پروا نہین مگر بچون کو محتاج نہین دیکھہ سکتی جب انکا اندیشہ مجھکو نہوگا
تو مین تنہا دم محنت مزدوری سے بہی گزارہ کرونگی اگر نہو سکیگی تو گدائی کرکے پیٹ
پال لونگی آپکے جو ایسی بے انصافی پر کمر باندہکر مجھکو اور اپنے فرزندان دلبند کو
اپنی کمائی سے محروم رکھا ہوا ہے اچہا نہین کیا نہ تو خدا کو یہ بات پسند ہے اور نہ
اُسکے بندون کو۔ اس بے انصافی و ناحق شناسی سے سوای بدنامی و بے آبروئی
کے کیا حاصل ہے اب یہی مناسب ہے کہ آپ انصاف پر آجائین ناحق اپنا گہر
برباد نکرین اولاد کو محروم نچہوڑین آخر کسی وقت یہ اولاد کام آئیگی زمانہ کی صورت
ہمیشہ یکسان نہین رہتی۔ جنکے پاس اولاد نہین ہے اُن سے پوچہو کہ کس
غم و الم مین گرفتار ہین تمکو خدا نے اولاد دی ہے جنکی طرف تم آنکہہ اُٹہاکر
نہین دیکہتے نیک و بد سے غرض نہین رکہتے اس عریضہ کے جواب کی
منتظر ہون کہ کیا ارشاد نافذ ہوتا ہے ۔ **رقعہ منظوم**

شوہر عالی گہر والا مکان		حق تمہین رکہے سلامت ہر زمان	
بعد شرح اشتیاق ای حق شناس		خدمت اقدس مین ہی یہ التماس	

وہی پہر مفلسی و فقر و فاقہ	وہی پہر تنگدستی سے علاقہ
وہی پہر درد و رنج و بیقراری	وہی پہر زیر باری قرضداری
درینصورت یہ بہتر ہی کہ تنخواہ	ملا اُنکو کری حضرت سے ہر ماہ
رہین جس سے وہ صبح و شام خورسند	ہمیشہ خورم و مادام خورسند
کبھی قرضہ لین عند الضرورت	نہ دیکھین آنکھہ سے تنگی کیصورت
رہین سرکار کے ہر وقت مشکور	غم و رنج والم خاطر سے ہو دور
نہ لین قرضہ کسی سے اور نہ دین سود	رہی مال انکا اُن کے پاس موجود
کمائی سود خور اُنکی نہ کہائین	سب اپنے خرچ مین مال اُنکا لائین

عورت کا رقعہ شوہر کی طرف

حضرت شوہر عالی گوہر دام ظلال جلالہ - بعد شوق دیدار فرحت آثار واضح ہو کہ عرصہ ایک سال کا کامل گزر چکا ہے کہ آپنے میری خبر تک نہین لی اور نہ خرچ بھیجا ہی باوجودیکہ نوکر چاکر ہو تنخواہ بھی معقول ہے گھر ایک خر مہرہ نہین بھیجتے فضول خرچی وعیاشی مین روپیہ اُڑا دیتے ہو لڑکے بیچارے کھانے سے تنگ پہننے سے ناچار ہین کوئی اُنکی حالت نہین پوچھتا اب تک میرے والدین میری امداد کرتے رہے تھے اب اُنہون نے بھی اپنی تنگدستی کے سبب میری خبرگیری سے ہاتھ کھینچ لیا ہے گھر مین چندان اثاثہ زیور و ظروف کا بھی نہین جسکو بیچکر مین کھاؤن یا بچون کو کھلاؤن عورت کی محنت و مزدوری سے کیا پیدا ہوتا ہے جس سے وہ گذارہ کرے گھر کے کام چلائے اب مین نے بحالت ناچاری یہ عریضہ لکھا

رہین خوشوقت اور نگین دعائین — کرین ہر وقت حق سے التجائین
کہ قائم رکہے حق ایسی حکومت — سدا بڑہتی رہی یہ بڑہتی دولت
ہین اب وہ سخت آفت مین گرفتار — ہمیشہ زندگی اپنی سے بیزار
کہ جب پڑتی ہی کچہہ انکو ضرورت — نہین آتی نظر ڈہڑی کیصورت
نہ وہ سرکار سے ہین مانگ سکتے — نہ ہین حضرت انہین کچہہ چیز دیتے
گزر وہ تین ماہ جبتک نجائین — بچارے کسطرح تنخواہ پائین
پریشان دل بحال تنگدستی — گرفتار بلائے فاقہ مستی
تلاش انکو یہ ہوتی ہے بہرحال — کہ ملجائے کہین سی قرض کچہہ مال
غرض انکو نہین جسوقت ملتا — کسی سے حالت تنگی مین قرضہ
مجبوری وہ ہوجاتے ہین تیار — دوچندان سود کے دینی کو ہربار
جو ہین دوکانداران جفاکیش — گروہ سودخواران بداندیش
رقم جبتک نہو دگنی سوائی — نہین دیتے ہین انکو ایک پائی
لکہا لیتے ہین بیچارون سی اقرار — کہ جب تنخواہ دیگی انکو سرکار
ادا ہوجائیگا فوراً وہ قرضہ — جو ہے لکہا گیا پہلے سے دگنا
زران پس سودخواران ستمگر — اُنہین کچہہ نقد یا کچہہ غلہ دیکر
بڑہاکر اور اُسپر سود در سود — رقم معقول کرلیتے ہین مردود
عطا سرکار سے جب بعد سہ ماہ — ہوا کرتی ہی بیچارون کو تنخواہ
پہنچ جاتے ہین سب کے گہر وہ بدذات — اُسی دم صورت مرگ مفاجات
جو ملتا ہے وہ لیجاتے ہین فی الحال — نظر آتا نہین دم بہر مین وہ مال

لینے اور سود دینے کی ضرورت نہ پڑے اور اُنکی یہ محنت کی کمائی سود خورون
کے پیٹ مین نجائے اُنکے اپنے کام آئے ، رقعہ منظوم *

میری مالک میری آقا سلامت
میرے حاکم میری مولی سلامت

پس از تقدیم رسم عجز و تسلیم
ادائے کورنش و سجدات تعظیم

بیان کرتا ہے اپنے مدعا کا
یہ نوکر آپ کا بندہ خدا کا

کہ ہم حضرت کے عالی خاندان کی
ہمیشہ سے چلی آتی ہے ایسی

کہ ہین جتنے نمکخواران درگاہ
پس از سہ ماہ سب پاتے ہین تنخواہ

نہین جاری ہوئی یہ رسم فی الحال
بزرگون سے چلی آتی ہے یہ چال

مگر گر اُسکی اصلیت کو دیکھین
حقیقت اور ماہیت کو دیکھین

بچشم غور ہم اُسپر کرین غور
تو ہو جائیگا ثابت ہمکو فی الفور

کہ جز نقصان نہین اس سے کوئی سود
نہین حاصل کسیکو اس سے بہبود

بھلا ہی کون ایسا کوئی انسان
کہ ہو اپنے لئے نقصان کا خواہان

حضور سب بات کو پہچانتے ہین
اور اس حالت کو اچھا جانتے ہین

کہ ہیگی جسقدر تنخواہ اُن کی
نہین اُس سے زیادہ کوڑی ملتی

اُسی سے پالتے ہین پیٹ اپنا
اُسی سے کام سب کرتے ہین اپنا

اُسی سے کہانا کہاوانا ہے اُنکا
اُسی سے دینا دلوانا ہے اُنکا

اُسی سے پرورش پاتے ہین فرزند
پہنتے اُس سے اور کہاتے ہین فرزند

اُسی پر اُنکی ہے حاجت روائی
اُسی پر منحصر عقدہ کشائی

اگر ایسی رقم اُنکو ضروری
عطا ہو ہر مہینے پوری پوری

بحالت زار مصیبت مین گرفتار رہے حضور پر روشن ہے کہ تنخواہ کے بغیر
نوکرون کے لئے اور کوئی آمد کی صورت نہین ہے اسی سے وہ اپنا پیٹ
پالتے عیال کو خرچ دیتے قبایل کی خبر لیتے ہین دینا دلانا کہانا کہلانا پہننا
پہنانا اُنکا اسی پر منحصر ہے اگر یہ نہ ملے تو گزارہ محال زندگی وبال ہو جائے
پس اگر ایسی ضروری رقم ہر مہینے اُنکو پوری مل جایا کرے تو کیسے آسودہ
ہوکر حضور کے حق مین دعا دین فی الحال ہر ایک تنخوار مصیبت مین گرفتار
زیست سے بیزار تنگ و ناچار رہتا ہے خرچ کی ضرورت کے وقت لوگ حیران
ہو جاتے ہین اُسوقت نہ تو اُنکو سرکار سے خرچ ملتا ہے اور نہ وہ مانگ سکتے
ہین جب فاقہ کی حالت ہو جاتی ہے تو قرضہ مانگنے پر مستعد ہو جاتے
ہین جب کہین سے نہین ملتا تو دوکانداران سود خور کی خدمت مین ملتجی
ہوتے ہین وہ بیرحم جبتک ایک کے ڈیوڑھے دوگنے نہ لکھا لین کچھہ نہین دیتے
ضرورتاً وہ بھی منظور کر لیتے ہین جب تمسک تحریر ہو جاتا ہے تو دوکاندار
کچھہ نقد کچھہ جنس دیکر قرضہ قایم کر لیتے ہین جسکو وہ نہایت غنیمت تصور
کرکے وقت کو دغا دیتے ہین جب تنخواہ تقسیم ہوتی ہے تو سب قرضخواہ
مرگ مفاجات کی طرح سر پر آ کھڑے ہوتے ہین زر تنخواہ سے ایک کوڑی
باقی چھوڑ کر نہین جاتے یہ رقم دے دلاکر پھر اُن بیچارون کی وہی روٹی
فاقہ کی حالت ہو جاتی اور اُسیوقت قرضہ لینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے اس
صورت مین مناسب ہے کہ ہر ایک نوکر کی تنخواہ ماہ بماہ ملجایا کرے اور سرکار
منظور نرکھے کہ وہ گزارہ سے تنگ ہون جسقدر تنخواہ پائین اُسمین گزارہ چلائین قرضہ

حساب روز کا ہو جتنا شام کو کرلے — عشا سے پہلے تمام اپنی کام کو کرلے
ہر اک حساب سے اپنی نکال لے باقی — جو نکلے گنتی سے اپنی سنبھال لے باقی
ہر ایک سارا مہینا گزر چکے جسدم — لکھے حساب کے کاغذ پہ ایک ایک رقم
اسی حساب کی فی الفور نقل لکھوائے — صحیح اپنی سے مالک کے پاس بھجوائے
بہی کو آپ اگر لکھیے زین چہ بہتر ہے — کہ اہلکاروں کو یہ کام سب سے برتر ہے
وگرنہ ایسا محرر جو ہو دیانت دار — امین صاحب و انشا لیق صاحب کار
ملازم اپنی تسلی کیواسطے رکھے — کہ اس سے اسکو ہر موقع و مدد پہنچے
ہر اک گماشتہ ہو ذمہ دار دوکان کا — سپرد جسکے ہو ہر کار و بار دوکان کا
پسند آئے اگر آپکے بہی یہ دستور — کریں حضور بہی پر رای کمترین منظور
ہر ایک کوٹھی پہ اسکا عمل رہی جاری — رہی ہمیشہ یہ دستور جاری و ساری

رقعہ نوکر کا امیر کی طرف

آقای نامدار سراپا غرور و وقار سلامت۔ سجدات تسلیم بجالاکر عرض پرداز ہون کہ حضور کے خاندان عالیشان مین یہ رسم قدیم سے چلی آتی ہے کہ بندگان درگاہ و ملازمان فوج کی تنخواہ بعد سہ ماہ تقسیم ہوتی ہے اگرچہ یہہ آج کا رواج نہین بلکہ اس خاندان کے بزرگ بہی اسی رسم کے پابند تہے مگر جب اسکی اصلیت کو دیکہا جائے اور اُسکے فائدہ و نقصان پر توجہ ہو تو ثابت ہوجائیگا کہ اس رسم سے سوائے نقصان عظیم کے کسیطرح کے فائدے کی اُمید نہین کوئی نوکر نہین چاہتا کہ تین ماہ منتظر رہکر [illegible] تنخواہ پاسکے اتنی مدت ضروریات سے تنگ

یقین ہی اسپہ توجہ سی گر عمل ہوگا — بگڑنے کوئی نہ پائیگا کام دوکان کا

ہوئی ہی ایسی ہدایت ہر اک کماشتے کو — کہ صبح و شام وہ مصروف اپنی کام مین ہو

ہمیشہ صاف رہی اور صفا مکان رہے — جو اچھا مال ہو دوکان کے دمیان رکھے

وہرا ہو ایسا تونیے کے ساتھہ سارا مال — کہ دیکھی جو کوئی وہ مال دل سی ہو خوشحال

جب آئے کوئی خریدار خوش کلام کرے — جھکا کے گردن تسلیم اور سلام کرے

جو اصلی مال کی قیمت ہو برملا کہدے — صفا جو بات ہو منہ پر وہی صفا کہدے

بچے دروغ سی اور جھوٹ سے کرے پرہیز — ہمیشہ اپنی زبان راستی پہ رکھے تیز

اگرچہ فائدہ تھوڑا ملے مگر فی الحال — بہلا کر کہا ہو دوکانمین بیچنا لے مال

طمع نہ رکھی کہ حاصل بہت سا فائدہ ہو — سمجھہ لے فائدہ اس مال سے نکالنے کو

بڑھائی خرچ نہ اتنا وہ اپنی دوکان کا — کہ جسکے بڑھنی سے ہو احتمال نقصان کا

تمام نوکرون کو رکھی خرم و خورسند — ہر ایک شخص سے الفت کا باندھے پیوند

جو معتبر ہو ملازم وہ رکھی اپنے پاس — لئیق و اہل خرد اہل ہوش اہل قیاس

فروخت اپنا کرے مال نقد قیمت پر — کہ نقد سیے ہوتا ہی ہر طرح بہتر

بڑھائی وضعۂ دوکان ایسی کثرت سے — کہ ہو وصول وہ بار دگر مصیبت سے

جو اصل مایہ ہو دوکان کا کم نہونے دے — کم اس شمار سی کوئی رقم نہونے دے

حساب اپنا اسی سی گماشتہ رکھے — اثاثہ گھر مین جو کچھہ جائداد کا رکھے

وہ مال جسکو نہو کچھہ قیام مت رکھے — خریدی جسکو نہ ہر خاص و عام مت رکھے

ہو جتنی آمدنی اور خرچ دوکان کا — وہ روزنامچہ پر جائے ہر گھڑی لکھا

دوآنے سے کہا تو نیہ ہو نقل جابجا اسکی — بنائی جائی بہی اور اک جدا اسکی

پانچوین دوکان کی آمد وخرچ جسقدر ہو روز روز روزنامچے سے دیکھکر ہی
کہاتہ مین تحریر کردیا کرے کوئی رقم بلا اندراج نہ رہجائے دن کی آمد وخرچ
کا حساب رات کو کرکے باقی نکال لیا کرے ماہوار حساب کی ایک نقل ہر ماہ
کے آخری دن مالک دوکان کی خدمت مین بہیجدیا کرے - چھٹے بہی کہاتہ
اپنے ہاتھہ سے لکہے اگر فرصت نہو تو کوئی متدین لایق معتمد نوکر رکہہ لے جسپر
کلی اعتبار ہو - ساتوین گماشتہ اپنے آپ کو دوکان کی خیر وشر کا ذمہ دار و
جوابدہ سمجہے اپنی عقل دوراندیش سے سمجہہ سوچکر ہر ایک کام کو انجام دے فقط
پس یہ دستور اگر بندگان حضور منظور فرمائین تو اسکا اجرا کامل طور پر ہر ایک دوکان پر ہوتا
رہے ہر ایک گماشتہ اُسپر کاربند ہو * **رقعہ منظوم** *

امیر صاحب اعزاز وجاہ عالیجاہ	باوج حکمت ودولت وامارت ماہ
ہی بعد بندگی وانکسار وعجز ونیاز	یہ عرض خدمت عالی مین میری بندہ نواز
کہ بندہ حکم ہی حضور کے جا بجا پہنچا	جہان کہ پہنچنا تہا جلد جلد جا پہنچا
بچشم غور سبہی اپنی کو تہیان دیکہین	دوکانین جاری تہین اپنی جہان جہان دیکہین
ملاحظہ کیا ہر ایک کا بہی کہاتہ	بغور دیکہہ لیا روزنامچہ اسکا
جو مال کہا تہا وہ بہی نمام دیکہہ لیا	غرض کہ سارا ہی دوکان کا کام دیکہہ لیا
ملا وہان کے ہر ایک نوکر اور گماشتہ سے	جو تہے مقرر و مامور کام پر اپنے
جو نقص اُنمین نکہوار کے ہوئے معلوم	بنوک خامہ اصلاح کردئے معدوم
جو سب کے واسطے دستور بہر آیندہ	برای خدمت مامورہ بس مناسب تہا
ہر اک گماشتے کے نام کردیا ارقام	کہ کاربند اُسی پر رہی وہ صبح اور شام

جا بجا گیا اور ہر ایک مکان پر پہنچکر دوکان دوکان کی گرد آوری کی - یہی
کہاتہ دیکھا روزنامچے ملاحظہ کئے نقد و جنس کی پرتال کی گماشتون سے
ملا کارندون سے حال پوچھا بعض بعض نقص جو میری راے مین آئے اُنکی
اصلاح کی ہر ایک گماشتے کے لئے ایک عام دستور العمل لکھکر ایک ایک نقل
سبکو دیدی اور تاکید کردی کہ ہمیشہ اُسپر کاربند رہین آیندہ امید ہے کہ اگر سب
گماشتے اُسپر عمل کیا کرینگے تو کوئی نقص دوکانداری مین باقی نہ رہنے پائیگا جسکی
تشریح چند دفعون مین ہوئی ہے - اول یہ تجارت گاہ ایک ایسا مکان مقطع
آراستہ پر تکلف پاکیزہ ہو جسکو دیکھکر خریدار کی طبیعت خوش اور خواہش زیادہ ہو
دوکان کا موجودہ مال نہایت زیب و قرینے کے ساتھہ رکھا ہو - دوسرے جب
خریدار دوکان پر آئے گماشتہ اُسکے اعزاز کے مطابق عزت کرے آداب بجالائے
اور اُسکے ساتھہ ہو کر دوکان کا اسباب دکھلائے ہر ایک مال کی اصل اصل
قیمت بیان کردے جھوٹ نہ بولے نفع مین بہت سی طمع نکرے تھوڑی فائدے
پر بھی مال فروخت کرڈالے مال کے منگوانے اور نکالنے مین سرگرم رہے
دوکان کا خرچ نہ بڑھائے ضروری خرچ سے ہاتھہ نکھینچے نوکرون کو خوش رکھے
معتبر و دیانت دار نوکر بہم پہنچائے - تیسرے مال حتی الامکان نقد قیمت پر
بیچے دوکان کا قرضہ نہ بڑھانے سرمایہ کو کم نہونے دے حسابی لین دین
معتبر و صاحب جائداد خریدار سے رکھے نامعتبر و عیاش و نادار کا اعتبار
نکرے - چوتھے ایسا کوئی مال دوکان پر نہ لائے جو جلد خراب ہو جانے والا
ہو یا اُسکی خریداری کم ہو - بلکہ ہر دل عزیز و دیرپا مال خریدے اور بیچے

کرین تقسیم خود تنخواہ سب کی — خبر لین آپ خاطر خواہ سب کی
جو گہر کا کام ہو دینا دلانا — دکہانا دیکہنا کہانا کہلانا
وہ سب کچہہ آپ کی تدبیر سے ہو — نہو دخل اسمین ہرگز بہی کسیکو
جو ہو ہر نقد و جنس و زیور و مال — تمہاری ہو تصرف مین بہر حال
بہو پر بہی کرو تم مہربانی — بخلق و الفت و شیرین زبانی
ہو اُسکے واسطے جو چیز مقصود — وہ ہو پیش نظر ہر وقت موجود
کہانے کو دل سے وہ حضرت کا احسان — زبان سے ہو بہر حالت ثنا خوان
کوئی خویش اُسکا آئے یا کہ ماں باپ — بدل اُنکی تواضع بہی کرین آپ
کہون وہ بہی بجان ممنون و مشکور — رہین سب خوشدل و خوشحال مسرور
جو نوکر گہر کے ہون یا اقربا ہون — وہ خوشدل آپسے صبح و مسا ہون
یقین ہی ایکنی شش ہی تمہاری — وہ ہوگا انتظام خانہ داری
کوئی جس سے خلل پیدا نہ ہوگا — نہوگا گہر مین کوئی فتنہ برپا
تمہاری ہوگی گہر گہر نیکنامی — رہینگے اپنے بیگانے سلامی
کہان ہی بندۂ ناداں مین طاقت — کرے اپنے بزرگونکو نصیحت
ضرورت تہی مگر فی الحال جسکی — وہ ہی عند الضرورت عرض کردی

گماشتہ کا رقعہ ساہ کی طرف

دولت و حشمت پناہ ساہ عالیجاہ دام دولتہ - بعد ابراز لوازم نیاز گزارش خدمت اقدس و اعلی یہہ ہے کہ کمتر ین خدمت با برکت سے رخصت ہوکر

ولیکن از رہ تادیب و تدبیر — یہ بھجوادی ہی اُسکے نام تحریر
کہ گر رہنا اُسی ہے گھر مین منظور — رہی زیر اطاعت حسب دستور
وگرنہ آخرش عند الضرورت — جدائی کی نکل آئیگی صورت
اگر سچ پوچھیگا مجھسے حضرت — یہ ہی سب بات حضرت کی عنایت
یہ شوخی کج ادائی تند خوئی — غرور و سرکشی و جنگ جوئی
فقط اُسکو عطا حضرت نے کی ہے — یہ پہلے سی خطا حضرت نے کی ہے
کہ ایسا یکقلم بے سوچے سمجھے — حوالے کردیا گھر اپنا اُسکے
بنایا اُسکو ساری گھر کا مختار — بنایا محرم اسرار و ستار
نہ رکھا زر نہ زیور پاس رکھا — نہ کمیہ اور نہ بستر پاس رکھا
غرض کہی نہ گھر کی خیر و شر سے — ہوئین بیدخل پوری اپنی گھر سے
جب اُسنے خود کو خود مختار دیکھا — تمہین ہر کار سے بیکار دیکھا
تکبر کا اُٹھا وہ مغز مین جوش — گئی عقل اور فرمش ہوگیا ہوش
ادب اخلاص و تعظیم و عقیدت — طبیعت سے ہوئے فی الفور رخصت
نہ تھا حضرت مناسب تمکو یہہ کام — کہ بد نکلا ہے آخر جسکا انجام
مناسب تھا کہ پہلے جسطرح سے — فقط تمہین آپ مالک گھر کی اپنے
اُسی طور اب بہی افسر گھر کی رہتین — خبر گیر اُسکی خیر و شر کی رہتین
کیا کرتین ہمیشہ سرپرستی — بزرگون کیطرح ہر وقت گھر کی
ہی بہتر اب بہی آپ ہشیار ہوجاؤ — بدستور اپنے گھر مختار ہوجاؤ
کرو تم انتظام خانہ داری — حکومت ہو فقط گھر مین تمہاری

دانشمند معاملہ فہم تامل اندیش ہین مین کون ہون کہ حضرت کو سمجھاؤن یا کوئی امر سکھلاؤن مین خود تعلیم یافتہ و پروردہ آپکا ہون مگر ضرورتاً یہہ عرض کی گئی ہے اور امید ہے کہ حضرت اسکے پذیرا کرنے مین تامل نہ فرمائینگے ٭ رقعہ منظوم ٭

جناب والدہ عفت پناہا — شرافت دستگاہا قبلہ گاہا
خداوند دو عالم تا قیامت — تمہاری ستر کو رکھے سلامت
پس از کورنش یہ میری التجا ہے — یہ مطلب یہ غرض یہ مدعا ہے
مین سنتا ہون شکر رنجی بہت سی — میری عورت سے ہے حضرت کی رہتی
یہانتک بڑہ گئی ہے یہہ کدورت — کہ بعض اوقات ہو رنجید حضرت
بہن کے گہر چلی جاتی ہین گہر سے — کئی دن نہین آتین اودہر سے
خبر یہ سنکے حیرت مجہکو آئی — طبیعت پر پریشانی سی چہائی
اگر کچہہ کج ادائی اُس نے کی تہی — کوئی ایسی برائی اُس نے کی تہی
خبر کیون آپنے مجہکو نہین دی — کہ مین لیتا خبر اُس بے خبر کی
تمہین اے والدہ یہ چاہئے تہا — کہ خود کرتین علاج اُس بے ادب کا
سزا تم دیتین وہ اُس ناسزا کو — ملا کرتی ہے جو اہل خطا کو
یقین پورا ابہی مجہکو نہین ہے — امید اسبات کی مجہکو نہین ہے
کہ ایسی بے ادب وہ ہو گئی ہے — گرفتار غضب وہ ہو گئی ہے
خلاف واقع شاید یہ تقریر — کسی دشمن نے کی ہو مجہکو تحریر
کہین جہوٹی خبر مخبر نے دی ہو — کوئی مجہہ سے عداوت اُسنے کی ہو

بہی بنظر تادیب خط لکھہ بہیجا ہے اور لکھدیا ہے کہ اگر تجھکو گہر مین رہنا منظور ہے
تو والدہ کی اطاعت مین رہو اب حضرت کی خدمت مین التماس ہے کہ اگر حقیقت
مین وہ گستاخ ہوگئی ہے تو آپ بزرگانہ سزا اُسکو کیون نہین دیتین اگر مجھہ سے
سچ پوچھو اس شوخی و کج ادائی کی بنیاد پہلے آپکی طرف سے رکہی گئی ہے کہ آپنے گہر کے
جزو کل اُمور کا اختیار بکلام اُسکو دیدیا صندوقون کی کنجیان حوالے کردین مدار المہام
بنادیا خود دست بردار ہوگئین اس خود مختاری کی ہوا ضرور اُسکے دماغ مین سما گئی
ہوگی یہہ بات ہرگز مناسب نہ تہی بلکہ چاہئے تہا کہ آپ بدستور مالک و سرپرست گہر کی
بنی رہتین سب کو اپنے دست نگر رکہتین اب بہی اُسکی یہی تدبیر ہے کہ آپ
بکلی گہر کا انتظام لین دین اپنے ہاتہہ مین لے لین نوکرون کو تنخواہ اپنے ہاتہہ سے
دین کہانا روبرو پکوائین روبرو تقسیم کرین کہانا کہلانا پہنانا دینا دلانا دیکہنا
دکہلانا ہر چیز کا اختیار اپنے ہاتہہ مین رکہین نقد و جنس مال و اسباب کی خود
مالک و محافظ بنی رہین ہو کو جو چیز مطلوب ہو آپسے مانگے اور آپ وہ چیز بے
موجود کردین گہر کے ہر ایک آدمی سے بشیرین زبانی و تہذیب پیش آئین نوکرون
کو اپنی فیاضی سے خوش رکہین - بہو کے ساتہہ ایسی خوبی سے برتین کہ وہ
بہی آپکی مہربانیون کی شکور و ممنون رہے اور سب کے روبرو تعریف
کیا کرے کسی بات سے ناخوش و ناراض نہ رہے اُسکے والدین یا بہائی بہن
جب اپنے گہر آئین تو آپ کی مہمان نوازیون سے خوش ہوکر جائین اس
صورت سے گہر کا انتظام بخوبی ہوجائیگا آپس مین کوئی رنجیدگی نہ رہا
کریگی تمام خاندان مین حضرت کی نیکنامی ہوگی بفضل خدا جناب بزرگ

اعتبار آیندہ سب جاتا رہا	جو ادب سابق تہا اب جاتا رہا
تہی جو الفت یک قلم جاتی رہی	اور محبت بیش و کم جاتی رہی
بانٹ دیجے مجھکو اب مال پدر	ہے تصرف مین تمہارے جسقدر
دیکھہ لین اُس مال کی فہرست آپ	لکھہ گئے تہی زندگی مین جسکو باپ
کردیا ہے بیع جو حضرت نے گہر	کردو واپس مشتری کو اُسکا زر
کردو اُس کاغذ کو بہی فی الفور چاک	تاکہ ہو زنگ کدورت دل سے پاک
خاندان مین دشمنی برپا نہو	دونو بہائیون مین کہڑا جہگڑا نہو
کرلین ہم تم دونو باہم بیٹہکر	اپنے گہر کا فیصلہ خود اپنے گہر
ذلت و بغض و عداوت سے بچین	اور تکالیف عدالت سے بچین
دو برادر کرلین باہم فیصلہ	تصفیہ بے رنج و بیغم فیصلہ

رقعہ بیٹے کا والد کیطرف

حضرت والدہ ماجدہ معصومہ دام سترہا - بعد ادای سجدات نیاز منکشف ہو کہ مین نے سنا ہی کہ جناب اور میری زوجہ کے درمیان اکثر شکر رنجی رہتی ہے یہانتک کہ بعض اوقات آپ رنجیدہ ہوکر ہمشیرہ عزیزہ کے گہر تشریف لے جاتی ہین اور کئی کئی دن کے بعد واپس آتی ہین یہہ خبر سنکر مین کمال حیران ہون مناسب تہا کہ اگر اُس نے آپکی کسیطرح سے بے ادبی یا گستاخی کی تہی تو آپ مجہکو خبر دیتین کہ مین اُسکو سزا دیتا ابتک مجہکو کامل یقین اسبات پر نہین اور خیال ہے کہ شاید گوینده نے خلاف واقع بیان کیا ہو مگر احتیاطاً آج مین نے گہر کے نام

کردیا ہے بیع سارا آپ نے — سر سے ہی قرضہ اُتارا آپ نے
کہا گئے ہین جانکر دونو حلال — اپنی حق کا مال اور بیگانہ مال
بیٹا ہین بہی تہا تمہاری باپ کا — رشتے ہین بہائی حقیقی آپ کا
کیون نہین بندہ کا ذرا یا خیال — ایسا دلمین کیون نہین آیا خیال
آپ بے انصاف کیونکر بن گئے — کسلئے سخت ایسے پتھر بن گئے
بہائی کا رشتہ کہان گم ہوگیا — ہی کدھر اُسکا نشان گم ہوگیا
کب بزرگ ایسا کیا کرتے ہین کام — جانتے ہین عیب جسکو خاص و عام
کب بزرگ ایسی کیا کرتے ہین بات — جسمین کچھہ پایا نہ جاتا ہو ثبات
آپ ہین اچھی طرح سے جانتے — اور بخوبی اسکو ہین پہچانتے
بن نہین سکتی اکیلی آپ کی — ہی وراثت جسقدر ہا باپ کی
مال تہا دونو کا ترکہ باپ کا — ملک بن سکتا تہا وہ کب آپکا
کون کر سکتا ہی اُس حق کے خلاف — جو کہ ہی قرآن مین لکہا صاف صاف
آپکو گر تہی ضرورت خرچ کی — اور نکل آئی تہی صورت خرچ کی
بے تکلف کمترین سے مانگتے — خرچ اس رفع ضرورت کے لئے
پر نکرتے بیع وہ ایسا مکان — نصف تہا بہائی کا جسکے درمیان
ہوئیگا اب حرج واقع کس قدر — کسقدر پہنچیگا نقصان و ضرر
بیع کا کاغذ جو ہے لکہا گیا — ہر طرح بیکار سمجہا جائیگا
خرچ جو اُسکی ہوا تحریر پر — ہو گیا ناحق تلف وہ نقد زر
بہائی بہائی مین ہوئی رنجیدگی — جو کہ دونو مین کبہی پہلے نہ تہی

تحریر و تصدیق پر خرچ ہوا برباد گیا - تیسری بھائیون کی آپسمین فساد و تنازع
کی بنیاد قائم ہوئی - چوتھے آیندہ کے لئے اعتبار جاتا رہا - پنجم آپ کی
بزرگی و بڑائی کا لحاظ جو خوردون کی آنکھہ مین تہا رخصت ہوا آیندہ امانت
و انصاف کی اُمید نہ رہی اس واسطے بذریعہ اِس نیاز نامہ کے تکلیف
دیتا ہون کہ آپ سب پدری جائداد جسکی فہرست والد مرحوم کی دستخطی میرے
پاس موجود ہے تقسیم کردین اور جس حویلی کو فروخت کردیا ہے مشتری
کو زر ثمن واپس کرکے بیعنامہ چاک کرڈالین تاکہ آپس مین تنازع برپا نہو
اور گہر مین بلاچارہ جوئی عدالت کی باہمی تصفیہ ہوجائے کسی غیر کے
کان تک بات نہ پہنچے ٭ **رقعہ منظوم** ٭

میرے حضرت رخ والا منزلت — عین الطاف و سراپا عاطفت
بعد شرح داستان اشتیاق — اور تفصیل بیان اشتیاق
ہی یہ عرض و التماس خاکسار — خدمت اقدس مین اے عالی تبار
کر گئے ہین جب سے اے والا گہر — والد مرحوم دنیا سے سفر
تمکو اپنے باپکے قائم مقام — ہم رہے پہچانتے اے نیکنام
مثل والد جانتے تمکو رہے — اور مربی مانتے تمکو رہے
حضرت والد کی ساری جائداد — آپ پر رکہکر نہایت اعتماد
آپکی تفویض رکہی آجتک — کوڑی اک اُس سے نہ مانگی آجتک
تہا فقط بہائی کو بہائی کا لحاظ — اُس بزرگی اور بڑائی کا لحاظ
اب مین سنتا ہون کہ ایک تختہ مکان — نصف تہا بندہ کا جسکے درمیان

ایضاً چھوٹے بھائی کا رقعہ بڑے بھائی کی طرف

اخ والا منزلت سراپا محبت و عاطفت سلامت - بعد اظہار تمنای دیدار سعادت آثار واضح ہو کہ والد ماجد مرحوم کی وفات کے بعد آجتک مین جناب کو اپنا بزرگ و مربی باپ کے قائم مقام جانتا رہا - پدری جائداد جسقدر تھی سب کی سب آپکے قبضۂ اقتدار مین رہی میری طرف سے کبھی اُسکی تقسیم کا لفظ زبان پر نہ آیا سب آپکا بزرگانہ لحاظ تھا ورنہ کوئی امر مانع و حارج سہات کا نتھا کہ پدری جائداد ورثا کے درمیان تقسیم ہو اب سنا گیا ہی کہ ایک پختہ حویلی پدری جائداد مین سے آپنے باختیار مالکانہ فروخت کر دی ہے اُسکی قیمت اپنے خرچ مین لے آئے ہین اور کچھہ خیال نہین فرمایا کہ اُسکے نصف کا حقدار کوئی اور بھی ہے جو ہمارا برادر اور نصف کا مالک ہے - یہ کتنی بے انصافی آپکی طرف سے ہوئی ہے بزرگون کو یہ امر ہرگز زیبا نہین ہے کہ خورد کا حق بے انصاف ہنکر خورد برد کر لین محبت و قرابت کا رشتہ دنیائی طمع سے یکقلم توڑ دین آپ بخوبی جانتے اور پہچانتے ہین کہ باپ کے ترکہ کی حقدار سب اولاد مساوی ہوتی ہی اور یہ حق ایسا حق ہے کہ کبھی تلف نہین ہوتا - یہ ممکن ہی نہین کہ ایک وارث وہ سب لیلے دوسرے کو کچھہ نہ دی بالفرض اگر آپ کو کوئی اشد ضرورت روپیہ کی تھی تو مجھکو اطلاع دیتے کہ مین رفع ضرورت کا انتظام کر دیتا یہہ مناسب نہ تھا کہ ایک مشترک جائداد کو اپنے اختیار سے فروخت کر ڈالتے مجھکو خبر تک نکرتے اب کسقدر مشکلین پیش آئین اور کتنا حرج ہوا کہ ایک وہ بیعنامہ لکھا لکھایا ناجائز و نامعتبر سمجھا گیا - دوسرے جسقدر روپیہ بیعنامہ کی

ہی کتنی بھلا نامناسب یہہ بات — ذرا سوچ لو دلمین اے نیکذات
جو ہو آدمی تندرست و جوان — پھری کیون زمانہ مین محتاج ہان
بھلا کیون ہو محتاج ماباپ کا — جو ہو خود جوان مرد کارآزما
اُسے چاہیے اپنی باندہے کمر — رہے مستعد ہر گھڑی کام پر
کمائے جو اپنی کمائی سے مال — رہی اُس سے ہر وقت آسودہ حال
ادا حق کری اُس ہی ماباپ کا — کہ ہو جس سے حاصل خدا کی رضا
نہو اُنکو دینے کے لایق اگر — وہ مفلس وہ نادار لخت جگر
نہ مانگے کبھی باپ سے ایک دام — گزارہ کرے آپ اپنا مدام
بڑی آپ ہین مجھہ سی اور ہوشیار — خبردار و دانشور روزگار
کہان میرا رتبہ ہی اے نیکخو — کہ سمجھاؤن یا کچھہ کہون آپ کو
ہی جس بات کا ایک کہنا ضرور — وہ کرتا ہون اظہار پیش حضور
کرو کام اپنا اگر کر سکو — وگرنہ کہین نوکری ڈہونڈ لو
زمانہ مین جو شخص بیکار ہے — وہ بس چور ہے یا کہ بیمار ہے
بہت آجکل کام تعمیر کا — ہے پنجاب مین چار سو ہو رہا
وہان کہے جاتے ہین اہل قلم — تلاش اُنکی ہی جا بجا بیش و کم
وہان کیجیے نوکری کی تلاش — کرو زور بازو سی حاصل معاش
وگرنہ میری پاس آجایئے — قدم اسطرف رنجہ فرمایئے
یقین ہی کوئی نوکری اچھی سی — میری سعی سے تمکو ملجائیگی
کرو کام تکلیف دو آپ کو — ستاؤ نہ بیفائدہ باپ کو

مگر باوجود بزرگی مدام — ہوا کرتے ہین تمسی سزد وہ کام
بڑون کے لیے جو مناسب نہین — بُرا جانتے جسکو ہین اہل دین
طریقہ وہ ہے کر لیا اختیار — کہ ہی جسکا کرنا بزرگون کو عار
تمہین دیکھکر سخت حیران ہین خورد — نہایت ملول اور پریشان ہین خورد
نہ مادر پدر تم سے خورسند ہین — نہ راضی زن و طفل فرزند ہین
لگاتے نہین ہاتھ تم کام کو — مقدم سمجھتے ہو آرام کو
تمہین کام کرنے کی خاطر پدر — بلاتے ہین ہر روز شام و سحر
پہ تم اُنکی خدمتمین جاتے نہین — کبھی کام پر دل لگاتے نہین
کبھی اُنکا کہنا نہین مانتے — نہین نیک و بد اپنا پہچانتے
نشان تمکو ملتا ہے جس چیز کا — وہ فی الفور لیتے ہو گھر سی اُٹھا
کرین آپ سہبات پر کچھہ خیال — کہ ہے کسطرح آپکے گھر کا حال
ہی خرچ آپکے گھر کا اور آپ کا — فقط سر پہ والد کے صبح و مسا
ضعیفی مین وہ روز کرتے ہین کام — بہت سخت محنت سے تا وقت شام
عشا سے کبھی آگے سوتے نہین — دراز اپنے بستر پہ ہوتے نہین
مشقت سی جتنا کماتے ہین آپ — وہ سب گھر مین کہا تے کہلاتی ہین باپ
جو تنخواہ لیتا ہے یہہ خاکسار — وہ والد کو دیدیتا ہے ماہوار
چلاتے ہین اس سے بمشکل تمام — وہ سب اپنے گھر کے کفایت سے کام
مدد تم نہین کرتے ہو باپ کی — نہ ہی کچھہ سہولت اُنہین آپکی
ہی از دست تکلیف شام و سحر — بہر حال تم سے نصیب پدر

تنخواہ کے روپیہ سے بمشکل گزارہ ہوتا ہے والد کو آپ کچھہ امداد نہین کرتے
از دست تکلیف دیتے ہو انسان کو چاہیے کہ جب وہ جوان ہو جائے
اپنی قوت بازو سے کمائے اُسمین سے خود بھی کھائے حقداروں کو کھلائے
اور اگر حقداروں کی پرورش کے لایق نہو تو بہرحال اپنا خرچ تو چلائے
ماباپ بہن بھائی یار دوست سے کچھہ نہ مانگے کسیکو تکلیف نہ دے - آپ اگرچہ
بزرگ ہشیار عقلمند خواندہ ہین اور مین خورد کم عقل میرا کب مقدور ہے
کہ آپکو سمجھاؤن مگر جس بات کو نہایت ضروری تصور کرتا ہون عرض کر دیتا
ہون کہ یہ طریق جو آپنے اختیار کر رکھا ہے بہتر نہین ہے - مرد بیکار مرد ہے
یا بیمار اگر موروثی کام آپ سے ہاتھہ سے نہین نکلتا تو نوکری کر لین آجکل تعمیر کے
محکمہ مین اکثر منشی نوکر رکھے جاتے ہین وہان درخواست دیجیے یا میرے
پاس تشریف لے آیئے خدا نے چاہا تو مین کوشش کر کے آپکو نوکر کرا دونگا
بہرصورت بیکار رہنا اور اپنے گزارے کے لئے والدین کو تکلیف دینا
تندرست اور جوان آدمی کو شایان نہین ۔ **رقعۂ منظوم**

جنابی ملاذی اعزی اخی		بکرم معظم غلام نبی	
میری عرض کو بعد عجز و نیاز		سنو دل سے کانون سہی بندہ نواز	
کہ دنیا مین یہ عام دستور ہے		یہی رسم دنیا مین مشہور ہے	
بڑے عقل چھوٹون کو سکھلاتے ہین		سمجھہ کی جو ہو بات سمجھاتے ہین	
بڑے خورد کو دیتی ہین وعظ و پند		جو ہو پند اُسکے لئے سود مند	
کیا کرتے ہین پرورش خورد کی		سمجھتے ہین اس حق کو حق واجبی	

غرض واجب العرض جو عرض تھی | میری ذمے واجب تھی اور فرض تھی
وہ خدمتین کردی گئی آشکار | ہی آیندہ مختار کو اختیار

رقعہ چھوٹے بھائی کا بڑے بھائی کیطرف

اخوی اعزی شیخ غلام نبی دام الطافہ - بعد اظہار نیاز یہ عرض ہے کہ بڑے بھائی اپنی بزرگی اور بڑائی کے رتبہ سے چھوٹے بھائیون کو نصیحت کیا کرتے ہین کہ جب دیکھتے ہین کہ چھوٹے نے اپنے مرتبے اور اندازے کی حد سے قدم بڑہا دیا ہے تو بہر صورت اُسکو سمجھا کر اسی اندازے پر لے آتے ہین جسکے وہ لائق ہوتا ہے چھوٹے کی تربیت و پرورش ہی بڑے کے متعلق ہوتی ہے مگر جناب نے باوجود بزرگی و بڑائی کے وہ طریق اختیار کر رکھا ہے کہ خورد دیکھکر حیران ہین بلکہ اسبات کے محتاج ہین کہ چھوٹے آپکو سمجھائین عقل سکھلائین چہ جائیکہ آپ چھوٹون کو نصیحت کرین یا کسی ناملایم حرکت سے باز رکھین اکثر کام آپ ایسے سرزد ہو جاتے ہین جنکا کرنا بھلے آدمیون کے نزدیک عار ہے والد بزرگوار ہی آپسے خوش نہین والدہ ہی ناراض ہین اور زن و فرزند تک کا کام کو آپ کبھی ہاتھہ نہین لگاتے ہر چند والد سمجھاتے ہین آپ ایک نہین مانتے گھر مین سے جو چیز پاتے ہین اُڑا لیجاتے ہین - آپ خیال تو فرمائین کہ آپکا اور آپ کے گھر والون کے خرچ کا بار سب والد کے سر پر ہے اور وہ اس ضعیفی و ناتوانی کی عمر مین تمام دن کام کرتے ہین رات کو بھی دس بجے سے اوّل آرام نہین کرتے اُنکی اس محنت کی کمائی اور میری

خدا جانے کیا اسکا باعث ہوا — کہ سائل نے پایا نہین مدعا
نہین اُسکی مشکلکشائی ہوئی — نہ ہے دام غمسے رہائی ہوئی
کبھی اُسکو دیکھا نہین آپنے — کبھی حال پوچھا نہین آپنے
وہ روتا ہی قسمت کو ہر ایکدم — لہو اپنا پیتا ہے کہتا ہی غم
کرو لطف اسپر خدا کے لئے — نبی کے لئے مرتضیٰ کے لئے
کہ زنگ کدورت سے دل صاف ہو — بآب صفا آب و گل صاف ہو
صفائی بنور خدا پائے دل — صفا ہو سے آئینہ بنجائے دل
سیاہی جو ہو دور کر دیجئے — خدا کا وہان نور بھر دیجئے
بجز شوق حق شوق باقی نہو — بجز ذوق حق ذوق باقی نہو
جہان مین جسپر نظر ڈالیئے — بجز جلوہ حق نہ آئے نظر
محبت کسی وہ دلمین ہو رہی — کہ باقی کسیکی نہو دشمنی
محبت کا وہ گرم بازار ہو — خدا آپ جسکا خریدار ہو
وہ بیچارہ مدت سے خدمتمین ہے — غم محنت و رنج و آفت مین ہے
عنایت کا رہتا ہے امیدوار — کھڑا منتظر در پہ لیل و نہار
وہ ہے آپکا خادم کمترین — کرم آپ کیون اُسپہ کرتے نہین
ہی محروم عاجز گدا اس لئے — توقف ہے اُسمین بھلا کسلئے
وہ نعمت جو سب کے لئے عام ہے — وہ بیچارہ کیون اس سے ناکام ہے
وہ رحمت کا بادل جو شام و سحر — برستا ہی سب پر جھڑی باندھکر
خدا جانے کب اسطرف جائیگا — پیاسے پہ کب پانی برسائیگا

اسپر کیون نہین برستا واجب تہا عرض کیا آیندہ اختیار ہست مختار ہے ۔ ر قعہ منظوم

میری پیر و مرشد میرے دستگیر — میری قبلہ و کعبہ روشن ضمیر
پس از انکسار و دعا و ندا — یہ مطلب ہے بندہ کا اور مدعا
ہوئی جبسے ہین آپ ای شیخ دین — ہدایت کی مسند پہ مسند نشین
ہوئے سینکڑون طالبان خدا — تمہارے ذریعہ سے ای رہنما
براہ خدا سالکان طریق — سراپا بہ بحر محبت غریق
وہ جاری ہوا فیض دین آپ سے — کہلا ایسا باب یقین آپ سے
کہ روشن ہوا نام ہر چار سو — بصد عزت و حرمت و آبرو
ہوئی مہربانی کی جسپر نگاہ — وہی بن گیا اوج عظمت پہ ماہ
جو سائل ہوا باب درگاہ پہ — نہ دیکہا کوئی جاکے اور اُسنے گہر
دل و جان سے جسنے کیا اعتقاد — ہوئی اُسکی فی الفور حاصل مراد
جو حاضر ہوا ذرہ خور بن گیا — جو پہنچا یہان قطرہ دُر بنگیا
کیا کیمیا خاک کو آپ نے — کیا پاک ناپاک کو آپ نے
جسے آپ سا رہنما مل گیا — اُسے راہ حق کا پتا مل گیا
نظر مہر کی گرچہ ہر ایک پر — برابر ہے حضرت کی شام و سحر
برستا ہے ابر عطا ایک سا — برابر ہے فضل خدا جا بجا
ہے روشن بہر خانہ یہ آفتاب — چمکتا ہے ہر گہر پہ یہ ماہتاب
مگر ایک خادم محمد جمال — ہی مدت سے پابند رنج و ملال
نہین لی ہے حضرت نے اُسکی خبر — نہین کی ہی لطف و کرم سے نظر

خاک کا ذرہ حضرت کی قدمبوسی سے آفتاب جہان تاب پانی کا قطرہ گوہر نایاب ہوجاتا
ہے اگرچہ جناب کی نظر وحدت اثر مین امیر فقیر شاہ و گدا کا مساوی مرتبہ ہے
اور یہ رحمت کا بادل تمام زمانہ پر برابر برستا ہے یہہ سورج ہر ایک گھر پر برابر
روشن یہہ چاند ہر بام پر یکسان چمکتا ہے کہین کمی بازیادتی نہین ہوتی مگر
ایک خادم دیرینہ سال محمد جمال سالہا سال سے حاضر دربار گوہربار ہے
اجتک توجہ کی نظر اُسکے حال پر نہین ہوئی خدا جانے کیا سبب اور کیا
باعث ہے کہ اُسکا مدعا آجتک حاصل نہین ہوا مشکلکشائی ظہور مین نہین
آئی دام غمسے رہائی نہین ملی اپنی نامرادی وکم نصیبی پر وہ ہمیشہ روتا ہے
لخت جگر کہاتا ہی خون جگر پیتا ہے نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے خدا کیواسطے حضرت
اسپر رحم کرین اُسکے عجز و بیکسی پر لحاظ فرمائین تاکہ اُسکا دل زنگ کدورت سے
صاف اور سینہ غبار ملال سے پاک ہوجائے خدا کے شوق کے بغیر اور کوئی
ذوق طبیعت مین نہ رہے ماسوا کا پردہ جو اُسکی آنکھون پر حائل ہے اُٹھہ جائے
چارون طرف سوای تجلی نور الہی کے کچھہ نظر نہ آئے وہ بیچارہ گھربار سے آوارہ
ہوکر ایک مدت سے در دولت پر آبیٹھا ہے اور منتظر ہے کہ حضرت کب مہربان ہوتے
ہین اور کب وہ غریق لجہ یاس ساحل امید پر پہنچتا ہے چونکہ وہ خادم زار مدت
مدید کا امیدوار ہے اب بہرحال واجب الرحم قابل العنایت ہے درصورتیکہ
اب وہ اسی درگاہ کا مجاور و خادم کہلاتا ہے تو اُسپر کرم کیون نہین
ہوتا اُسکی محرومی و مایوسی کا موجب ہی کیا ہے اور ایسی نعمت سے جو عام و خاص
کو برابر تقسیم ہورہی ہے اُسکو حصہ کیون نہین ملتا اور وہ بادل جو چارون سمت برابر برس رہا ہے

ہی رضا مند اسپہ کب رب کریم — چاہتا کب ہے خداوند رحیم
ایسا چشمہ فیض کا مسدود ہو — یک قلم فضل ہنر نابود ہو
ناگہان ہو جائے باب علم بند — ہو اچانک جہل کا پایہ بلند
علم بخشا ہے خدا نے آپ کو — اسلئے ای اوستاد نیک خو
تاکہ دانائی سکھائین خلق کو — اور رہ عرفان پہ لائین خلق کو
ہی عبادت آپکی حضرت یہی — اور یہی ہی تمپہ واجب بندگی
طالبون کو علم سکھلایا کرو — سائلون کو فیض پہنچایا کرو
دور کر دیجے خدا کے واسطے — ہی ارادہ جو کہ دلمین آپکے
فیض جاری رکھیے اپنا روز و شب — تاکہ پائے فائدہ مخلوق سب
دیجئے ہر دم یہی انجام کام — جب تلک ہے جسم مین جان و اسلام

رقعہ مرید کا پیر کی طرف

پیر روشن ضمیر دستگیر دام ظلہ بعد تقدیم مراسم تسلیم و اظہار نیاز معروض خدمت شریف یہ ہے کہ جس روز سے حضرت نے ہدایت و ارشاد کی مسند پر اجلاس فرمایا ہے ہزارون طالبان حق و سالکان طریقت حضرت کی رہنمائی سے منزل مقصود پر پہنچے ہین کوئی سائل دروازے سے خالی نہین گیا کوئی طالب اس چشمہ فیض سے پیاسا نہین پھرا فیضرسانی کی ملکون مین دھوم ہے در دولت پر عام و خاص کا ہجوم ہے جو با اعتقاد آتا ہے مراد پاتا ہے سینکڑون بندگان درگاہ حضرت کی ایک نگاہ سے فنا فی اللہ بقا باللہ کے مقامات پر عروج کر گئے ہین

ف اس قصہ مین جناب مرشد کی خدمت مین ایک مرید کی طرف سے عریضہ لکھا گیا ہے اور جسطرح اس مرید کو حال پیر کی نظر توجہ سے ہوا اسی طرح ہر ایک طالب کو ہوتا ہے بشرطیکہ وہ پیر کامل کا دامن مضبوط پکڑے اور اس سے اپنا مقصود حاصل ہونے کا جزم رکھے ۱۲

لیک جب مین دیکھتا ہون سر بسر
اپنی چپ رہنی مین لوگون کا ضرر

اور وہ چشمہ فیض کا ہوتا ہی بند
جس سے ہی سارا زمانہ بہرہ مند

اسلئے کرتا ہون گستاخانہ عرض
جو کہ تہی بندہ پہ واجب بلکہ فرض

ہی عیان سب پر کہ اصل بندگی
ہی اطاعت حق کی خدمت خلق کی

خلق کی خدمت اگر ہوگی ادا
ہونگے راضی خود جناب کبریا

خلق کی خدمت سے حق خوشنود ہے
دین اور دنیا مین حاصل سود ہے

سب سے بالاتر عبادت ہے یہی
ہر ریاضت سے ریاضت ہے یہی

اس سے کیا برتر بھلا ہو مرتبہ
اور کیا اچھی ہے بات اس سے بھلا

سب کو حضرت علم کی تعلیم دین
دو جہانمین عزت و تکریم دین

بے ہنر کو آپ سکھلائین ہنر
اور کرین ہر بے خبر کو باخبر

جاہل بے علم کو فاضل کرین
ناقصان جہل کو کامل کرین

حق کا بخشین اہل باطل کو پتا
لائین گمراہون کو بر راہ خدا

بینوا کو گنج و دولت بخشدین
عاجزون کو تاج عزت بخشدین

مرد مفلس بندۂ نادار کو
دین اور دنیا مین بخشین آبرو

آپکا ہے فیض کا چشمہ رواں
ابتدا سے آجتک اندر جہان

پا چکے طالب بہت مطلوب کو
مل چکے عاشق بہت محبوب کو

پڑھ چکے ہین علم جاہل سینکڑون
ہو چکے حکمت مین فاضل سینکڑون

ہونگے آیندہ بھی طالب بے حساب
کام دیگا فضل حق سے کامیاب

ایسی صورت مین ہی کب لائق بھلا
شغل حضرت چھوڑ دین تعلیم کا

اُسکی مخلوق کو فائدہ بخشین جو سائل بنکر آئے محروم نجائے بلکہ حضرت پر واجب ہے کہ جبتک جسم مین جان و تن مین توان دم مین دم ہے اسی شغل مین سرگرم ومشغول رہین تجرید و تفرید کا ارادہ جو طبع مبارک مین اچانک قائم ہوگیا ہے اُسکو بکلی ترک کردین فقط والسلام ✦ **رقعہ منظوم**

حضرت مخدوم استاد زمان — قبلۂ دین کعبۂ ہر دو جہان
بندگی کے بعد میری التماس — سنئے گوشِ لطف سے ای حق شناس
مین یہ سنتا ہون کہ ہی دل آجکا — درس اور تعلیم سے برداشتہ
ہی ارادہ یہہ کہ آیندہ مدام — گھر مین بیٹھین ہوکے فارغ صبح و شام
خلق کو صورت دکھانا چھوڑ دین — درس کا پڑھنا پڑھانا چھوڑ دین
کنج خلوت مین اکیلے بیٹھکر — بندگی حق کی کرین شام و سحر
ہین تعلق جسقدر موقوف ہون — اپنی حق کی یاد مین مصروف ہون
بند دروازہ کرین تعلیم کا — علم کا رکہین معطل مدرسا
طالبان علم شاگرد آپ کے — فیض پاتے ہین جو ہر دم آپ سے
سنکے یہ حالت پریشانی مین ہین — دیکھکر یہ حال حیرانی مین ہین
دل مین کہتے ہین کہ جب اس فیض کا — بند دروازہ الہی ہوگیا
چھوڑکر یہ در کہان جائینگے ہم — فیض کس فیاض سے پائینگے ہم
کس سے حاصل ہوگی دولت علم کی — کس سے ہل جائیگی غرت علم کی
گرچہ اس نادان مین یہ طاقت کہان — گفتگو کرنیکی ہے جرات کہان
دخل دے سکتا ہون کب اسمین بھلا — ہو ارادہ جسطرح سے آپ کا

عرق ریزی و جانفشانی سے پڑھائیگا تحصیل کے رتبہ تک پہنچائیگا اگرچہ
بزرگون کی بات مین دخل دنیا خرد کا کام نہین اور نہ بندہ کا حوصلہ ہے کہ جناب
کے برخلاف کوئی بات زبان پر لائے یا حکم مین دم مارے مگر جب دیکھتا ہون
کہ چپ رہنے مین خلق اللہ کا نقصان ہے عام تعلیم کے فیض کا دروازہ
بند ہوتا ہے طالب علم علم سے بے بہرہ رہے جاتے ہین تو ناچار تا خانہ
چند لفظ زبان پر لاتا ہون کہ حق جل و علا کی عبادت مین سے اشرف و اعلیٰ
عبادت یہ ہے کہ انسان کمر ہمت چست باندہکر اُسکی خلقت کی خدمت کرے
حتی الامکان فیض پہنچائے مخلوق کی خدمت سے خالق کی خوشنودی حاصل
کرے یہ عبادت نہین ہے کہ خلق خدا کو ایک دوامی فیض سے محروم رکھکر
گوشے مین بیٹھہ جائے و بحالت تجرید و تفرید خدا کو یاد کرے طرح طرح کے
فائدے جو اُسکی ذات بابرکات سے لوگون کو پہنچتے ہین یک قلم بند کردے
یہ عبادت نہین تو کیا ہے کہ ایک جاہل بے علم بیخبر بے عقل نادان حضرت
کی خدمت مین آئے اور تعلیم کے فیض سے فضیلت کے درجہ تک پہنچ جائے
خدا کو برحق جانے حق ناحق کو پہچانے دنیا مین عزیز کہلائے عاقبت مین
نجات پائے حضرت کے فیض سے پہلے بہی ہزارون طلبا تحصیل و تکمیل
کے مدارج پر پہنچ چکے ہین اور آیندہ پہنچینگے یہ وہ عبادت ہے جس سے تمام زمانہ
فیض پاتا ہے یہ ہرگز مناسب نہین ہے کہ جناب تعلیم کے فیض کا چشمہ بند کرکے عبادت
کے حجرے مین تنہا ہو بیٹھین اور خلق خدا کو محروم و مایوس چھوڑ دین خدا نے
علم کی دولت فضل کا خزانہ حضرت کو اسلیے مرحمت کیا ہے کہ آپ اُس سے

کوئی روز اسکو خدمتمین بلا لین	غبار رنج خاطر سے اُٹھا لین
اگر تا اب رہیگا زین چہ بہتر	کہ گھر ہے اُسکا اُسکے باپ کا گھر
وگرکرنے لگے گا پھر وہی کام	کہ جنسے ہو چکا ہے پہلے بدنام
دوبارہ ہوگا پھر اُسکے سزاوار	سزا پایا جو کرتے ہین گنہگار
مگر اب بخشدین اُسکی خطا آپ	کہ ہین آپ اُسکے آخر مہربان باپ
وہ لڑکا اب میری گھر آچکا ہے	امان فضل خدا سے پا چکا ہے
مین بے آؤن اگر ارشاد ہو ساتھہ	خطا بخشاؤن اُسکی جوڑ کر ہاتھہ
جواب اس خط کا جب پائیگا بندہ	وہین خدمتمین آجائیگا بندہ

رقعہ شاگرد کا اُستاد کی طرف

مخدومی مکرمی ملجائے اُستادی دام ظلہ بعد جبین سائی و ناصیہ فرسائی مکشوف ضمیر مہر تنویر ہو کہ مین سنتا ہون کہ آجکل حضرت تدریس و تعلیم سے دل برداشتہ ہین اور مستحکم ارادہ ہے کہ آیندہ تعلیم کا باب مسدود کرین و بحالت تجرید و جمعیت خاطر اکیلے خلوت مین بیٹھکر خدائے واحد کی عبادت مین مصروف ہون و بنائی تعلق سے بے تعلق ہوکر بقیہ عمر معبود حقیقی کی عبادت مین بسر کرین یہ خبر سنکر حضرت کے سب شاگرد جنکو حضرت کی ذات جامع الصفات سے دوامی فیض اور علمی دولت مفت حاصل ہوتی ہے کمال متردد اور سخت حیران ہین اور کہتے ہین کہ الٰہی جب یہہ فیض کا دروازہ بیک قلم بند ہو جائیگا تو ہم کہان جائینگے اور دوسرا ایسا کون صاحب مروت و اخلاق مجسم ہوگا کہ ہمکو ایسی

نہ کوئی دوست حالت پوچھتا ہے — نہ کوئی یار صورت دیکھتا ہے
نہ عاجز کی خبر لیتا ہے کوئی — نہ گھر مین بیٹھنے دیتا ہے کوئی
جہان جاتا ہی وہ برگشتہ قسمت — نصیب اُسکے ہی بدنامی و ذلت
کہین دم بھر قیام اُسکو نہین ہے — تسلی بھر نام اُسکو نہین ہے
پریشان حال وہ لخت جگر ہے — نہ مسکن ہی نہ گھر ہی اور نہ در ہے
ہی اب اپنی گناہون سے پریشان — نہایت نادم و نالان و گریان
کیا کرتا ہے توبہ وہ گنہگار — جھکا کر گردن تسلیم ہر بار
وہ کہتا ہے کہ از راہ عنایت — اگر بخشین میری تقصیر حضرت
رہونگا جب تلک آیندہ زندہ — کوئی مجھہ سے گنہ سرزد نہوگا
لہذا التماس بندۂ زار — یہ ہے خدمتمین حضرت کی بتکرار
کہ حضرت از رہ الطاف و اعطاف — کرین لخت جگر سے اپنا دل صاف
بزرگانہ عنایت اُسپہ فرمائین — کریمانہ رعایت اُسپہ فرمائین
جگہہ پہلو مین دین لخت جگر کو — اُٹھا آنکھون پہ لین نور بصر کو
ہے آخر آپکا فرزند دلبند — کرین پھر محکم اس رشتہ کا پیوند
بھلا یہ آپ کو کب ہوگا منظور — کہ نور چشم آنکھون سے رہے دور
پھرے آوارہ ہوکر خانہ خانہ — وہ نور دیدہ فرزند یگانہ
وہ سچے دل سے اب کرتا ہی توبہ — بہ پیش قبلہ گاہ دین و دنیا
گنہ کی بس سزا وہ پاچکا ہے — اب اُسکو بخش دینا ہی روا ہے
اگر ہو امتحان حضرت کو منظور — نہین وہ وقت بھی اسوقت سے دور

تائب کے حق مین خداوند کبریا فرما چکے ہین تو آپ بہی اسکے قصور سے درگزرین
عفو سے کام لین معافی کا حکم دین اسکی توبہ کا امتحان بہت کم عرصہ مین ہوجائیگا
اس معافی کے بعد بہی اگر دوبارہ اُس نے وہی حرکتین کین اور عادت سے باز
نہ آیا تو اُسی سزا کا سزاوار ہوگا جو گنہگارون کو ملتی ہے مگر اب وہ بہرحال عفو
کا حقدار ہے۔ وہ لڑکا اب میرے گہر آچکا اور امان کا وعدہ پاچکا ہے ارشاد
ہو تو بندہ اپنے ہمراہ اُسکو خدمت مین لے آئے اور خود ہاتہہ جوڑکر اُسکا قصور
بخشوائے جواب باصواب کا منتظر ہے + **رقعۂ منظوم**

کرم فرمائے بندہ میری مامون — تہین سے کہین سلامت ذات بیچون
نیاز و بندگی کے بعد حضرت — میری یہ التجا ہے پیش خدمت
کہ ہے دو ماہ سے حضرت کی خفگی — حسام الدین برادر پر بہت سی
کیے ایسے بُرے ہین اُسنے اعمال — بُری کردار و ناشائستہ افعال
کہ ہین بیزار حضرت اُسکی رو سے — غرض کہتے نہین ہین گفتگو سے
کبہی اُسکی نہ صورت دیکہتے ہین — نہ شکل عند الضرورت دیکہتے ہین
جیے وہ یا کہین فاقہ سے مرجائے — وطن کو چہوڑکر چاہے جدہر جائے
نہین کرتے ہین حضرت اسکی پروا — نہ غم ہی دل مین اُس لخت جگر کا
خراب و خستہ حال و زار و ناچار — ہمیشہ زندگی اپنی سے بیزار
پہرا کرتا ہے گھر گھر خانہ خانہ — ذلیل و خوار مطعون زمانہ
نہ جاسکتا ہی گہر حضرت کے ڈر سے — نہ آتا ہے بلائے کوئی گہر سے
نہ بہائی اور نہ ہی اُسکا کوئی خویش — محبت سے جو آئے دو گہڑی پیش

بیزار محبت سے دست بردار ہین بول چال بند ہے یہانتک کہ اُسکے کسی امر سے
حضرت غرض نہین نہ کہتے چاہے شہر مین رہے یا کہین نکل جائے مگر گھر نہ آئے
اس سبب سے وہ دربدر خاک بسر پھرتا ہے آپکے خوف سے وہ گھر بھی نہین جاسکتا
اور نہ کوئی اُسکو بلاتا ہے کوئی نزدیکی رشتہ دار بھی آپکے عتاب و شکایت کے
سبب سے اُسکو اپنے مکان پر نہین رکھہ سکتا نہ کوئی پرسان حال ہے زمین پر
قدم رکھنے کی جگہ نہین آسمان پر چڑھا نہین جاتا پریشانی و سرگردانی و حیرانی
و پشیمانی کے بغیر کچھہ نصیب نہین اب وہ اپنے سابقہ گناہون سے سچے
دل کے ساتھہ تائب ہوکر کہتا ہے کہ اگر والد بزرگوار اب کے میرا قصور معاف
کرین تو آیندہ کبھی کوئی ناشائستہ حرکت مجھہ سے سرزد نہوگی اسلیے بندۂ نہایت
عجز کے ساتھہ اُسکے قصور کی معافی کی درخواست کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ
حضرت بزرگانہ مہربانیون اور پدرانہ عاطفت سے اُسکا گناہ بخشدین اور
روا نہ رکھین کہ وہ نظر منظور آنکھون سے دور معتوب و مقہور پھرا کرے
آخر وہ آپ کا فرزند ہے اور گنہگاری کی حالت مین مستحق معافی کا۔
مین یقین کرتا ہون کہ آپ بھی اُسکی اس حالت زار پر رحم کرتے اور
افسوس کھاتے ہونگے اور اُسکی آوارگی کا غم شب و روز آپکے لاحق
حال ہوگا اور کب منظور ہوگا کہ ہمارا جگر پارہ فرزند پیارا سرگشتہ و
آوارہ پھرا کرے چونکہ وہ گنہگار اپنی کردار ناہنجار کی سزا قرار واقعی
پا چکا ہے اور اپنے بد اعمال پر سخت پریشان ہے اب توبہ اُسکی قبول
ہونی چاہیے اور درحالیکہ قرآن شریف مین اَلتَّائِبُ مِنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ

بلکہ لازم ہے کہ دانا آدمی — ہو کسی سے بھی رنجیدہ کبھی
کرے خود انصاف اپنا صاف صاف — جو نہو اہل دیانت کے خلاف
دی سمجھکر دل مین دینا جتنا ہو — لے رضامندی سے لینا جتنا ہو
بات کو خود ہو سمجھ سکتا اگر — پوچھنے کو جائے مت غیر وں کے گھر
کام جو خود کر سکے اُسکے لئے — غیر کو ہرگز بھی مت تکلیف دے
اسلئے کرتا ہے باصد انکسار — عرض خدمت مین یہ بندہ بار بار
آپ اور قبلہ گہ عالیجناب — کر لین باہم سوچکر اپنا حساب
دہو دین لوح جان سے لفظ دشمنی — دور کر دین دل سے بائی و منی
رکھین پھر آیندہ آپسمین پیار — بھائی بھائی دوست اور یار یار
بھائی کیا شیر و شکر بنجاؤ تم — جان و تن باہم گر بن جاؤ تم
بھیجدی ہے عرضی اس مضمون کی — آج مین نے خدمت والدین بھی
ہے یقین مجھکو کہ وہ والا گہر — غور فرمائینگے میری عرض پر
اچھی سی تاریخ کوئی دیکھ کے — قبلہ گاہی فیصلے کیواسطے
آپ کو اپنے بلا بھیجینگے گھر — یا کہ خود تشریف لائینگے اودھر

بھانجے کا رقعہ ماموں کی طرف

جناب ماموں صاحب قبلہ و کعبہ سلامت۔ بندگی و نیاز کے بعد منکشف ہو کہ عرصہ دو ماہ سے برادر عزیز حسام الدین بسبب اپنی بدکاریون و بداطواریون کے جو اُس سے سرزد ہوتی رہی ہین حضرت کے زیر عتاب ہے یہان تک کہ جناب اُسکی صورت سے

ف اس رقعہ مین بھانجا ماموں کو صفوجیم و فیصل کی طرف قبول کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور یہ عرض کرتا ہے کہ وہ اپنی ناشائستہ حرکات سے باز آیا ہے اور اب اچھا ہو گیا ہے اور ماموں کو قصور معاف کر دینا چاہیے اور اپنے پاس بلا لینا چاہیے

درمیان دو برادر ہو اگر — ایسی رنجش اور کدورت اسقدر
دیکھیے کیا نامناسب ہی یہ بات — سر بسر لغو اور سراپا واہیات
ہون اگر انصاف پر دونو فریق — عدل پر رکھین نظر دونو فریق
فیصلہ دونو کرین انصاف پر — حق پہ رکھین دونو اہل حق نظر
تصفیہ پاجای یہ سارا حساب — ایک یا دو دن مین برراہ صواب
حضرتا یہ کام کچھہ مشکل نہین — کام کا انجام کچھہ مشکل نہین
گر مقابل بیٹھکر دونو بہم — غور سے کرلین مقابل ہر رقم
ہوگی باقی جتنی آئیگی نکل — ہر رقم کے جانچنے سے برمحل
باہمی گر فیصلہ ممکن نہو — اور جو منصف حسب انصاف ہو
گھر بلالین فیصلے کیواسطے — تاکہ وہ دونو کے کاغذ دیکھہ لے
کردی اس خوبی سے عمدہ فیصلہ — رہ نجائے جس سے کچھہ باقی گلہ
کیا ضرورت ہی کہ دنیا مین بشر — ایک ناکارہ نکمّی بات پر
کرکے نادانی بڑہائے دشمنی — اور کرے قائم بنائے دشمنی
اپنا دکہلائے تماشا عام کو — اور کرے بدنام اپنے نام کو
کہوئے عزت اور گنوائے آبرو — خوار ہو ملک جہانمین چار سو
دوستون سے دشمنی پیدا کرے — آپ اپنے آپ کو رسوا کرے
بات لائے برزبان ناگفتنی — کام دنیا مین کرے ناکردنی
خویش ہی خویشی کا رشتہ توڑ دے — رشتہ دارون کی محبت چہوڑ دے
بہاگ جائے اقربا اپنے سے دور — ہوئے کم عزت عزیزون کے حضور

فوراً نکل آئے اور اگر باہمی فیصلہ امکان نرکہتا ہو تو کوئی ایماندار ثالث منصف
مقرر کرلین جو دونو کے کاغذات دیکہے اور انصاف سے فیصلہ کردے کیا ضرورت
ہے کہ انسان ایک نکمّی بات پر عداوت کو بڑھائے اپنا تماشا لوگونکو دکہلائے
آبرو کو داغ لگائے دوستون کو دشمن بنائے دشمنون کو ہنسائے ناگفتنی باتین
زبان پر لائے ناکردنی کام کرے نام بدنام کرے رشتہ توڑے رشتہ دارون کو
چھوڑے بلکہ چاہیے کہ کسی پر رنجیدہ نہو اپنا انصاف خود کرے جو بات خود سمجھہ
سکتا ہو غیر سے نپوچہے جو کام خود کرسکتا ہو اُسکے کرنے کے لیے غیر کو تکلیف
نہ دے اسواسطے بہزار نیاز عرض پرداز ہون کہ جناب اور والد ماجد دونو صاحب
ضرور آپسمین بیٹھکر حساب سمجھہ لین واجبی رقم لے دے لین عداوت کو
طول نہ دین رنجش کو نہ بڑھائین باہم شیر وشکر ہوجائین کمترین نے اس باب
مین والد ماجد کی خدمت مین بہی عریضہ لکہا ہے یقین ہے کہ وہ بہی بندہ کی
عرض پر لحاظ فرمائینگے اور کوئی اچہی تاریخ مقرر فرماکر آپ کو گہر بلا بہیجینگے یا
خود حضرت کے گہر قدم رنجہ فرمائینگے بعد حساب کے یقین ہے کہ باہمی فیصلہ
اچہی طرح ہوجائیگا + **رقعہ منظوم**

فخر فرزندان سراپا افتخار	قبلہ گاہ بندہ عسیم نامدار
بعد تسلیم ونیاز وکور نشات	آپ پر ہو منکشف اے نیکذات
میری باپ اور آپکے ہی درمیان	رنج خاطر ایکمدت سے عیان
ایسا کہینچا ہی شکر رنجی نے طول	دونو دل ہین جس سے مدت سے ملول
باعث اس رنجیدگی کا برملا	ہی حساب باہمی کا تصفیہ

با لطاف و عطا و مہربانی	ادا فرمائین حق میزبانی
جب اس گھر سے قدم مہمان اٹھائے	جو ہر جائے دعائین دیتا جائے
ملا کرتی ہے جتنی مجھکو تنخواہ	پہنچ جاتی ہے وہ خدمتمین ہر ماہ
بدست خود کرین خرچ اُسکو حضرت	پڑی جس کام کی خاطر ضرورت
رقم جو خرچ مین ہر روز آئے	کسی کاغذ پہ فوراً لکھی جائے
کہ تا ہر دم رہے حضرت کو معلوم	جو ہو اُس صفحۂ کاغذ پہ مرقوم
اگرچہ آپ کو تکلیف ہوگی	بہت سی اس خبرگیری مین گھر کی
عبادت مین بھی اکثر حرج ہوگا	کہ ہی جس حرج سے نقصان بہت سا
مگر حضرت کے لطف بے بہا پر	کرم پر مہربانی پر عطا پر
یقین ہی ہمرو ہیدست و پا کو	کہ کر لوگے پذیرا التجا کو

رقعہ برادر زادہ چچا کی طرف

مکرم و معظم بندہ جناب عمدی صاحب دام ظلہ۔ بعد تسلیم نیاز معروض خدمت شریف ہی کہ جناب اور حضرت والد کے درمیان ایک مدت سی کدورت اور شکر رنجی چلی آتی ہے باعث جسکا صرف آپس کے حساب کا تصفیہ ہی تعجب یہ ہی کہ روز بروز رنجش بڑہتی جاتی ہی مگر حساب کا تصفیہ نہین ہوتا جو ادہ اُس رنج و فساد کا ہی یہ امر کسقدر نامناسب و نازیبا ہی دو حقیقی بھائیون اور ایک باپ کے دو بیٹون مین ایک ادنی سی بات پر رنجش ہو حساب کی صفائی کوئی بڑا کام نہین ہے اگر دونو صاحب انصاف کی ترازو ہاتھ مین لیکر بیٹھ جائین کاغذات کا مقابلہ کرین تو قابل الوصول رقم جسکے ذمہ پر ہو

کوئی بھی آپسے ڈرتا نہین ہے — لحاظ اور خوف کچھہ کرتا نہین ہے
کیا کرتے ہین کثرت سے عبادت — نماز و روزہ و ذکر و تلاوت
ہین مشغول اسقدر اپنے خدا سے — غرض کہتے نہین ہین ماسوا سے
نہین کرتے بجز ذکر خدا کام — زبان سے غیر کا لیتے نہین نام
کرین حضرت عبادت جتنی چاہین — کرین زہد و ریاضت جتنے چاہین
مگر گہر کیطرف بھی کچھہ نظر ہو — توجہ گہر کے کاروبار پر ہو
جو ہون گہر کے ضروری جزو کل کام — وہ پائین آپکے ہاتھون سے انجام
ضرورت گہر مین جس جس چیز کی ہو — ذریعہ سے ملے حضرت کے سب کو
جو مانگین گہر مین سامان آپ لائین — وہ یا بازار سے فوراً منگا دین
اگر شوخی کرین لڑکے سزا دین — ادب کا رستہ اُن کو بتا دین
پڑھائین اور ہنر سکھلائین انکو — تمیز نیک و بد بتلائین اُن کو
کرین گر عورتین آپسمین تکرار — کرین منع اُنکو اس حرکت سے ہر بار
اگر وہ حکم حضرت کا نہ مانین — نسمجھین بات اور کہنا نہ مانین
خبر دین مجھکو تا اُنکو سزا دون — ذرا لڑنے جھگڑنے کا چکھا دون
جو ہو عورت کوئی بدنام و بدکار — زنانون مین نہ دین غل اُسکو زنہار
اگر آئے نکالین اُسکو فی الفور — بجان و دل کرین اسبات پر غور
اگر گھر مین کوئی آجائے مہمان — کرین موجود مہمانی کا سامان
جو ہو مطلوب وہ موجود کردین — بہر حالت اُسے خوشنود کردین
رہی جبتک اُسے پہنچائین راحت — کرین خوش ہو سے رخصت وقت رخصت

اور ایسی کوشش فرمائین کہ تا دم حیات مہمان جناب کی مہمان نوازی پر شکور وممنون رہے میری تنخواہ کا ماہوار روپیہ جو حضرت کی خدمت مین پہنچتا ہے اُسکو اپنے ہاتھہ سے خرچ کیا کرین اور تفصیل خرچ کی یادداشت کے طور پر کسی کاغذ پر لکھہ رکھا کرین تاکہ معلوم رہے کہ کس ضرورت مین وہ روپیہ خرچ ہوا ہے میری التجا کے قبول کرنے مین اگرچہ تکلیف ہے عبادت مین بھی کسیقدر خرچ ہوگا مگر مین امیدوار ہون کہ میری التجا کے پذیرا کرنے مین حضرت دریغ نہ فرمائینگے قبولیت کا فخر بخشینگے ٭ **رقعہ منظوم**

جناب قبلۂ ارباب حاجت — رہو یارب سلامت تا قیامت
پس از عجز و نیاز فدویانہ — یہہ بندہ خاکبوس آستانہ
یہ مطلب آپسے کرتا ہی اظہار — بہ تشریح و تفصیل و بتکرار
کہ مردون مین فقط بندے کے پیچھے — ہین گھر مین آپ ہی تشریف رکھتے
ضروری انتظام خانہ داری — مناسب اہتمام خانہ داری
بہرحالت تعلق آپ کے ہے — کہ جسکی زیب و زینت آپسے ہے
مگر حضرت کا حلم اور بردباری — ہی حارج بہر کارخانہ داری
طبیعت مین وہ نرمی آگئی ہے — عجب گرمی پہ سردی چھاگئی ہے
کہ کچھہ مطلب نہین حضرت کو گھر سے — نہین ہرگز تعلق خیر و شر سے
بہت شتی خیان کرتے ہین لڑکے — سزا انکو نہین کچھہ آپ دیتے
ہین گھر کی عورتین آپسمین لڑتی — سدا آپسمین رہتی ہین جھگڑتی
نہین دیتے مگر دخل آپسمین حضرت — ہی جس سے گھر مین شور و غل کی کثرت

اہتمام خانہ داری سمجھا جاتا ہے مگر حضرت ایسے حلیم و بردبار ہین اور طبع مبارک
اسقدر نرمی و کم آزاری پر راغب ہی کہ کوئی کچھہ کرے پرسان حال نہین ہوتے اور
نہین کہتے کہ تو کیا کرتا ہے اس سبب سے لڑکے گستاخ ہو گئے ہین طرح طرح کی
شوخیان و کج ادائیان کرتے ہین جناب اُنکو سزا نہین دیتے عورتین آپسمین
لڑتی جھگڑتی رہتی ہین حضرت ممانعت نہین کرتے بلکہ ادہر کان ہی نہین
رکھتے اس حلم و نرم مزاجی نے یہ نتیجہ دے رکھا ہے کہ گھر کا کوئی آدمی حضرت
سے نہین ڈرتا اور نہ خیال کرتا ہے کہ حضرت گھر مین ہین حضرت کو اشغال
ادائے فرائض نماز و روزہ و ذکر و تلاوت سے اتنی فرصت نہین کہ اُنکی طرف
متوجہ ہون یا گھر کی کسی بات مین دخل دین یہہ امر نہایت ضرر رسان ہے جناب
کی کم توجہی و بے تعلقی سے گھر کا انتظام روز بروز بگڑتا جاتا ہے حضرت جتنی
چاہین عبادت کرین مگر گھر کے اُمورات کی طرف بہی ضرور توجہ فرمائین اور ایسا
انتظام کرین کہ گھر مین کوئی کام حضرت کی اجازت کے بغیر نہو ہر ایک بات کی
خبر رکھین جس چیز کی ضرورت ہو خود خرید لائین یا منگوالین بچے شوخی کرین
تو اُنکو ایسی تنبیہ کرین کہ پھر شوخی نہ کرنے پائین با ادب رہین اُنکے لکھنے پڑہنے
مین ایسی کوشش عمل مین لائین کہ وہ ایک دم کھیلنے نہ پائین عورتون کو
بہی باہمی تکرار و تنازع سے روکین اگر نہ رکین تو مجھکو اطلاع دین کہ مین اُنکو
سزا دون کسی غیر اور بدنام عورت کا گھر مین آنا روا نہ رکھین اگر کوئی آئے تو
نکلوا دین مہمانون کی خاطر و تواضع مین کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑین اُنکے لیے ہر ایک
چیز اور سامان گھر مین موجود و مہیا رکھین کسی بات کی حاجت باقی نہ رہنے دین

چاہتا ہے یہ کہ جو پہلے قصور — پا چکا ہی پور نادان سے ظہور
دی گئی ہی جسکی یہ سنگین سزا — چھن گیا ہی جس سے حق حقدار کا
کر دیا جائے وہ فوراً آشکار — تاکہ ہو دل مین یہ عاصی شرمسار
حق خدمت دوسری فرزند کا — آپ ہی فرمائیے ہی کون سا
کون خدمت جانفشانی کونسی — دوسرے نے ہی ادا خدمت مین کی
بنگیا جسکی عوض وہ برملا — پورا مالک مال اور املاک کا
تاکہ اپنے دل مین خود منصف بنون — اُسکی خدمت کی زبان سی داد دون
کچھہ نہ ثابت ہوا گر پیش حضور — اُسکی خدمت اور میرا کوئی قصور
پارہ کر دیجائے فوراً وہ سند — کر دیا جائے وہ پہلا حکم رد
اہل حق جسکو نہین کرتے پسند — جانتے بہتر نہین ہین ہوشمند
دوسری ایسی سند تحریر ہو — جس سے ہو پورا تعلق عدل کو
دونو فرزندون کو یکسان جان کے — دونو حقدارون کا حق پہچان کے
وہ وثیقہ کیجئے حضرت رقم — دیجئے حق اہل حق کا بیش و کم
تاکہ ہر حقدار کا ملجائے حق — صاحب حق پورا پورا پائے حق

ایضاً بیٹے کا رقعہ باپ کی طرف

قبلہ و کعبۂ ارباب حاجت سلامت - بعد عجز و نیاز عرض مدعا یہہ ہے کہ میرے
بعد آپ گھر مین صرف حضرت کی ذات بابرکات ہے جنکے متعلق انتظام و

پہلے حضرت نے بھی ہی ایسا کیا — پرورش مین حق ادا اولاد کا
جس سے سب مشکور ہین خورد و کلان — ہر گھڑی طب اللسان عذب البیان
پرورش کی بندۂ درگاہ کی — اور عزیز از جان کریم اللہ کی
پالا ہم دونو کو یکسان آپ نے — اور کئے دونو پہ احسان آپ نے
اب خدا جانے کہ حضرت کے حضور — ہو گیا ہے کونسا مجھہ سے قصور
کر دیا ہی جس سے حضرت نے مجھے — یک قلم محروم اپنے مال سے
ساری املاک و مکان و مال و زر — دو سگے بیٹے کو اپنے بخشکر
ہے وثیقہ اُسکو ایسا لکھدیا — جس سے وہ مالک ہے سب کا بنگیا
دونو فرزند و نمین بیشک بیگمان — گرچہ تہا بطنی تفاوت درمیان
لیک استحقاق صلبی ایک تہا — ظاہرا دونو کا حق تہا ایک سا
اور برابر دونو فرزند آپ کے — آپ کی ہر چیز مین حقدار تہے
پہر نہین معلوم کیا باعث ہوا — اہل حق کا حق تلف کیون ہو گیا
والدہ شاید کریم اللہ کی — اس سند لکھنے کا ہی باعث ہوئی
آپنے بہی اسکی خاطر سے فقط — لکھدیا ہے ایسا ہی بس ہو کے خط
ورنہ باعث اور کوئی بہی نہ تہا — جس سے کرتے حق تلف حضرت میرا
کیونکہ ہی انصاف سے یہ بات دور — اور تلف کرتے ہین حق ناحق حضور
بیگناہ و بے قصور و بیخطا — بے سبب بے جرم ناحق ناروا
کاٹا جاتا ہے گلا فرزند کا — دل دکہایا جاتا ہے دلبند کا
اسلئے کرتا ہے بندہ آشکار — اپنا مطلب باہزاران انکسار

کا نام زبان پر نہ لاؤن برادر عزیز کی شائستہ خدمات سے مجھکو اطلاع بخشی جائیے جسکے عوض مین وہ حضرت کے مال کا مالک جائداد کا وارث قرار پایا ہے تاکہ مین خود منصف ہوکر اُسکی عمدہ خدمت کی داد دون اپنے حق کا نام نہ لون اور اگر اُسکی خدمت اور میرا قصور ثابت نہو دونو آنکھین یکسان ہی نظر آئین تو یہ وثیقہ جو محض ایک شخص کی خاطر سے ناحق لکھا گیا ہے پارہ کردیا جائے اور دوسرا ایسا تحریر ہو جسکے ذریعہ سے دونو حقدارون کو پورا پورا حق ملے حق تلفی نہونے پائے ۔

رقعہ منظوم

میرے والد قبلۂ دنیا و دین — رکھے زندہ تجکو رب العالمین
ہے یہ مطلب بعد اظہار نیاز — خدمت اقدس مین اے دانای راز
عالم دنیا مین بے روے ریا — باپ بیٹے کا مجازی ہے خدا
آدمی پر کوئی انسان بے گمان — باپ سے زیادہ نہین ہے مہربان
پشت سے اُسکو نکالا باپ نے — اور بہت کوشش سے پالا باپ نے
کردیا لایق ہنر سکھلا دیا — منزل تکمیل پر پہنچا دیا
چاہے کتنی باپ کی اولاد ہو — چاہتا یکسان ہے وہ ہر ایک کو
سب کی یکسان باپ لیتا ہے خبر — پالتا سب کو برابر ہے پدر
دار دنیا مین یہ ہے ممکن کہان — ایک بیٹے پر ہو والد مہربان
دوسرے کو خوار و خستہ چھوڑ دے — ایک قلم الفت کا رشتہ توڑ دے
ایک کو کردے وہ بخشش گنج و مال — دوسرے کو رکھے خوار و خستہ حال
بخش دے وہ ایک کو ملک و مکان — دوسرا آئے نظر محتاج خان

کا کفیل تکمیل کا ضامن باپ ہے - باپ کی چاہے کتنی ہی اولاد ہو مگر اُسی محبت
سب کے ساتھہ یکسان ہوتی ہے سب کو برابر پالتا ہے خبر یکسان لیتا ہے یہ ممکن نہین
کہ ایک کو پالے دوسری کو محروم چھوڑ دے ایک سے محبت کرے دوسرے سے عداوت
رکھے ایک کو مال سے مالامال دوسری کو مفلس و برگشتہ حال دیکھے حضرت نے بھی
بتقاضاے محبت پدری دونو فرزند یعنی کمترین اور برادر عزیز کریم اللہ کو اچھی طرح
سے پالا یکسان تربیت کی ولدیت کا حق دونو کے حق مین برابر ادا کیا جس سے
ہم دونو مشکور و ممنون ہین جزاکم اللہ خیر الجزا مگر نہین معلوم کہ اب بندہ درگاہ
سے کونسا قصور سرزد ہو گیا ہے کہ حضرت مجھہ سے اسقدر خاطر ہین یہانتک کہ
مجھکو اپنی مملوکہ جائداد سے محروم و متروک کرکے ہبہ نامہ منقولہ و غیر منقولہ مال کا
برادر عزیز کے نام لکھوا دیا ہے اگرچہ میرے اور اُسکے درمیان بطنی تفاوت
واقع ہے مگر صلبی نسبت ایک ہے جائداد بھی اُسی باپ کی ہے جسکے صلب سے
دونو فرزند ہین اور شرعاً و عرفاً مستحق ہین کہ برابر حصہ باپ کے مال سے
پائین پس ایسا امر کیون وقوع مین آیا جس پر عمل درآمد غیر ممکن الوقوع ہے شاید
کہ برادر عزیز کی والدہ اس امر کی متحرک ہوئی ہو اور حضرت اُسکی خاطر سے
مجبوراً یہ کام کر گزرے ہون ورنہ اور کوئی باعث نہ تھا جس سے حق تلفی
کمترین کی روا رکھی جاتی فرزند کا دل دکھایا اور دلبند کا گلا کاٹا جاتا اس
واسطے بہزار عجز و نیاز عرض پرداز ہون کہ حضور مجھکو اُس قصور سے آگاہ
فرمائین جسکی پاداش مین یہہ سنگین سزا میرے حق مین تجویز ہو کہ شرعی حقوق
سے محروم رکھا گیا ہون تاکہ مین اپنے دل مین خود شرمندہ ہو جاؤن پھر حق رسی

پڑھنے پر تاکید رکھو اسقدر — بیٹھنے فارغ ندو شام و سحر
روز جتنا پڑھ کے آئے رات کو — وہ مسبق ٹہلا کے پاس اپنے سنو
کھیلنے کو بیش و کم فرصت ندو — ایک ساعت ایکدم فرصت ندو
ناز برداری نہین ہی اسکا نام — اور محبت کا نہین ہرگز یہ کام
باپ بیٹے کو نہ سکھلائے ہنر — کھیل مین مشغول رکھے سر بسر
بلکہ ہے اصلی یہ حق اولاد کا — باپ پر واجب ہے جو کرنا ادا
اچھا جو کھائے وہ کھلوائے اُسے — اچھا جو پہنے وہ پہنائے اُسے
ہر طرح رکھے اُسی آسودہ حال — علم سکھلا کر کرے اُسکو نہال
تاکہ وہ یہہ کوشش مادر پدر — اپنے حق مین یاد رکھے عمر بھر
رات دن حق مین کرے اُسکے دعا — مانے احسان ہر گھڑی مان باپ کا
باپ کی سستی و غفلت سے اگر — بے ہنر رہجائیگا کوئی پسر
ہوگا دنیا مین وہی انجام کار — خستہ حال و تنگدست و خوار و زار
بد دعا دیگا وہی ماباپ کو — جانیگا بد قسمت اپنے آپ کو

ایضاً رقعہ بیٹے کا باپ کیطرف

قبلہ کونین و کعبہ دارین سلامت - بعد اظہار عجز و نیاز مدعا نگار ہون کہ ہر ایک فرزند کے لیے پدر بزرگوار کی ذات دنیاے فانی مین بمنزلہ مجازی خدا کے ہے بیٹے کی پرورش و تربیت باپ کے تعلق ہے اُسکی پیدایش کا باعث پرورش

لڑکے اُس کوچہ کے جو بیکار ہین — کھیلنے مین اُسکے جانی یار ہین
کھیل مین اُسکا گزر جاتا ہی دن — روز لاحاصل اُتر جاتا ہی دن
کچھہ نہین کرتے توجہ آپ بھی — اسکے پڑہنے کیطرف حضرت کبھی
ہی یہی باعث کہ وہ نور نظر — دل سے ہی حضرت کو پیارا اسقدر
ایکدم اسکو جدا رکہتے نہین — گھر سے جانا بھی روا رکہتے نہین
کھیلتا پھرتا ہے وہ میمون لقا — روبرو انکہون کے ہر صبح و مسا
غور سے کیجے اگر حضرت نظر — یہ محبت ہے مداوت سر بسر
کیونکہ اس بچپن مین گر وہ مہ لقا — کھیل مین مصروف و سرگردان رہا
بہرہ علم و فضل سے پائیگا کب — سیکہیگا کب علم اخلاق و ادب
وہ ہنر جسکے ذریعہ سے مدام — عمر بھر اپنی رہیگا شاد کام
گر نہ چھوٹی عمر مین سیکہیگا اب — بہر بڑا ہوکر بھلا سیکہیگا کب
اور بھی گزریگے جب چار سال — بڑہ کے ہوگا سرو قد وہ نونہال
علم پڑہنے کی گزر جائیگی عمر — تازہ رنگت اور کہلائیگی عمر
وقت پھر اُسوقت یہ گذرا ہوا — ڈہونڈنے سے بھی نہین ہاتھہ آئیگا
خوردسالی کا غنیمت وقت ہے — کام کا یہ فی الحقیقت وقت ہے
بھولتا پھرتا دم آخر نہین — نقش کہدجاتا ہی بر روی نگین
آدمی جسوقت ہوتا ہے بڑا — پھر ہے اُسکا کہنا اور پڑہنا کجا
گھیر لیتے ہین اُسے دنیا کے کام — رہتا ہے دام تعلق مین مدام
چاہیے حضرت کہ برخوردار کو — مدرسے مین بے تامل بھیجدو

اب غنیمت وقت ہے اس عمر کا پڑھا ہوا علم تمام عمر نہین بھولتا پتھر پر نقش ہوجاتا ہے بڑی عمر مین اور دنیا کے تعلق انسان کے ایسے لاحق حال ہوجاتے ہین کہ علم پڑھنے اور ہنر سیکھنے کی اُسکو فرصت ہی نہین ملتی حضرت کو چاہیے کہ فی الفور اُسکو مدرسہ بھجوائین لکھنے پڑھنے مین سرگرم رکھین ہر روز کا سبق جو وہ پڑھکر آئے آپ سن لیا کرین کھیلنے کی فرصت ایک دم ندین محبت اور ناز برداری اسکو نہین کہتے کہ انسان اپنی پیاری اولاد کو کھیلین کھلائے کام سے گنوائے علم نہ پڑھائے ہنر نہ سکھلائے نالایق و بیکار رہنے دے۔ بلکہ اولاد کے پالنے کا حق والدین کے ذمہ پر یہہ ہے کہ اچھا کھانا جو خود کھائین اولاد کو کھلائین اچھی پوشاک جو خود پہنین اولاد کو پہنائین آسودہ حال رکھین علم و ہنر کی دولت سے مالامال کردین تاکہ وہ تمام عمر والدین کے احسان کو یاد رکھے جب یاد آئین فاتحہ خیر پڑھے درود بھیجے اور ظاہر ہے کہ جو لڑکا باپ کی غفلت اور کم توجہی سے بے علم رہجاتا ہے جوانی کے وقت اپنی معاش سے تنگ گزارے سے ناچار رہکر والدین کے حق مین بد دعا کرتا ہے اور اپنے آپکو بد قسمت جانتا ہے تمام عمر اُسکی تنگی و افلاس مین گزر جاتی ہے ۔

رقعہ منظوم

میرے والد قبلۂ ہر دو جہان	چارہ ساز حالت بیچارگان
حق سلامت آپکو رکھے مدام	سر پہ فرزندون کے تا روز قیام
ہے پس از تعظیم و تسلیم و دعا	خدمت والا مین میری التجا
مین یہ سنتا ہون شمس الدین عزیز	باوجود سن ادراک و تمیز
کھیل مین مشغول رہتا ہی مدام	شغل ہے لہو و لعب کا صبح و شام

ہی اُنکی پرورش نزدیک اور دور	ہمیشہ جسطرح حضرت کو منظور
خدا کے واسطے حضرت ادھر بھی	نظر ہر وقت رکھیے پرورش کی
کبھی اس گھر مین بھی تشریف لاؤ	ہمین بھی چہرۂ انور دکھاؤ
کہ دونو گھر رہین حضرت کے آباد	دعا سے دونو گھر کہین اکبو یاد
تمین ہر وقت فضل ایزدی سے	بہزاران عدالت دونو پلے

ایضاً رقعہ بیٹے کا باپ کیطرف

قبلہ وکعبۂ دوجہان مدظلہ۔ تسلیم ونیاز کے بعد معروض خدمت شریف ہے کہ مین سنتا ہون کہ برادر عزیز شمس الدین باوجودیکہ سن تمیز کو پہنچ چکا ہے تمام دن کھیلا کرتا ہے صبح سے شام تک محلہ کے بیکار لڑکے اسکے پاس جمع رہتے ہین واہیات کھیلون مین تمام دن گزر جاتا ہے حضرت بھی اُسکی تعلیم مین توجہ نہین فرماتے صرف اس واسطے کہ جناب اسکو بہت چاہتے ہین اور نہین چاہتے کہ ایک دم وہ آنکھون سے جدا ہو یا گھر سے ایک لحظہ باہر جائے پس اگر غور کی نظر سے دیکھا جائے تو یہہ محبت نہین ہے جو آپ اپنے فرزند دلبند کے ساتھہ کرتے ہین بلکہ عداوت ہے جسکا نتیجہ اس کو نہایت بد حاصل ہوگا ہر کوئی جانتا ہی کہ اگر اس بچپن کی عمر مین وہ نہ پڑھیگا تو پھر کب پڑھیگا اور کوئی ہنر جسکے ذریعہ سے تمام عمر وہ بہ آسودگی بسر کریگا اب نہ سیکھیگا تو کب سیکھیگا اور چار برس کو اُسکی تعلیم و تدریس کا زمانہ گزر جائیگا اور یہ گزرا ہوا وقت پھر ہاتھہ نہ آئیگا

کرو ہر وقت لطف و مہربانی — دل و جان سے بحال عقد ثانی
نہ بخشو پہلی بی بی کو گزارہ — نہ دیکھو اُسکی صورت کو دوبارہ
کرو جور و ستم انصاف چھوڑو — بندھے رشتے کو ناکامی سے توڑو
ہی بلکہ اسطرح فرمان خدا کا — اشارہ حضرت خیر الورا کا
کہ ہر زوجہ کا حق سمجھو برابر — تفاوت کچھہ نہو دونو سے اندر
برابر عدل کے میزان کو تولو — دو موتی ایک رشتے مین پرو لو
خبر گیری برابر اُن کی رکھو — مزا الفت کا دونو گھر سے چکھو
رسول اللہ کی جتنی بی بیان تھین — سبھی اُنکی نظر مین یکسان تھین
دیا کرتے تھے ہر اک کو پیمبر — براہ معدلت حصہ برابر
برابر سب کے گھر جاتے تھے حضرت — کرم ہر اک پہ فرماتے تھی حضرت
ہی لازم بلکہ واجب ہر کسیکو — کہ مانے دل سے فرمان نبی کو
ہو جسکو اشتیاق عقد ثانی — جو رکھتا ہو مذاق کامرانی
برابر سمجھے دونو بی بیون کو — کہ دونو کا برابر حق ادا ہو
کرے اعزاز اُن دونو کا یکسان — بفرمان رسول و حکم قرآن
خبر کوئی نہین جب لینے والا — زمانے مین مرا اور وللدہ کا
بغیر از ذات سامی سرزمین پر — کریگا لطف کون اس کمترین پر
کریگا کون آخر دستگیری — بوقت عاجزی ضعف و پیری
ہمین خرچ اسقدر کیجے عنایت — کرے جو ہر ضرورت کو کفایت
پہنچتا خرچ ہے ہر روز جتنا — بدولتخانۂ ثانی ہمیشہ

یہ میری عرض ہی حضرت سلامت — سنو اسکو بگوش استقامت
اگرچہ بیٹے کی جرات کہان ہے — کہان ہی حوصلہ طاقت کہان ہے
کہ ظاہر منہ سے کوئی گفتگو ہو — مجال دم زدن بہی روبرو ہو
نکالے چھوٹے سی منہ سے بڑی بات — بہ پیش قبلۂ ارباب حاجات
مگر جب سخت پڑجائے ضرورت — کوئی ظاہر نئی ہوجائے صورت
زبان سے عرض کردینا روا ہے — جو حالت ہو وہ کہدینا بجا ہے
اگر نبدہ بوقت تنگدستی — بحال مفلسی و فاقہ مستی
گزارہ حضرت آقا سے مانگے — غلام کمترین مولی سے مانگے
نہین کچہ عیب اسمین فی الحقیقت — نہ مالک کے لیی جائے شکایت
لہذا کمترین بندگان بہی — ذریعہ سے قلم کے حال اپنی
نہایت عجز سے کرتا ہے اظہار — جہکا کر گردن تسلیم صد بار
کہ ہی جسدن سے حضرت نے مگر — خطاب فانکحوا ما طاب سنکر
کیا بہر مذاق زندگانی — براہ مہربانی عقد ثانی
کیا ہے دوسرے گہر کا مہیا — نیا سامان جو اسمین چاہیے تہا
دوچندان خرچ جس سے بڑہگیا ہے — نیا گہر ہی ہر اک سامان نیا ہے
نہین ہوتی ہے میری والدہ کی — اسی باعث خبر گیری بخوبی
نہین ملتا اسے کافی گزارہ — ہی جس سے تنگدستی آشکارا
نہین ہے فانکحوا سے ایسا منشا — خداوند زمین و آسمان کا
کہ تم جسوقت ثانی عقد باندہو — بھلا دو اپنی پہلی زوجہ کا تم بیکھو

زوجۂ ثانی کے لیے مکان و سامان تازہ بہم پہنچایا ہے بسبب بڑھ جانے خرچ
کے میری والدہ کی خبر گیری کما حقہ نہین ہوتی اور نہ کافی گزارہ ملتا ہے اس
سبب سے گھر مین کمال تنگی کیصورت نمودار ہے قرآنی حکم کا منشا نہین ہے کہ جب
دوسرا نکاح کرو تو پہلی زوجہ کو تنگ اور دوسری کو آسودہ رکھو عدل و انصاف کو
چھوڑ دو۔ بلکہ خدا کا حکم پیغمبر کا فرمان یہ ہے کہ ہر ایک زوجہ کا مساوی حق ادا ہو
ہر ایک امر عدل کے پلے مین تولکر کیا جائے بے انصافی ہونے نپائے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے ازواج مطہرات تھے حضرت برابر حصہ ہر ایک چیز کا
سب کے گھر بھجوادیا کرتے تھے اور خود بھی ہر روز نوبت بنوبت ہر ایک بی بی کے گھر
استراحت فرمایا کرتے تھے پس ہر ایک مسلمان بلکہ کافہ انام پر واجب ہے کہ اگر کثرت
ازدواج کا شوق ہو تو انصاف سے ہر ایک زوجہ کا حق ادا کرین چونکہ میرا اور میری
والدہ کا خبر گیر و پرورش کنندہ حضرت کے بغیر کوئی نہین ہے اور نہ کسی پر بھروسا
ہے کہ بحالت افلاس خبر پوچھے اسلیے نہایت عجز کے ساتھ التماس کرتا ہون کہ ماہوار
وظیفہ یا روزانہ خرچ ہمکو اسقدر مرحمت ہوجایا کرے کہ ضروریات خانہ داری کے
لیے کافی ہو اور جسطرح دولتخانہ ثانی کی آسایش کا خیال ہر وقت مرکوز خاطر شریف
رہتا ہے ہمطرف بھی توجہ رہے اور کبھی قدوم میمنت لزوم سے بھی اس گھر کو رونق
بخشی جایا کرے تاکہ عدل کا میزان برابر تلے اور دونو گھر آباد رہین ۔

رقعۂ منظوم

ولی نعمی جناب قبلہ گاہی		رہو وایم سلامت یا الٰہی	
جھکا کر گردن تعظیم و تکریم		باظہار نیاز عجز و تسلیم	

دیکھو اس اپنی غنیمت وقت کو	نفس کی خواہش مین مت ضایع کرو
دیکھنا آیندہ اے مرد خدا	نام لینا مُنہ سے مت اس عشق کا
حق سے رکھنا عشق ای نیکو سیر	سالک راہ حقیقت ہے اگر
چاہتا ہے حق تجھے شام و پگاہ	تو بھی رکھہ اُس چاہنے والے کی چاہ
غیر سے اپنا تعلق چھوڑ دے	ہے اگر عاشق پرشتہ توڑ دے

دوسری قسم

اس قسم کی تحریرین پہلی قسم کے برخلاف ہین یعنی وہ رقعات جو خورد بزرگون کی طرف گماشتہ سادہ کیطرف نوکر امیر عورت خاوند عاشق معشوق کیطرف لکھتا ہے

رقعہ بیٹے کا باپ کیطرف

حضرت والد ماجد ولی نعمی قبلہ گاہی مدظلہ بعد تسلیم نیازمندانہ مشہود رای مہر انجلائے ہو کہ اگرچہ کوئی سعادت مند فرزند یہ جرات نہین رکھتا کہ والد بزرگوار کی خدمت مین بگستاخی پیش آئے چھوٹے منہ سے بڑی بات نکالے مگر ضرورتاً اگر کوئی بیٹا باپ کے روبرو اور بندہ مالک کے سامنے اظہار حال کی غرض سے کچھہ کہے یا تقریر کرے جس سے اُسکا مطلب حاصل ہوتا ہو تو عیب بہی نہین اور نہ وہ تقریر داخل بے ادبی و گستاخی ہے اسلیے کمترین بہی قلم کے ذریعہ سے اپنا حال نیازمآل عرض کرتا ہے کہ جس روز سے حضرت نے باجازت قرآنی فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ دوسرا نکاح کیا ہے

دیکھی مت آنکھون سے صورت کیطرف
بیقدر مٹی کی مورت کیطرف

بلکہ دیکھے اُس مصور کا جمال
صورت تصویر سے ہر ماہ و سال

جسنے لکھی ہین ہزارون صورتین
اور بنا رکھی ہین لاکھون مورتین

لوح ہستی پر ہزار اندر ہزار
لکھی تصویرین ہین جسکے بیشمار

نقش کی خوبی پہ مت مائل رہو
بلکہ پانو نقش سے نقاش کو

حسن صورت کو سمجھہ کہہ با یقین
دار فانی مین بقا ہرگز نہین

آجکل ہے اسکی خوبی جسقدر
بعد دو دن کے نہ آئیگی نظر

آج خندان چہرہ گلزار ہے
کل کو جب دیکھو تو شکل خار ہے

جب خزان اس بوستان مین آئیگی
اور بدل پھولون کی رنگت جائیگی

پھر نہ اس گلشن مین جائیگا کوئی
دیکھنے بلبل نہ آئیگا کوئی

آج ہے یہ شمع روشن جلوہ گر
نور سے ہے جسکے روشن ہر نظر

ایکدم مین کل کو گل ہو جائیگی
جبکہ اندھیری اجل کی آئیگی

کیا ضرورت ہی کہ یہ نادان بشر
چار دن کی چاندنی کو دیکھکر

ناحق اسپر اپنا دل مائل کرے
اسکی خاطر سعی لاحاصل کرے

ایسے گلزار سراپا خار پر
شیفتہ ہو اسلیے یہہ بیخبر

اور رہو کیون محروم اُس گلزار سے
کچھہ نہین جسکو تعلق خار سے

خط جو دلمین سمایا ہی تیرے
خطرہ جو خاطر مین آیا ہی تیرے

دور کر اے مرد نادان دور کر
دل سے ناحق کا یہ ارمان دور کر

دہر مین بدنام کیون ہوتا ہی تو
خوار اور ناکام کیون ہوتا ہی تو

عاشق جانباز سرتا پا نیاز — واجب العزت محمد سرفراز

بعد شرح الفت واذکار شوق — قصۂ درد دل و اظہار شوق

کان سے سنتی ہون مین حالت تیری — بلکہ اپنی آنکھہ سے ہون دیکھتی

تم ہو عاشق دل سے ای والا گہر — میری اس و چار دن کے حسن پر

بیقرار و مضطرب ہو زار ہو — کھیلنے کو جان پر تیار ہو

دل مین اٹھتے ہین تمہارے وہ خیال — جنکا حاصل تمکو ہونا ہی محال

فی الحقیقت غیر ممکن ہے یہ بات — فکر مین ہے جسکے تو ای نیکذات

تمکو سمجھاتے ہین یار و آشنا — راہ پر لاتے ہین خویش و اقربا

انکا پر کہنا نہین تم مانتے — بلکہ ہو بدخواہ انکو جانتے

رہتے ہو حیران و سرگردان مدام — غم مین پھرتے ہو پریشان صبح و شام

رات کو آنکھون مین نیند آتی نہین — دن کو دل کی ہیکلی جاتی نہین

مین بہی حیران ہو کہ یہ کیا بات ہے — ایسی کیون حالت تیری دن رات ہے

عقل ہی جاتی رہی تیری کہان — کیون ہوا گم ہوش کا نام و نشان

ایک خاکی جسم بے بنیاد پر — ہو گئے کیون شیفتہ تم اسقدر

دین و دنیا کی خبر تمکو نہین — اپنی حالت پر نظر تمکو نہین

ایسی کب غفلت اٹھانا ہے روا — داغ غفلت کو لگانا ہے روا

حق نے ہی اسواسطے بخشش کیا — حضرت انسان کو جوہر عقل کا

تاکہ وہ ہر نیک و بد پہچان لے — اپنی نیکی اور بدی کو جان لے

چاہیے تجھکو اب ای اہل شعور — یہ خیال اپنی کری خاطر سے دور

جانتے ہو حیرانی و سرگردانی ضطراب و پریشانی مین اپنی اوقات بسر کرتے ہو
رات کی نیندون کا آرام حرام سمجھہ کہا ہے مین حیران ہون کہ تمہاری عقل کہان
جاتی رہی ہی اور ہوش کو کون لیگیا ہی ایک خاکی جسم ناپائدار بے بنیاد کی محبت مین
اسقدر بے بس ہو جانا ذلت اُٹھانا ننگ و ناموس کو داغ لگانا کب روا ہی انسان کو حضرت
خلاق نے عقل کا جوہر صرف اسواسطے بخشا ہے کہ وہ اُسکے ذریعہ سے نیک و بد
کو جانے حق و ناحق کو پہچانے تمکو چاہیے کہ مصور حقیقی کا جمال جس نے اپنی دست قدرت
سے لوح ہستی پر بیشمار رنگین تصویرین لکہی ہین دیدۂ باطن سے دیکہو اور صفحۂ دل پر
اُسی نقاش ازلی کی محبت کا نقشہ کہینچو جسکی قلم اعجاز رقم سے بے تعداد عجائب نقشے
ایجاد کے تختون پر کہینچے گئے ہین اور اچہی طرح سے سمجہہ کہو کہ اس ظاہری صورت کی
خوبی و خوش اسلوبی اور اُسکا رنگ و ہنگ جو آج نظر آتا ہی کل نہوگا اور یہ رنگین گلزار
جو آج چہرۂ حال پر شگفتہ نظر آتا ہے دو چار روز کے عرصہ مین خار بنجائیگا کوئی
بلبل اُسکی طرف آنکہہ اُٹھاکر نہ دیکہے گا اور یہ شمع جس نے آج اپنے رخسار پر انوار سے
مجلس کو روشن کر رکہا ہے صرصر فنا سے ایکدم ایسی گل ہوگی کہ کہین اُسکا پتہ نگا نظر
نہ آئیگا پس کیا ضرور ہے کہ یہ دانا بینا انسان اس چند روزہ گلزار کی رنگینی پر شیفتہ
ہوکر دائمی قائمی بہار سے محروم رہے بہرحال یہ خبط جو آجکل تمہارے مزاج
مین سمایا ہوا ہے دور کرو ناحق کی بدنامی نامرادی و ناکامی کے دام مین نہپہنسو
اور اس غنیمت وقت کو نفس لئارہ کی خواہشون کی پابندی مین رایگان نہ گنواؤ
ایسے عشق و محبت کا نام پھر زبان پر نہ لانا ٭

رقعۂ منظوم

وقت ورود غم ہی ہمسایہ سہیم — دوست جانی بلکہ غمخوار صمیم
وقت حاجت ہی وہی حاجت روا — بلکہ ہر مشکل مین ہی مشکلکشا
آدمی کو جبکہ پڑجاتا ہے کام — ہے مددگار اُسکا ہمسایہ مدام
نیک ہمسایہ کو ہر اہل تمیز — اپنے خویشون سے سمجھتا ہی عزیز
چاہیئے تجھکو اب ای اہل شعور — دل سے کردی رنج ہمسایہ کا دور
فی الحقیقت کی ہی گر اُسنے خطا — عفو کردی تو اُسے ہی ہر خدا
مثل سابق ہوکے اُسپر مہربان — بخشو اپنے قہر سے ہسکو امان
مانتی ہے جبکہ وہ اپنا قصور — شرم سے ہی سرنگون تیری حضور
عفو مین حق تجھے اصرار ہے — بندہ عاصی اور خدا غفار ہے
جسقدر بندے ہین عاصی شرمسار — عفو کے خالق ہی ہین امیدوار
کیجہہ گنہ جس نے نہین سرزد کیا — مستحق ہرگز نہین ہے عفو کا

معشوقہ کا رقعہ عاشق کی طرف

عاشق جانباز سراپا نیاز محمد سرفراز دام عشقہ - بعد اظہار لوازم شوق واضح ہو کہ اکثر مین اپنی آنکھون سے دیکھتی اور کانون سے سنتی ہون کہ تم میرے چند روزہ حسن اور ناپائدار جمال پر دلدادہ بلکہ جان پر کھیلنے کو آمادہ ہو رہے ہو اور ایک امر محال وغیر ممکن الوقوع کا خیال تمہارے دل مین ایسا سمایا ہے کہ نکلتا نہین ہر چند تمہارے خویش واقربا بار بار و آشنا سمجھاتے اور اس امر سے باز رکھتے ہین مگر تم کسیکا کہنا نہین مانتے اُنکی نصیحت کو اپنے حق مین بُرا

گھر سے اُسکا آنا جانا بند ہے — بلکہ صورت بھی دکھانا بند ہے
کھیلنے کو اُسکے بچے خورد سال — تیری گھر آئین تو دیتی ہے نکال
دونو گھر مین جو دریچہ برملا — آنے اور جانے کو رہتا تھا کھلا
دشمنی سی اُسکو کر رکھا ہے بند — بڑھگئی جس سے عداوت ہے دوچند
تیری اُس سے جو محبت پہلے تھی — ہی عداوت سے مبدل ہوگئی
اور ہمسایون سی تیرا پیار ہے — اُسکی صورت سے مگر بیزار ہے
منتین کرتی ہی گرچہ بیشمار — اپنی حرکت سی وہ ہوکر شرمسار
سب محلہ کے بھی مردان خدا — تجھسے اُسکی بخشواتے ہین خطا
اُنکا کہنا پر نہین تو مانتی — قدر کچھہ اُنکی نہین پہچانتی
سوچ کیسی نامناسب ہے یہ بات — سر بسر لغو اور سراپا واہیات
ہوگئی تھی اُس سے کیا ایسی خطا — جسکی دی ہی تونے یہ سنگین سزا
گفتگو اُس سے کبھی کرتی نہین — اُسکے گھر جاکر قدم دھرتی نہین
اُسکی حالت پر نہین کرتی نظر — مرہی جائے تو نہین لیتی خبر
بند کر رکھے ہین دروازے سبھی — جو نہ تھے مسدود پہلے سی کبھی
تو نہین کیا جانتی اے بے خبر — حق ہی ہمسایہ کا واجب کسقدر
کرتے جسکے واسطے ہین برملا — سخت تاکید ین جناب مصطفےٰ
ہین کتابین کسقدر اخلاق کی — جسمین یہ تاکید ہے لکھی ہوئی
آدمی کا جسم و جان ہمسایہ ہے — محرم راز نہان ہمسایہ ہے
ہمدم وقت مصیبت ہی وہی — اور رفیق رنج و راحت ہی وہی

ادائی مین فرما گئے ہین اخلاق کی کتابون مین ہمسایہ کے حقوق کے بجالانے
مین کتنی تاکیدین لکھی ہین فی الحقیقت اپنے جزو کل حال کا محرم ہمراز کا واقف
یکی بدی کا شریک رنج و راحت کا سہیم ہمسایہ ہی مشکل کے وقت اپنے ہمسایہ کے
بغیر اور کوئی مددگار نہین ہوتا خصوصاً نیک ہمسایہ تو اپنے خویشون اور بھائیون سے
بھی زیادہ عزیز سمجھا جاتا ہی تمکو چاہیئے کہ ہمسایہ کی خطا سے درگزر و بدستور
مہربان ہو جاؤ اُسکو اپنے زیرسایہ ہمیشہ خوش و خورم رکھو جس حالت
مین کہ وہ اپنی خطا پر معترف ہوکر تمہارے روبرو منت و سماجت پیش
آتی اور گنہ بخشواتی ہے تو تم معافی دینے مین کیون قصور کرتی ہو کہ بندگان
خدا جو اپنی خطا پر پشیمان ہوکر خدا سے معافی چاہتے ہین خدا کے نزدیک
عفو کے مستحق سمجھے جاتے ہین بقول سرور لاہوری **قطعہ**

عفو انکا حق ہے حضرت پروردگار سے	بندے جو پرگناہ ہین نامہ سیاہ ہین
بے جرم عفو کے کہین لایق ہین دوستو	اسکے وہ مستحق ہین جو اہل گناہ ہین

رقعہ منظوم

پردہ دار پردۂ شرم و حیا	صاحب صدق و صفا ربّ النسا
بعد اظہار کمال اشتیاق	اور بیان الفتِ مالایطاق
وہی ہی مجکو ایک مخبر نے خبر	ہی بیان جسکا نہایت معتبر
جان بی بی ایک عورت ماہرو	ہے جو ہمسایہ تیری اہی نیکخو
ہی تو اُسکی دشمن جان بنگئی	جان کی ہی بلکہ خواہان بنگئی
ایک ناکارہ سی اوتی بات پر	تونے باندہی ہی عداوت پر کمر

اگر گھر مین تیری کثرت سے ہو کام	تن تنہا نہ دی سکتی ہو انجام
تو نوکر رکھہ لے ایک عورت مددگار	جو ہشیاری سے ساری کر سکے کار
جہان دیدہ لئیق و باخبر ہو	امین ہو اور نہایت معتبر ہو
بہر صورت مدد دی تمکو دیگی	اُٹھا ہر بار خدمت سر پہ لیگی
کریگی وہ ادا خدمت گزاری	نہو گی کام سے اکدم بھی عاری

ایضاً شوہر کا رقعہ زوجہ کیطرف

پردہ دار پردۂ شرم و حیا زیب النسا دام عفتہ - بعد اظہار اشتیاق مالا یطاق واضح ہو کہ یہہ خبر مجکو ایک معتبر اہل محلہ کی زبانی پہنچی ہے کہ جان بی بی ہمایہ کے ساتھہ ایک ناکارہ امر پر تمہاری سخت عداوت ہو گئی ہے یہانتک کہ تمنے اُسکی آمد و رفت اپنے گھر سے بند کر دی ہے اُسکے بچے خورد سال ہی اگر کھیلنے کو تمہارے گھر آجاتے ہین تو فی الفور جھڑک کر نکال دیتی ہو دونون گھرون کی درمیانی دیوار مین جو دریچہ تہا وہ بھی بند کر دیا گیا ہے پہلے محبت و بے تکلفی جو فیما بین تمہاری اور اُسکی تہی مبدل بہ بغض و کینہ ہو گئی ہے یہان تک کہ اُسکی صورت سے بیزار ہو باوجودیکہ وہ اپنی حرکت سے نادم ہو کر منت و زاری پیش آتی ہے محلہ کے لوگ بھی تمکو سمجھاتے ہین کہ اُسکا قصور بخشدو مگر تو نہین مانتی اُنکی فرمایش کی قدر نہین جانتی یہہ بات نہایت نامناسب ہے اُسکا قصور کوئی ایسا بڑا قصور نہین جسپر تمنے اسقدر خفگی ظاہر کی ہے بات چیت ترک آنا جانا بند دروازے مسدود دلین دین موقوف کر دیا ہے کیا تم نہین جانتین کہ ہمایہ کا حق کسقدر ہے اور کتنی حدیثین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمایہ کی خبر گیری حق

ف

اس نوعیت مین خاوند کیطرف سے عورت کو بھی ہمایہ سے عداوت نہ رکھنے کی تاکید ہے اور ہمایہ کی خبر گیری کی تاکید ہے اور ہمایہ کے حقوق کی تاکید ہے اور ہمایہ کے ساتھہ بدسلوکی کرنے کی ممانعت ہے اور ہمایہ کے ساتھہ صلح کرنے اور درصورتیکہ اہل محلہ کی سفارش ہو اُسکی خطا معاف کر دینے کی تاکید ہے

سمجھہ اور سوچکر دی اُسکو انجام — کہ روشن بی بیون مین ہو تیرا نام
رہا کرتے ہین اپنے جتنے گہر مین — اُنہین رکھو بہر حالت نظر مین
بجان و دل محبت سب سے رکھو — محبت پیار الفت سب سے رکھو
کہ وہ بہی تمکو چاہین اپنے جی سے — کرین سب یاد تمکو نیکوئی سے
ملو ہر وقت خویش و اقربا سے — ادب سے خلق سے صدق و صفا سے
کرو ہر وقت خدمت والدہ کی — رجوع جان و دل سے ایسی ایسی
کہ رکھین یاد وہ تمکو دعا سے — بہلا مانگین تیری حق مین خدا سے
ہر اک سامان جو ہو مطلوب انکو — ہمیشہ حاضر و موجود رکھو
بہلی عورت کوئی جب تیری گہر آئے — ہی لازم تو بہی استقبال کو جائے
ملو پہر خندہ پیشانی سے اُسکو — تواضع سے لیے گردن جہکا دو
جو ہو نان و نمک حاضر کہلا دو — جو کچہہ چیز اُسکا دل چاہی دلا دو
کرو اعزاز پاس اپنے بٹھا لو — غرض مہمان کو آنکہون پر اُٹہا لو
کرے جانے کا وہ جسدم ارادہ — تو پہلے سے کرو عزت زیادہ
اُسکے گہر مین تم جسوقت جاؤ — وہان جاکر تکلف مت بڑہاؤ
بہر حالت رہو اُس گہر مین غور سند — محبت کا کرو مضبوط پیوند
کرو تم صاحب خانہ کی امداد — کہ ہو جائے وہ بند غم سی آزاد
رہو جبتک وہان رکھو سکونت — شریک اُسکے بحال رنج و راحت
پڑی اُسکو اگر مشکل کوئی کار — مدد دینے کو تم ہو پاس تیار
غنیمت سمجہے وہ آنا تہارا — بلائے پہر بہی خواہش سی دوبارا

لکھا بعد از دعا ہمنے یہ نامہ — بنوک خامۂ عنبر شمامہ
کہ ہے جتنی مقرر میری تنخواہ — عطا سرکار سے ہوتی ہی ہر ماہ
مین خود کرتا ہون خرچ اس سے تہائی — اُسی پر ہے میری حاجت روائی
دو ثلث اسکے برای خرچ خانہ — تمہاری سمت کرتا ہون روانہ
یہہ لازم اور مناسب ہی بہرحال — کفایت سے کرو تم خرچ وہ مال
اگر ممکن ہو نصف اس سے بچالو — اوہ رکھو جمع یا زیور بنالو
جو اچھی بی بیان ہین خاندان کی — بہو بیٹی ہین اہل دودمان کی
ہمیشہ چاہتی ہین مال و زر کو — سمجھتی ہین پیارا اپنے گہر کو
زبان نیک خوی و نیک طینت — بڑھاتی ہین ہمیشہ گہر کی زینت
مہیا رکھتی ہین ہر ایک سامان — کہ جس سے گہر کی عزت ہو دوچندان
مگر یہہ بہی نہین کہتا مین تمکو — کہ بہوکی رہ کے دولت جمع کرلو
بخیل و تنگدست و زار بن جاؤ — زمانہ مین ذلیل و خوار بن جاؤ
کرو فاقہ پہرو عریان بدن سے — رہو خالی شکم سے ننگے تن سے
جو واجب خرچ ہو فی الفور کرلو — ذخیرہ جسکا ہو درکار بہرلو
پڑی جب خرچ کرنے کی ضرورت — نہ لاؤ ولیہ کچہہ اپنے کدورت
ولیکن پہلے اندازہ سمجہہ لو — وزان پس دل کھلے سی خرچ کردو
گران خرچون سے باقی بچ رہے زر — وہ رکھہ باحفاظت گہر کے اندر
سراپا انتظام خانہ داری — ہی جسکا فی الحقیقت بوجہہ بہاری
تیری تفویض مین نے کردیا ہے — یہ بوجہہ تیری سر پر دہر دیا ہے

یہی طریق اختیار کرنا چاہیئے مگر یہہ نہو کہ پیٹ خالی اور برہنہ تن رہکر مال جمع کرو اور باوجود موجودگی مال کے ضروری اخراجات سے ہاتھہ کھینچ رکھو بلکہ اعتدال سے مال خرچ ہو کر جو کچھہ بچ جائے وہ پس ماندہ شمار ہو خانہ داری کا انتظام اور گھر کا اہتمام مین نے اپنی طرف سے تمہارے سپرد کر رکھا ہے تمکو لازم ہے کہ سب کام ہوشیاری سے کرو گھر کے آدمیون کو اپنی خوش خلقی و شیرین زبانی سے خوش رکھو خصوصاً والدہ صاحبہ کی خدمت ایسی خوبی سے کرو کہ وہ خوش ہو کر تمہارے حق مین نیک دعا مانگین اُن کے خورد و پوش کا سامان و مطلوبہ چیزین ہر وقت مہیا و موجود رکھو گی تو کبھی شکایت نکرینگی برادری مین سے جب کوئی عورت تمہارے گھر آئے تو اُسکی تعظیم و استقبال کو اُٹھو خندہ پیشانی سے ملو تواضع سے پیش آؤ حاضر کہلاؤ آرام سے بٹھلاؤ جب جائے عزت سے رخصت کرو اور جب کبھی تمہارے جانے کا موقع بتقریب شادی یا غمی کے برادری مین ہو جائے تو خانہ دار کو کسی امر کی تکلیف نہ دو جبتک رہو بے تکلف رہو ہر ایک کام مین اُسکو مدد دو تاکہ وہ تمہارے آنے کو مغتنمات سے جانے تمہاری قدر پہچانے آیندہ بھی تمکو اپنے گھر بلانے کی خواہش رکھے اس احسان کو کبھی نہ بھولے ✦ گھر مین کام کی کثرت ہو تو ایک معتبر خادمہ کا نوکر رکھہ لینا بھی مناسب ہے جو عمر رسیدہ اور دانا ہو اور وہ تمکو گھر کے کام اور باہر کی خرید و فروخت مین مدد دیوے کھانے پکانے کا کام بھی کرے

رقعۂ منظوم

جلیس پردۂ عفت سلامت	انیس گوشۂ عصمت سلامت
خدا بخشے تجھے پردہ حیا کا	عطا رتبہ کرے صدق و صفا کا

زیر دستون پر زبردستی نہو — ظلم اور ظالم کی کچھہ ہستی نہو
ظلم کی ظالم کو دی ایسی سزا — چھوڑ دی جس سے وہ شیوہ ظلم کا
سب رعیت کو کرے آباد تو — رکھے ہر خورد و کلان کو شاد تو
تخم ریزی مین کری سعی اسقدر — کاشت سے موقع پہ ہی نیکو سیر
رہ نجائے کاشت سے خالی زمین — سب علاقہ مین تیری کوئی کہین
دی تقاوی اُسکو جو نادار ہو — تنگدست و مفلس و ناچار ہو
تاکہ وہ جاری کرے چاہ جدید — کرلے ہر سامان مطلوبہ خرید
لے لے پہر اقساط سے اُس نقد کو — تازہ میندار اپنے گھر آباد ہو
الغرض اس کام کو انجام تو — اسطرح دی جس سے پائے نام تو
ہم بہی خدمت سے تیری خوش شنود ہون — تیری خاطر در پے بہبود ہون
ہو دوچندان اس سے تیرا مرتبہ — نیک ہو بدلہ تیری خدمات کا
تیری خوش خلقی سے ہو کر خلق شاد — دار دنیا مین کری نیکی سے یاد

شوہر کا رقعہ عورت کیطرف

ستر نشین پردہ عفت و عصمت دام ستر ہا۔ بعد تشریح لوازم محبت مرقوم خامہ محبت شمامہ ہے کہ مین کل اپنی ماہواری تنخواہ سے ایک ثلث خود خرچ کرتا ہون اور دو ثلث تمکو بہیجتا ہون تمکو چاہیے کہ اسمین سے اگر ممکن ہو تو نصف خانہ داری کی ضروریات مین صرف کرو نصف جمع رکہو یا زیور بنا لیا کرو کیونکہ شریف خاندانی عورات کا یہی طریق ہے کہ وہ ہر وقت اسی تردد مین اور فکر مین رہتی ہین کہ کسیطرح گہر کی زینت بڑہے خانہ داری کا سامان درست و مہیا نظر آئے کفایت کے ساتہہ خرچ ہو تمکو بھی

دینے کی رسم بہی جاری رکہو مستقیم الحال زمیندار کو چاہ لگانے مویشی خریدنے
سامان کاشت بہم پہنچانے کے لئے روپیہ قرض دو اور ادا کے واسطے قسطین
مقرر کرو غرض یہ مفوضہ خدمت ایسی خوبی و خوش اسلوبی کے ساتہہ انجام دو
کہ ہم خوش ہو کر تمہاری ترقی کرین عزت بڑہائین خلق خدا بہی تمہاری اخلاق
حمیدہ و خصائل پسندیدہ کے مداح و ثناخوان ہو ۔ **رقعہ منظوم**

اہل خدمت خیر خواہ باصفا — واجب الغرت غلام مصطفےٰ
ہمنے تمکو مرد لایق جان کے — کام مین ہر اک سے فایق جان کے
سپرد تیری حوالے کر دیا — ہے علاقہ جس قدر جاگیر کا
تا کہ ہر وقت اسکی تو رکہے خبر — مستعد شام و سحر ہو کام پر
اور کرے خوبی سے ایسا انتظام — جس سے ہو مشکور ہر اک خاص و عام
عدل پر قائم رہے ہر ایک دم — رکہے مت انصاف سے باہر قدم
تندی و بیرحمی و جور و جفا — بندگان حق پہ مت رکہے روا
جتنا ہو حق محاصل واجبی — مانگ لے اپنی رعیت سے وہی
اُس سے مت مانگے زیادہ ایک دام — حق پہ ہو ثابت قدم ہر صبح و شام
کار متعلق دیانت سے کرے — یہ ادا خدمت امانت سے کرے
مفلس و نادار کو وقت وصول — مت کرے جور و تعدی سے ملول
بلکہ خوش اسلوبی و خوبی سے مال — اُس سے تو کرلے وصول ای خوشخصال
جس سے ہو بیباق وہ ساری رقم — اور نہو کچہہ دینے والے پر ستم
ہر کسی سے خلق ہی پیش آئے تو — دوست دشمن دوست ہو کا بنجائے تو

پایا جاتا ہے کہان اندر جہان — اب دیانت اور امانت کا نشان
کوئی دنیا مین ایسا ملتا نہین — سر زمین پر اہل دین ملتا نہین
پہلے تم کر لوگے جسپر اعتبار — ہوگا ثابت جو وہ انجام کار
ہوگا جسپر خیر خواہی کا گمان — پاؤگے آخر اُسے بدخواہ جان
ایسی بیماری کا چارہ ہے یہی — معتبر سمجھا نہ جائے بس کوئی
اپنے قبضہ مین ہی ہر کاروبار — غیر کا اُسپر نہو کچھ اختیار
چور جو خورد و کلان کو جان لے — ہر کسی کو کیسہ بُر پہچان لے
اُسکا رہتا ہے سلامت مال و زر — چور کے پنجے سے ہر شام و سحر

رقعہ آقا کا نوکر کیطرف

معتمد الخدمت خیر خواہ باصفا غلام مصطفےٰ سلمہ ہمنے تمکو اپنی جاگیر کے علاقہ کی افسری و خبر گیری اسلیے سپرد کی ہے کہ تم بکمال لیاقت و دانش مندی اُسکا انتظام کرو ہر ایک امر مین عدل پر خیال رکھو انصاف کی حد سے نہ گزرو جور و تعدی و دل آزاری و ستمگاری سے بکلی محترز رہو کسی امر دینی یا دنیوی مین طمع و تعصب کو دخل نہ دو خدمت مفوضہ کمال دیانت و امانت کے ساتھہ بجا لاؤ محاصل کے وصول کے وقت نادار کاشتکارون سے زر واجبی ایسی حکمت عملی سے وصول کرو کہ وہ بیچارے خستہ حال نہو جائے اور زر محاصل بغرض تحصیل رعایا سے بخلق و محبت پیش آؤ زیر دست کا انصاف زبردست سے لو ظلم کی مہر اظالم کو دور رعایا کی آبادی زراعت کی ایزادی مین اسقدر سعی کرو کہ کاشت کے وقت تمام زمینین زیر کاشت آجائین کوئی ٹکڑا زمین کا بے کاشت نہ رہجائے تقاوی کے

دیکھتے ہرگز نہین کوئی کتاب — اور نہ خود لکھتے ہو دوکا نکا حساب
اور نہ کرتے ہو کبھی گرد آوری — مالکون کیطرح اپنے مال کی
نوکرون پر چھوڑ رکھا ہے یہ کام — کام کرنے کا نہین لیتے ہو نام
کاغذون پر تمنے کرنا دستخط — کام ہے اپنا سمجھہ رکھا فقط
نوکرون کو ہے سمجھہ یہ کیا امین — اپنا کچھہ دخل اسمین تم دیتے نہین
جنکے خود مختار کر لیتا ہے کام — ہر ملازم بے اجازت صبح و شام
نامناسب ہی بھلا کتنی یہ بات — بات مین جسکی نہین پائی ثبات
چاہیے آیندہ اے مردنکو — سستی اور کاہل وجودی چھوڑدو
جسقدر ہو روزمرہ کا حساب — ہاتھہ سے اپنے کرو درج کتاب
جسقدر ہو لینا دینا روز کا — روز لو اسکو سمجھ وقت عشا
تاکہ نکلے اسکی باقی روز روز — ہر رقم کی ہو صفائی روز روز
جب تلک تم خرد کل دوکان کا کام — ہاتھہ مین لوگے نہین اے نیکنام
نیک و بد کی رکھہ سکوگے کب خبر — سود کی صورت کب آئیگی نظر
بلکہ سرمایہ مین نقصان آئیگا — کام سب زیر و زبر ہو جائیگا
تیری جانی دوست کہلاتے جو ہین — آجکل الفت سے پیش آتے جو ہین
ہین جو شاہد دوست وہ بیمغز و پوست — یار ہین مطلب کے اور مطلب کے دوست
انکا ہرگز دم نہ کھانا دیکھنا — دام مین انکے نہ آنا دیکھنا
ہین یہ سب گندم نما جو فروش — نیش ہین در پردہ اور ظاہر مین نوش
ہین یہ گل ظاہر مین اور باطن مین خار — باطنی دشمن ہین ظاہر دوستدار

رکھا ہے ذکر جو چاہتے ہین کرتے ہین تم پر سان حال نہین ہوتے یہہ امر نہایت معیوب اور نقصان رسان ہے تمکو چاہیے کہ آیندہ سستی و کاہلی و لاپروائی کو دور کرکے روزمرہ کے آمد و خرچ کا حساب خود لکھا کرو جمع خرچ باقی کا مقابلہ روز کار روز شام کے بعد کرلیا کرو تاکہ روز بروز صفائی حساب کی ہو جایا کرے اور واضح رہے کہ جب تک تم دوکان کا کل کام اپنے ہاتھہ مین نہ لوگے فائدہ کی صورت نظر نہ آئیگی از دست سرمایہ مین نقصان پڑیگا خوشامدی دوستونکا دم نہ کھانا اُنکے دم مین نہ آنا کہ آجکل کے دوست جو فروش گندم نما ہین دیانت و امانت اس زمانہ مین مفقود امین و دیانت دار نابود ہے جسپر پہلے اعتبار کروگے وہی آخر کار بے اعتبار بلکہ چور ثابت ہو جائیگا خبر خواہ بدخواہی پر مستعد و تیار نظر آئیگا پس اس لاعلاج بیماری کا یہی علاج ہے کہ کسی پر اعتبار نہو کل کام اپنے قبضہ اقتدار مین رکھا جائے بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ * نگہدارد آن شوخ در کیسہ در * کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بر *

رقعہ منظوم

مرد دیندار و امانت دستگاہ	صاحب صدق و امانت مہر شاہ
مین نے جانا تہا تمہین نیکو صفات	نیک سیرت نیک طینت نیکذات
خیر خواہ و مستعد مرد امین	با امانت با دیانت اہل دین
اسلیے تیری سپرد ای خوش خصال	کردیا تہا ایک دم لاکہون کا مال
مین نے تجہیر کرکے پورا اعتبار	دیدیا دوکان کا کامل اختیار
مسند دوکان پہ بٹہلایا تجہے	لینا دینا سارا سمجہایا تجہے
اب مین سنتا ہون کہ تم شام و سحر	کام سے رہتے ہو اپنے بیخبر

حق کے تم مجرم ہو مطعون جہان — سخت رسوا درمیان بندگان
شرم کیا تمکو نہین اسبات کی — والدہ تیری تمہاری جیتے جی
ایک ٹکڑے کے لیے گھر گھر پھرے — اور گدا کرتی ہوئی در در پھرے
خستہ حال و خوار و زار و تنگدست — ناتوان و بینوا و فاقہ مست
باوجود وسعت و مال و منال — تم نہ پوچھو سالہا سال اُسکا حال
سیم و زر گھر کے لیے موجود ہو — ٹکڑا میری واسطے مفقود ہو
تجھپہ نادان بار بار افسوس ہے — ایسی حرکت پر ہزار افسوس ہے
جسطرح تم روز و شب صبح و مسا — حق کیا کرتے ہو زوجہ کا ادا
والدہ کا بھی ادا کیجیو حق کرو — ہوش مین آؤ ذرا حق سے ڈرو
یا تو مجھکو بھی بلا لو اپنے پاس — خود کرو خدمت ادا ای حق شناس
نقد یا مہوار بھیجوایا کرو — خرچ کافی مجھکو پہنچایا کرو
تاکہ ہو کر خوشدل و آسودہ حال — دون دعا حق مین تمہاری ماہ و سال

رقعہ سماہ کا گماشتہ کیطرف

امانت و دیانت پناہ مہر شاہ سلامت - مین نے تمکو ایک شریف نیک ذات امین دیانت دار مستعد خیر خواہ جزو کل تصور کر کے اپنی دوکان کا اختیار دیا اور مختار بنایا لاکھون روپیہ کا مال اور اُسکا لین دین تمہارے حوالے کیا دوکان کی نیابت تمہاری تفویض کی اب مین سنتا ہون کہ تم جیسا کہ چاہیے دوکان کے حساب و کتاب کی پڑتال کی گرد آوری نہین کرتے بذات خود متوجہ نہین ہوتے داد و ستد کا کام نوکرون پہ چھوڑ دیا ہے صرف کاغذات پر دستخط کرنا اپنا خاص کام سمجھ

بیکسی مین میرا کس بن جائیگا — حامی و فریادرس بن جائیگا
وقت حاجت ہوگا تو حاجت روا — وقت مشکل ہوگا تو مشکلکشا
کیونکہ تیری پرورش مین ماہ و سال — پا چکی تہی مین بہی تکلیفین کمال
نو مہینے پیٹ مین رکہا تجہے — اور جنا سختی و رنج و درد سے
دودہ دیکر اپنا پالا رات دن — گرتے گرتے کو سنبہالا راتدن
کس مشقت سے جوان تجہکو کیا — سرگروہِ خاندان تجہکو کیا
تو اُٹھاتا اب ہی محنت جسقدر — اپنے بچون کے لئے شام و سحر
وہ اُٹہاتی مین یہی مدت تک رہی — پرورش مین تیری اے سرو سہی
مین نے تیرا حق ادا سب کردیا — حق ادا کرنا جو تہا سب کردیا
کردیا جو کچہہ کہ کرنا تہا ضرور — کی تیری خدمت ادا نزدیک و دور
میری خدمت سے مگر اے تندخو — ہر گہڑی پہلو تہی کرتا ہے تو
واجبی حق یہی ادا کرتا نہین — دل مین کچہہ خوف خدا کرتا نہین
گہر کے لوگون کو بلا تو نے لیا — اُنکو آنکہون پر اُٹہا تو نے لیا
ہی تن تنہا یہان چہوڑا مجہے — غم مین بیتاب و تواں چہوڑا مجہے
ایک جبہ بہی نہ بہیجا خرچ کا — ذکر بہی منہ پر نہ لایا خرچ کا
مین ضعیف و ناتوان و زار ہون — کہانے اور پینے ہی بہی ناچار ہون
ہون گرفتار مصیبت صبح و شام — مبتلائے دام رنج و غم مدام
جسکی کرنے کچہہ بہی تم پروا نہین — دل مین کچہہ خوف خدا آتا نہین
کیا نہین تم سوچتے اے بیخبر — ہے یہہ حرکت نامناسب کسقدر

دودہ بلایا اور وہ مصائب اُٹھائے جو فی الحال تم اپنی اولاد کی پرورش
مین اُٹھا رہے ہو مجھہ سے تمہاری پرورش کا کوئی حق فوت نہین ہوا اگر تم
میرے حقوق کے ادا کرنے مین کمال پہلوتہی کرتے ہو اپنے عیال کو تمنے
اپنے پاس بلا لیا ہے اور مجھکو یہان تنہا چھوڑ دیا ہی کبھی ایک جمہ خرچ کا نہین بھیجا جس
سے مین گزارہ کرون اس پیری و ضعیفی مین کہانے سے تنگ پہننے سے ناچار طرح طرح
کی مصیبت مین گرفتار ہون تم کچھہ پروا نہین کرتے اور نہ اپنے دل مین سمجھتے ہو کہ اسی امر مین
مین خدا کا گنہگار برادری کا مطعون زمانہ مین بدنام ہونگا - کیا تمکو یہ عار نہین ہے کہ مین
تمہاری والدہ تمہاری بغیر غیرون کے گھر رہون اور غیرون کی خادمہ بنکر پیٹ بھرون
اور تم باوجود کافی گزارے اور معقول تنخواہ کے مجھے کچھہ مدد منکوحہ کے واسطے
سب کچھہ موجود اور میرے لئے پارۂ نان مفقود ہو افسوس صد افسوس تمکو
چاہیئے کہ جس طرح بی بی کے حقوق کے ادا کرنے مین تم بدل و جان ساعی ہو
میرے حقوق کو بھی اپنے ذمہ پر رکھو مجھکو اپنے پاس بلا لو یا ماہوار وظیفہ
بھیجدیا کرو کہ میرے اخراجات خورد و پوش کے لئے کافی ہو ٭

رقعہ منظوم

ای میرے فرزند پیاری کشنچند	حق شناس و حق شعار و حق پسند
تیری حق مین حق ہی برکت مانگ کے	احترام مال و دولت مانگ کے
مدعا کرتی ہو نمین اپنا بیان	سن بگوش جان و دل ای میرے جان
جب قضا سے تیرا والد مر گیا	عالم فانی سے رحلت کر گیا
مجھکو تھی امید ای لخت جگر	میری تنہائی مین تو لیگا خبر

کرو یاد آموختہ وقت شب — تیری رو برو شمع روشن ہو جب
جو ہم مکتب اپنے ہون دو ایک دوست — بہر اعلم سے جنکا ہو مغز و پوست
بلا لو اُنہین اپنے گھر رات کو — سب آموختہ اُنسے ملکر پڑہو
کہ ہو لفظ جو اس سے بھولا ہوا — بتا دے وہین ایک کو دوسرا
جو بھولا ہوا آجائے فی الفور یاد — سبق یاد ہو جائے سب بامراد
کرو مشق جسوقت اے نیکخو — ہر اک حرف کو قاعدے سے لکھو
رقم پہلے جب کر چکو مفردات — لکھو پھر مرکب تم اے نیکذات
کتابت مین تم ایسی محنت کرو — کہ خوشخط تیرا خط زمانہ مین ہو
بہت خوش لکھا ہو بلوح جہان — وہ خط مثل خط رخ گلرخان
وہ خط دیکھہ لین جبکہ اہل قلم — اُسے صفحہ دلپہ کر لین رقم
لکھا دیکھکر خط کو اہل صفا — کہین مرحبا مرحبا مرحبا
پڑہو جسقدر روز لکھو وہی — کہ حاصل تمہین اس سے ہی بہتری
مطالع مین جتنا سبق آئیگا — قلم سے بہی تیری نکل جائیگا
سبق یاد ہو جائیگا اسقدر — کہ ہرگز نہ بھولیگا بار دگر

والدہ کا رقعہ بیٹے کیطرف

فرزند سعادت مند کشنچند طال عمرہ - دعاے ترقی عمر و دولت کے بعد دعا نگار ہون کہ تمہارے والد کی وفات کے بعد میرے خبر گیر صرف تم ہی ہو اور مجھکو امید تہی کہ تم برخورداری کروگے اور میری بیکسی کے کس ہنگہ میری خبر لوگے محتاج ہونے نہ دوگے اسی امید پر مینے تمکو جنا پالا جوان کیا نو مہینے پیٹ مین رکھا

ف

جب ہاتھہ درست ہوجائے تو مرکبات کی مشق چاہیئے اور اسقدر لکھا جائے کہ خط خوش ہوجائے اور دیکھنے والا دیکھکر مرحبا کہے روزانہ سبق تختی یا کاغذ پر لکھنا بھی مبتدی طالب علم کو نہایت مفید ہے کہ پڑھا ہوا سبق روزکا روز اُسکی قلم سے نکل جاتا ہے پھر بھولنے نہین پاتا ۔ **رقعہ منظوم**

برادر ہنرمند وافر تمیز — عزیز از دل و جان محمد عزیز
رہو دین و دنیا مین تم بہرہ مند — بفضل خداوند پست و بلند
مجھے آج اے نور چشم نظر — یہ پہنچی ہے والد کے خط سے خبر
کہ تم نسخۂ بوستان پڑھ چکے — گلستان سعدی ہو پڑھنے لگے
ہی سب یاد جتنا ہے آموختہ — ہے قبضے مین وہ مال اندوختہ
ہوا بندہ خوشحال سنکر یہ حال — ہوا دور خاطر سے رنج و ملال
خداوند عالم طفیل حبیب — ترقی کرے تمکو زیادہ نصیب
مناسب کہ محنت زیادہ کرو — بہت جلد علم قواعد پڑہو
کہ بنیاد ہے علم کی علم صرف — ہی پر فائدہ اُسکا ایک ایک حرف
اگر تم قواعد کو پڑہ جاؤگے — کمالیت اس علم مین پاؤگے
بہت سہل اسوقت ہوجائیگا — تمہین سیکھنا نظم اور نثر کا
مقدم سمجھہ لو اسی علم کو — سبق صبح سے دوپہر تک پڑہو
وزان بعد لکھنے کو پکڑو قلم — نچھوڑو قلم ہاتھہ سے اکدم
لکھو جتنا تم لکھہ سکو بار بار — کرو ظہر تک جان دل سے نثار
وزان بعد پیشین سے تا وقت شام — گلستان کرو یاد اے نیکنام

یہہ رقعہ اطلاعاً لکھدیا ہے	تجھے آگاہ پہلے سے کیا ہے
کہ تو فی الفور اس حرکت سے باز آئے	سمجھکر اپنے تئین آپ شرمائے
نکوئی کی ہدایت پائے شاید	دوبارہ آدمی بنجائے شاید
بچے اُس کج ادائی کی سزا سے	رہائی پائے آیندہ بلا سے

ایضاً رقعہ بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی کیطرف

برادر عزیز دانا تمیز محمد عبد العزیز سلامت - بعد دعا مدعا نگار ہون کہ حضرت والد ماجد کی تحریر سے معلوم ہوا کہ تم بوستان سعدی ختم کر چکے ہو گلستان کا پڑھنا شروع کر دیا ہے آموختہ بھی یاد ہے روزانہ سبق شوق سے یاد کر لیتے ہو علی الصباح دلی شوق سے ہر روز مدرسے جایا کرتے ہو یہہ خبر پاکر مین کمال خوش ہوا خدا تمکو اس سے زیادہ ترقی نصیب کرے میرے نزدیک اگر تم اس سے زیادہ محنت اپنے اوپر گوارا کرو اور ایک سبق صرف کے علم کا بھی شروع کر دو تو نہایت اچھا ہو کیونکہ صرف قواعد کا علم ہے جب قواعد یاد ہو جائینگے تو نظم و نثر کا پڑھنا بہت آسان ہو جائیگا ہر روز پہلے وقت صرف پڑھا کرو دوپہر کو لکھو تیسرے پہر گلستان سعدی کا سبق لو شام کے بعد چراغ کے روبرو آموختہ یاد کیا کرو تاکہ وہ بھی نہ بھول جائے آسوقت اپنے ہم سبق و ہم مکتب ایک دو لڑکون کو اپنے گھر بلا لیا کرو اور انکے اتفاق سے آموختہ پڑھا کرو تاکہ ایک دوسرے کی امداد سے بھولا ہوا لفظ بھی یاد آجایا کرے اور دو گھڑی کا کام آپس کے اتفاق سے ایک گھڑی مین ہو جائے - تحریر مین اول مفردات کی مشق درکار ہے

ہین جتنے اُسکے ہمدم یار پیارے
ہین اُسکی شکل سے بیزار سارے

وہ ہی بدخلق اور ظالم ستمگار
جفاجو بی وبداندیش و دل آزار

محبت ہی کسی سے اور نہ ملت
بجز قہر و غضب خواری و ذلت

نہ دنیا پاس ہے اُسکے نہ دین ہے
تمیز عزت و ذلت نہین ہے

طریق اُسکا فقط ہی جنگجوئی
وتیرہ بدزبانی یاوہ گوئی

نہین جاتی ہے اُسکی فی الحقیقت
دم آخر تلک لڑنے کی عادت

مین سنتا ہون کہ تم بہی ای برادر
بہر ساعت ہوئے جاتے ہو ابتر

طبیعت مین کرختی آگئی ہے
بہت تندی و سختی آگئی ہے

بہلے کی بات جو کہتا ہے تمکو
بُرا تم اُسکو فوراً مانتے ہو

بہلون کے ساتہہ بہی ای کوتہ اندیش
بدی سی ہر گہڑی آتا ہی تو پیش

جو ہمسایہ ہین سایہ سی تمہارے
سدا ہین بہاگتے عورت کے مارے

محلہ سب تیری اس کج ادا سے
امان ہی مانگتا اپنے خدا سے

جو ہینگے دوست اور اہل محبت
دکہاتے ہی نہین ہین تجہکو صورت

کیا کرتے ہین ہم مکتب بہی فریاد
تیری شوخی کی ہر دم پیش اُستاد

معلم بہی نصیحت کرچکا ہے
تمہین وہ کہتے کہتی تہک گیا ہے

یہ تم شوخی سے باز آتے نہین ہو
برائی کرکے شرماتے نہین ہو

سمجہہ دل مین کہ ہی کیسی بری بات
جو تو کرتا ہے نادانی سے دن رات

سزا تمکو ملیگی آخر ایسی
کہ سب جاتی رہیگی جس سے شوخی

ہی دیر اتنی کہ مین جب گہر مین پہنچون
تجہے اس بدمزاجی کی سزا دون

خشمناکی جنگجوئی کی عادت اُسکو ایسی ہوجاتی ہے کہ مرگ تک نہین جاتی مین سنتا ہون کہ تم بہی ایسے ہوئے جاتے ہو روز بروز مزاج مین سختی طبیعت مین کرختی آتی جاتی ہے یار و اغیار خویش و بیگانون سے جو شخص تمکو سمجھاتا اور بہلے کی بات کہتا ہے تم اُسکو بُرا مانتے اور بُرائی سے پیش آتے ہو دشمن بنجاتے ہو محلہ کے لوگ اور بہائی تمہارے سائے سے بہاگتے ہین دوست پاس نہین آنے دیتے ہم مکتب لڑکے بہی تمہاری زبان درازی سے نالان اور اُستاد حیران ہے وہ تمکو بہت سمجہاتے ہین مگر تم اپنی بدعادت سے باز نہین آتے اور نہ دلمین شرماتے ہو اور نہین سمجہتے کہ یہ کیسی بری بات ہے انجام اسکا کیا ہوگا آخر اس شوخی کی سزا جو شوخ لڑکون کو ملا کرتی ہے تمکو بہی ملیگی ایسی کہ ایک دم سب شوخیان بہول جاؤگے صرف میری گہر مین پہنچنے کی دیر ہے یہہ رقعہ صرف اطلاعاً لکہا گیا ہے اس مراد سے کہ شاید تم سمجہہ جاؤ اور ناشائستہ حرکات سے باز آؤ ہدایت پاؤ بہلے آدمی کہلاؤ تو سزا سے بچے رہو ٭ **رقعہ منظوم**

میرے لخت جگر پیاری برادر	برادر کیا دل و جان کے برابر
یہہ میرا مدعا بعد از دعا ہے	بگوش دل اسے سننا روا ہے
یہہ باتین تم بخوبی جانتے ہو	اسے اچہی طرح پہچانتے ہو
کہ بدخلقی و جور و جنگجوئی	ستمگاری و ظلم و تندخوئی
بہت بدخصلتین ہین آدمی کی	نمایان جس سے صورت ہی بدی کی
جو انسان تندخو و جنگجو ہے	بہت بے عزت و بے آبرو ہے
نہ کوئی دیکہتا ہے اُسکی صورت	نہ ملنے کی سمجہتا ہے ضرورت

گر مے شوق جناب کبریا — سرد دل کردیگی دنیا سے تیرا
غیر کا ہرگز نہ آئیگا خیال — جز خیال حضرت ایزد تعال
فقر کا ہرگز نہین یہہ مدعا — ہو فقیرا اپنے تعلق سے جدا
چھوڑ دے اپنے زن و فرزند کو — توڑ دے دنیا کے ہر پیوند کو
بلکہ لازم ہے کہ وہ مرد خدا — جاری رکھے شغل کاروبار کا
جتنا مال اُس سے کرے پیدا حلال — اُس سے پالے اپنے فرزند و عیال
حق جو ہو واجب کسی حقدار کا — مال سے اپنے کرے فوراً ادا
خود بھی کھائے اور رہے آسودہ حال — اپنے آسودہ گزارے ماہ و سال
دل نہ باندھے اس تعلق سے مگر — دل سے ہو اُسکا نہ پابند اسقدر
جسسے روحانی تعلق چھوٹ جائے — حق سے بندے کا علاقہ ٹوٹ جائے
شغل مین ایسے نکمے کام کے — خود بھادا کام سی جاتا رہے
مرد بنکر دو نو دے انجام کام — اور کمر بستہ رہے ہر صبح و شام

رقعہ بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی کی طرف

برادر بجان برابر طال عمرہ - بہت بہت دعا کے بعد تم جانتے ہو کہ بدخوئی و جنگجوئی و بدخلقی بدترین خصائل انسانی ہین بدخلق آدمی کی صورت سے خلق اللہ بیزار ہوتی ہے کوئی اُسکی شکل دیکھنی نہین چاہتا خویش و بیگانہ بلکہ تمام زمانہ اُسکو دشمن سمجھتا ہے مُنہ سے بولنے کا روادار نہین ہوتا ستمگاری اُسکا کام ہے ظالم و بدخلق نام ہے جہان جاتا ہے ذلیل ہوکر آتا ہے کوئی اُسکو مُنہ نہین لگاتا عزت و ذلت دونون مراتب کی تمیز اُسکو نہین ہوتی بدزبانی یا وہ گوئی

فرض ہے جسمی عبادت جسقدر — زندگی مین بندۂ ناچیز پر
سب سے اعلیٰ اور افضل ہے نماز — کر ادا اے صاحب سوز و گداز
جب ادا کرتا ہے اُسکو لاکلام — بندہ ساری جسم سے لیتا ہی کام
ساری اعضا گوش و دست و پا و سر — اور زبان و گردن و پشت و کمر
ملکے کرتے ہین خدا کی بندگی — خالق ارض و سما کی بندگی
یہ عبادت آدمی پر فرض ہے — حق کے بندون پر خدا کا قرض ہے
اُترا قرآن اُسکی خاطر بار بار — اور ہوئی تاکید بیحد و شمار
دن قیامت کے خدا کے روبرو — سب سے پہلے ہوگی اسپر گفتگو
اور زبانی ذکر اسم ذات کا — برملا پڑہنا نفی اثبات کا
فی الحقیقت ہی عبادت جسم کی — زاد راہ بندگی و حق رہی
جسکا روحانی عبادت نام ہے — آدمی کی روح کا یہ کام ہے
حق کا طالب یاد مین مطلوب کے — ہر گھڑی ہر وقت ہر ساعت رہے
سامنے ہر دم خیال یار ہو — دل سے محو صورت دلدار ہو
یاد حق سے ایکدم خالی نجائے — راہ مولے سے قدم خالی نجائے
کام جو چاہے کرے صبح و مسا — دل مین لیکن ہو تصور یار کا
مشتغل ظاہر مشغل کار ہو — دل مین پوشیدہ خیال یار ہو
چاہیے تجھکو یہی اے نیکو سیر — باندہ لے حق کی عبادت پر کمر
یاد حق مین اسقدر سرگرم ہو — بھول جائے جس سے اپنے آپکو
ظاہر و باطن ہے سرگرم کار — ہر گھڑی شام و سحر لیل و نہار

نفی واثبات کا زبانی ذکر بہی جسمانی عبادت مین سے شمار ہوتا ہے - روحانی عبادت
اُسکو کہتے ہین جسکا تعلق روح سے ہو اور طالب اپنے مطلوب کے تصور مین ایسا محو
ہو جائے کہ اُسکے بغیر غیر کا خیال دل مین نہ آئے دنیائی کام کا شغل بہی روحانی
اشغال کا مانع نہو دست با کار ہو اور دل با یار ہو خفی ذکر اسم ذات و نفی اثبات جسکا
تعلق زبان سے نہو روحانی عبادت مین گنا جاتا ہے بس تمکو چاہیئے کہ اپنے عزیز
وقت کو بہت عزیز رکہو رایگان نہ گنواؤ اور اس سرگرمی کے ساتہہ عبادت کرو کہ دنیا
ومافیہا کیطرف سے تمہارا دل سرد ہو جائے غیر کا خیال نہ آئے فقر مین یہ شرط
نہین ہے کہ فقیر اپنے تعلقات ظاہری چہوڑ کر بحالت تجرد عبادت کرے بلکہ اُسکو چاہیئے
کہ حلال ریاضت سے مال پیدا کرکے حقداروں کا حق بہی ادا کرے خود بہی کہائے حقداروں
کو بہی پہنچائے مگر یہ خیال رکہے کہ ظاہری تعلق کے ساتہہ دلی تعلق اُسکا اسقدر نہ
بڑہ جائے کہ عالم بے تعلقی سے بے تعلق ہو جائے اور دنیا کے نکمے کام کے انجام
مین اصلی کام کی ابتری کا اندیشہ ہو ۔

رقعہ منظوم

اے امام الدین مرید نیکخو	حق بڑہائے تیری ذوق و شوق کو
تجہپہ واضح ہو کہ لفظ فقر کے	حرف بس ہین تین فا و قاف و رے
فا سے فاقہ ہے قناعت قاف سے	ہے فقط رمز ریاضت حرف رے
چاہیئے اُسکو جو ہو مرد فقیر	سالک راہ خدا روشن ضمیر
فقر و فاقہ سے نہ گہبرائے کبھی	تنگ تنگی سے نکرے اپنا جی
کام ہو صبر و قناعت سے مدام	اور ریاضت سے غرض ہو صبح و شام
ذات خالق کی عبادت کے سوا	خلق کی خدمت ہو اُسکا مدعا

غرض جن کتابون کو ہی پڑھ چکا — رہے بار بار اُنکو تو دیکھتا
یہ کوشش تو کرتا رہیگا اگر — زمانہ مین رخصت کے شام و سحر
نہ بھولیگا آموختہ اپنا تو — سنا دیگا جب آئیگا روبرو
دوبارہ نہ تکلیف تو پائیگا — سبکبار آیندہ ہو جائیگا
کرو یاد پہلے بھی اے بے خبر — گئے تھے جو رخصت پہ تم اپنے گھر
پڑھا لکھا سارا بھلا آئے تھے — جو تھی جمع دولت لُٹا آئے تھے
اگر اب بھی پائیگا ایسا ظہور — ملیگی سزا اُسکی تمکو ضرور
پھر آیندہ رخصت نہ دی جائیگی — نہ بات اسمین کوئی سُنی جائیگی

مرشد کا رقعہ مرید کی طرف

ف رقعہ مین رسم شیخ فضیلت شیخ اور جسمی و روحی دو قسم عبادت کی تفصیل اور طالب کو ہدایت کی عبادت مین کوشش کرنے کی اور عبادت کے فضائل بیان ہوئے

ارادت و اخلاص آئین انام الدین سلامت - دعائے از دیاد ذوق و شوق کے بعد واضح ہو کہ فقر کے تین حروف فا و قاف و رای ہین جنسے فاقہ و قناعت و ریاضت مراد ہی فقیر وہ ہے جو فاقہ سے نہ گھبرائے قناعت سے گزارہ کرے ریاضت سے کام رکھے خدا کے بغیر کسی بندہ کا سائل نہو خالق کی عبادت خلقت کی خدمت مین مشغول رہے روحانی و جسمانی دونون عبادتین فقر کا اصل اصول ہے جسمانی عبادت مین سے افضل و اعلے نماز ہے کیونکہ نماز کے وقت نمازی کا تمام جسم معبود کی عبادت مین مصروف ہو جاتا ہے سر زبان کان آنکھ پاؤن پشت کمر سب اپنی اپنی متعلقہ خدمات مین مشغول ہو جاتے ہین کوئی عضو معطل و بیکار نہین ہوتا یہ عبادت فرض عین ہے جسکے ادا کرنے کے لئے بار بار قرآن مین تاکیدین ہوئی ہین ۵ روز محشر کہ جان گداز بود اولاً پرسش نماز بود ٭ اسی کے باب مین بزرگون نے لکھا ہے - اسم ذات و

محنت نکرنی پڑیگی تم پہلے ایک بار ایسا کر چکے ہو کہ رخصت پر گئے اور پڑھی پڑھائی
کتابین یکقلم بھلا گرمدرسے مین آپہنچے اب اگر ایسا ظہور مین آئیگا تو ضرور نہ ہوگی
اور آیندہ رخصت کا ملنا بند ہو جائیگا ۔ **رقعہ منظوم**

سراپا لیاقت محمد عمر — سزاوار اعزاز علم و ہنر
تیری عمر زیادہ ہو اے خوشخصال — بفضل خداوند ایزد تعال
مین سنتا ہون جسدن سے ای لیکھو — گیا گھر تبقریب شادی ہے تو
کتاب اپنی رکھدی ہی بالای طاق — نہین لکھنے پڑہنے کا کچھ اشتیاق
نہ بستے کو ہے کھول کر دیکھتا — نہ ہی شوق دل سے ادھر دیکھتا
فقط کھیل ہی تجھکو رہتا ہی کام — وہی کام ملحوظ ہی صبح و شام
تیری سنکے یہ حالت پر ملال — ہی اندیشہ دل مین ہماری کمال
کہ رخصت مین گر چند روز اور ہی — رہیگی تیری ایسی بے رغبتی
وہ سب بھول جائیگا آموختہ — جو ہے چند سالون کا اندوختہ
نہ آئیگا پھر اُس سے یاد ایک حرف — ہے جسکے لئے ہو چکی عمر صرف
پڑیگی ہمارے تمہارے اوپر — وہی پہلی تکلیف بار دگر
یہہ لکھا ہے خط ہمنے اسواسطے — کہ تو لکھنے پڑہنے مین شاغل رہے
سبق اپنا رکھے تو زیر نظر — کرے یاد ہر حرف زیر و زبر
نہ دے بھولنے اپنا آموختہ — کہ ضایع نہو تیرا اندوختہ
اگر روز باعث کسی کام کے — اُسے تو نہ یکبارگی چھوڑ سکے
کرے تھوڑا تھوڑا بہرحال یاد — کہ سب یاد ہو جائی حسب المراد

چاہتے یہ ہین کہ تو بھی اے پسر — سیکھے اورون کیطرح علم و ہنر
ہو بفضل حضرت پروردگار — نام داران جہان مین نامدار
پر ادہر رغبت نہین کرتا ہے تو — کھیل پر شام و سحر مرتا ہے تو
کام کا یہ وقت تہا و حسرتا — جسکو تو کرتا ہی ضایع برملا
بات تیری حق مین یہ اچھی نہین — مان سچ اس بات پر کرلے یقین
جاہل و ناخواندہ گر رہجائیگا — دل مین ساری عمر تک پچھتائیگا
وقت جب گزرا پہر آنیکا نہین — دل سے یہ افسوس جانیکا نہین
مان لے کہنے کو میری مان لے — اپنے حق مین اسکو بہتر جان لے

ایضاً استاد کا رقعہ شاگرد کیطرف

طالب علم و ہنر محمد عمر زاد عمرہ - بعد ادعیات ازدیاد عمر و دولت واضح ہو کہ مین سنتا ہون کہ جس روز سے تم بتقریب شادی اپنی کے مدرسہ سے رخصت لیکر گھر گئے ہو اسی روز سے اپنی کتاب بالای طاق رکہکر کہیلنے مین مشغول ہو - پڑہنا تو درکنار کتاب کیطرف آنکہہ اٹہاکر بہی نہین دیکہتے یہہ حالت تمہاری سنکر مجہکو کمال اندیشہ ہوا کہ اگر یہی کم رغبتی تمہاری تا انقضائے ایام رخصت رہیگی تو آموختہ بہول جائیگا ایک حرف یاد نہ آئیگا دوبارہ اسکو یاد کرنا ئے سری سے وقت برباد کرنا پڑیگا اور وہ ناحق و فضول محنت تمہاری ہمارے دونو کے سر پر پڑجائیگی اسلیے یہہ تاکیدی رقعہ بہیجکر آگاہ کرتا ہون کہ اپنے آموختہ علم سے ایسے غافل نہ رہو کہ وہ بہول جائے ہر روز اسکو فرصت کے وقت پڑھ لیا کرو اگر ایک دم نہ پڑہ سکو تو تہوڑا تہوڑا پڑہ کے یاد کر لیا کرو اس کوشش سے یقین ہے کہ آموختہ نہ بہولیگا دوبارہ

علم کا جوہر وہ ہے جوہر زمان — رات دن کھودی جگر انپی کی کان
چاہیے طالب کو اسکا دلمین شوق — اور بھرا ہو اُسکے آب و گل مین شوق
پا نہین سکتا ہی دولت علم کی — جب تلک وہ مر نہ جائی جیتے جی
اسکا طالب جب تلک ای نیک خو — دل سے مستغرق مطالعہ مین نہو
رو برو پڑہنے کو جب آئے کتاب — وہ بہی اُسکے ساتہہ بجائی کتاب
آشنا بنتا نہین وہ علم کا — اور نہ علم ہوتا ہے اُسکا آشنا
تو مگر ہے علم کے پڑہنے مین سست — کہیلنے کیواسطے چالاک و چست
مدرسے مین جب سے تو داخل ہوا — نام ہے تیرا یہان لکہا گیا
پڑہنے لے نا غہ کبہی آتا نہین — ہمکو از خود شکل دکہلاتا نہین
کہیلنے کا ہی سدا دل مین خیال — اور سبق پڑہنا مصیبت کمال
ہو گی آیندہ یہی حالت اگر — پڑہ چکے بس پڑہ چکے تم ای پسر
علم کی تحصیل ساری ہو چکی — بلکہ ضایع عمر پیاری ہو چکی
چونکہ خواندہ ہی تیرا سب خاندان — عالم و فاضل ہی ہر خورد و کلان
علم سے روشن بڑونکا نام تہا — جنکا خدمتگار خاص و عام تہا
تو اگر اُس گہر مین ناخواندہ رہا — حیف ہی صد حیف ای مرد خدا
تیری والد سے ہماری دوستی — آہ صد افسوس جان و دل سی تہی
اور پڑہانے کو تیری وہ نیک بخت — روز کرتا تہا ہمین تاکید سخت
تجہکو ہم اُسکی وصیت کے سبب — مدرسے مین روز کرتے ہین طلب
تیری بلوانے کو لڑکے بار بار — ابلدن مین بہیجتے ہین چار چار

علم حاصل کرنا گویا جیتے جی مرنا ہی طالب علم جبتک تحصیل کے وقت مطالعہ مین مستغرق اور کتاب کے ساتھہ کتاب نہو جائی علم اُسکا اور وہ علم کا آشنا نہین ہوتا افسوس کہ تم علم کے پڑہنے مین کمال سست ہو جس روز سے تمہارا نام مدرسے کی کتاب مین درج ہوا ہے کبھی آتے ہو کبھی نہین آتے چار چار روز تک صورت نہین دکھاتے کہیل کا خیال ہے پڑہنا محال ہے اگر یہی حال ہے تو تم پڑہ چکے تحصیل ہو چکی چونکہ تمہاری خاندان اور برادری کے لوگ سب خواندہ ہین تمہارے بزرگ بہی اپنے اپنے وقت مین عالم و فاضل کہلاتے چلے آئے ہین اور تمام زمانہ بدل و جان اُنکا ادب کرتا تہا ایسی حالت مین تمہارا جاہل و ناخواندہ رہ جانا کمال افسوس ہے تمہارے والد مرحوم سے ہماری دوستی تہی اور وہ اپنی زندگی مین تمہارے پڑہانے کے لیے ہمکو تاکید کیا کرتے تہے اسواسطے ہم ہر روز کئی لڑکے بہیجکر تمکو بلاتے ہین اور چاہتے ہین کہ تم علم سے بے بہرہ نہ رہ جاؤ مگر تمکو اس ہماری کوشش کی قدر نہین اور لکہنے پڑہنے پر ذرا متوجہ نہین ہوتے ایسے کارآمد وقت اور فرصت کی عمر کو تم مفت ضایع کرتے ہو یہ بات تمہارے حق مین بہتر نہین ہے اگر ناخواندہ رہجاؤ گے ندامت اٹہاؤ گے گزری وقت پر پچہتاؤ گے یہ زمانہ پہر ہاتہہ آئیگا صرف حسرت و افسوس دل مین رہجائیگا ✦ **رقعہ منظوم**

اے سعادتمند شاگرد رشید	اسعد دوراں زمان احمد سعید
تجہکو یہ معلوم ہو بعد از دعا	سخت مشکل سیکہنا ہی علم کا
علم کی نعمت سمجہہ رکہہ بالیقین	سخت محنت کی بنا ملتی نہین
علم کی خاطر مشقت چاہیے	اور عرق ریزی نہایت چاہیے

آیا کیا یہ بھی نہین دل مین خیال — تھا تیرا اُستاد وہ اہلِ کمال
پال کر جس نے جوان تجھکو کیا — صاحب نام و نشان تجھکو کیا
علم بخشا اور لایق کر دیا — لایقون مین تجھکو فایق کر دیا
بدلہ اُس خدمت کا تھا خدمت یہی — جسقدر تو نے ادا اُسوقت کی
ہو نہین سکتا شریفون سے یہ کام — تجھ سے جو سرزد ہوا اے طفل خام
تو نے اپنی آبرو برباد کی — روسیاہی دین اور دنیا کی لی
ہی کہلا اسوقت بھی توبہ کا در — ہو کے حاضر توبہ کر پیش پدر
باپ کو خوش کر خدا کیواسطے — جلدی جلدی جسطرح سے ہو سکے
جرم اپنا بخشوا لے باپ سے — مثل فرزندان دعائے باپ سے
ہاتھہ باندہ اپنی پکڑ اُسکے قدم — تاکہ ہو دور اُسکے دل سے رنج و غم
عاجزی کر عاجزی کر عاجزی — رکھہ سر غرت بخاک بندگی
توبہ کر ہر جرم سے اے نیکنام — رکھہ اطاعت سے فقط ہر وقت کام
ہی یقین جائیگا جسدم روبرو — اور جھکائیگا سرِ تسلیم تو
باپ فوراً مہربان ہو جائیگا — مثل سابق جان فشان ہو جائیگا
دوست جب رکھتا ہی تائب کو خدا — کیون نہو توبہ سے حاصل مدعا

رقعہ اُستاد کا شاگرد کی طرف

شاگرد رشید احمد سعید طالعمند - دعاے برخورداری و سعادت مندی کے بعد معلوم ہو کہ علم جیسی نعمت عظمی بجز دن رات کی محنت اور جانکاہی کے حاصل نہین ہوتی اسکی تحصیل کے لیے کمال سرگرمی نہایت عرق ریزی پرلے درجہ کا شوق درکار ہے

بخش دیتا ہے - اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ - رقعہ منظوم

ای محمد جان چراغ خاندان — زور جسم و جان عم ناتوان
زندگی بخشے خداوند کریم — تجھکو دنیا مین بالطاف عمیم
ایک خط گھر سے تیری مجھکو ملا — تیری بہائی جان کا لکھا ہوا
درج اُسمین تھا کہ تو ای بیخبر — ایک ادنےٰ سی نکمی بات پر
ناگہان جوش غضب مین آگیا — آنکھون مین اندھیر جس سے چھا گیا
والد ماجد پہ ای بیعقل و ہوش — اپنے غصے کا نکالا تونے جوش
ہوگیا ایسا تو مغلوب الغضب — جس سے سب جاتا رہا پاس ادب
جو نہ کہنا تھا وہ تونے کہدیا — حضرت والد کے مُنہ پر برملا
بات جو تونے کہی ناگفتنی — بہرا بنکر تیرے والد نے سُنی
سامنے بکتا رہا تو جس قدر — ہوکے چپ سنتا رہا تیرا پدر
کچھہ نبولا مُنہ سے ابکم رہگیا — دم بخود خاموش بیدم رہگیا
سرنگون اُسوقت وہ درویش تھا — قہر درویشان بجان ریش تھا
ہونمین حیرت مین ترا سنکر یہ حال — ولمین از حد ہی غم و رنج و ملال
ہی تعجب یہ کہ آیا کس سبب — بن گیا تو ایسا احمق بے ادب
ایسی حرکت کس سبب سے تونے کی — کس لئے کی باپ کی بے عزتی
کس لئے سرزد ہوا تجھسے وہ کار — جانتے ہین اہل دانش جسکو عار
یہہ نہ تو سوچا کہ ہے ماں باپ کا — کسقدر حق اور کتنا مرتبہ
اُترا قرآن جسکے حق کیواسطے — لَا تَقُلْ اُفٍّ خدا فرما چکے

کہنا جو لایق تہا سب کچھہ کہہ دیا | آگے تو مانے نہ مانے ہمکو کیا

چچا کا رقعہ برادرزادہ کیطرف

آرام جان عم ناتوان برخوردار محمد جان سلامت - اوعیات مرید حیات کے بعد واضح ہو کہ تمہارے بہائی محمد زمان کی تحریر سے پایا گیا کہ تم ایک ناکارہ اور رادنے سی بات پر ایسے جوش مین آئے کہ اپنے والد ماجد و پدر بزرگوار کی بے ادبی و مقابلہ کرنے پر تیار ہو گئے اور وہ ناشائستہ کلمات زبان پر لائے جنکا کہنا کسی مذہب و ملت مین روا نہ تہا اور والد تمہارے نے وہ کلمات بصبر و شکر سنکر دم نہ مارا قہر درویش برجان درویش کا مصداق بنکر چپ ہو رہا اگر بولتا تو خدا جانے کیا حالت گزر جاتی اسبات پر مین سخت حیران ہون کہ آیا تم سے کیونکر یہ ناشائستہ حرکت ظہور مین آئی اور اس نالائق امر کے تم کیونکر مرتکب ہوئے کیا اُسوقت تم نہ سوچے کہ والدین کا کسقدر رتبہ اور کیا حق ہے جنکی شان مین وَلَا تَقُلْ اُفٍّ لَّهُمَا قرآن مجید مین اُترا ہے حق والدیت کے علاوہ یہی باپ تمہارا اُستاد تہا اُسی نے تمکو جنا اُسی نے تمکو پالا اُسی نے علم پڑھایا لایق کار بنایا جسکے روبرو تم بولے اور بے ادبی کی کیا شرافت اسی کا نام ہے اور شریفون کا یہی کام ہے جو تمنے کیا عاقبت کا عذاب سر پر لیا سواد الوجہ فی الدارین ہوئے اب بہی توبہ کا دروازہ کہلا ہے والد کی خدمت مین جاؤ کنہ بخشوا ؤ ہاتہہ باندہو پاؤن پکڑو منت و سماجت سے پیش آؤ اور وعدہ کرو کہ آیندہ کبھی ایسا جرم تم سے سرزد نہو گا آخر وہ باپ ہے تمہارا عجز یقین ہے کہ اسکو نرم کر لیگا اور یہہ بے ادبی بیشک وہ تمکو معاف کر دیگا کیونکہ تائب کو خدا بہی دوست رکہتا ہے اور اپنے کمال فضل و کرم سے اسکے گناہ

صاحب شرم و حیا پردہ نشین — نازنین و مہر طلعت مہ جبین
روز شادی سے مگر ای بے خبر — کی نہین تونے کبھی اُسپر نظر
مُنہ سے حال اسکا کبھی پوچھا نہین — چہرہ آنکھون سے کبھی دیکھا نہین
جاتا اور آتا نہین تو اپنے گہر — بلکہ کچھہ گہر کی نہین رکھتا خبر
واجبی خرچ اُسکو کچھہ دیتا نہین — نان و نفقہ کی خبر لیتا نہین
گہر کی بی بی کو اکیلا چھوڑ کے — یکقلم سلک محبت توڑ کے
شاہد بازار پر شیدا ہو تم — جا بجا بدنام اور رسوا ہو تم
تجھپہ اے کمبخت انسان حیف ہے — حیف ہے اے طفل نادان حیف ہے
کیا خدا سے بھی نہین ڈرتا ہے تو — خوف بدنامی نہین کرتا ہے تو
کب روا ہے کب روا ہے کب روا — کب بھلے لوگ اسکو کہتے ہین بھلا
عیش تم باہر کرو شام و سحر — گھر کی بی بی روئے گہر مین بیٹھکر
خرچ تو دولت کھلے دل سے کرے — گھر کی بی بی بھوکی اور پیاسی مرے
رستہ وہ دیکھے کہ تو آتا ہے کب — اپنی صورت اُسکو دکھلاتا ہے کب
پر تو اُسکی شکل سے بیزار ہو — گھر کا دشمن غیر کا دلدار ہو
ایسا نادان کسلئے ہوتا ہے تو — کانٹے اپنے واسطے بوتا ہے تو
گھر مین آ اور اپنا گھر آباد کر — اپنے حقداروں کے دل کو شاد کر
کیونکہ حق ہے تجھپہ اس حقدار کا — فرض و واجب حضرت حق نے کیا
کر ادا اسکو کہ حق خوشنود ہو — دین اور دنیا مین حاصل سود ہو
جتنا سمجھانا تھا ہم سمجھا چکے — رستہ حق کا تجھے دکھلا چکے

زوجہ کے حقوق کا ادا کرنا اور بہر حال اُسکے حال سے خبردار رہنا خدا و رسول
کے حکم سے تمپر فرض واجب ہے اگر سرکشی کروگے تو دنیا مین بدنامی ناکامی ذلت
و بے آرامی پاؤگے پھر عاقبت مین اسکی سزا مین پکڑے جاؤگے ہمنے جو حق
سمجھا نیکا تھا ادا کیا بخوبی سمجھا دیا ہی آیندہ تم جانو تمہارا کام مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغ

رقعہ منظوم

اے محمد یار پور نامدار	صاحب توقیر و والا اقتدار
ہے مرا یہ مدعا بعد از دعا	سن بکوش ہوش اے مرد خدا
حق نے رکھا ہی پئے اجرائے کار	تین چیزون پر زمانے مین مدار
سب سے اعلےٰ عدل اور انصاف ہے	جس سے اہل حق کا سینہ صاف ہے
حق شناسی حکم حق ہی بعد ازان	آدمی پر فرض بیشک و گمان
تاکہ انسان کام لے انصاف سے	ظلم سے جبتک کہ ممکن ہو بچے
حق شناسی سے کرے ہر ایک کار	عدل پر رکھے نظر لیل و نہار
حق جو واجب ہو کسی حقدار کا	دل کی رغبت سے کرے فوراً ادا
رات دن رکھے نظر انصاف پر	ظلم پر مت باندھ لے اپنی کمر
وای صد حسرت کہ تم اے بے شعور	عدل اور انصاف سے رہتے ہو دور
روز بے انصافیان کرتے ہو تم	جو نہین کرنا میان کرتے ہو تم
اہل حق کا حق ادا کرتے نہین	دل مین کچھ خوف خدا کرتے نہین
از رہ ظلم و ستم جور و جفا	حق تلف کرتے ہو تم حقدار کا
ہی تیری بی بی پر یوش ماہ رو	نیک صورت نیک سیرت نیکخو

ایضاً باپ کا رقعہ بیٹے کی طرف

ف

اس رقعہ مین عقل و انصاف وحق شناسی کی ذمہ بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ ان چیزون کے بغیر آدمی آدمی نہین کہلا سکتا اور اسی کی بی بی کی ہمراہی سے ہوتا ہے

برخوردار کامگار محمد یار سلمہ۔ بہت بہت دعا کے بعد مدعا گار ہون کہ عدل و انصاف وحق شناسی تینون اخلاق خالق نے انسان کے خاکی جسم مین اسلیے پیدا کئے ہین کہ وہ ہر ایک کام مین عدل و انصاف ملحوظ رکھے عدل کے اندازے سے نہ بڑھے ظلم و تعدی و ناانصافی سے اپنے آپ کو بچائے شرعی حقدارون کو اُنکا حق پہنچائے حق تلفی کرنے پائے افسوس کہ تم کو ان خصائل حمیدہ و اخلاق پسندیدہ سے بہرہ نہین بلا ظلم و تعدی بے انصافی ناحق شناسی پر کمر باندہ رکھی ہے کسی حقدار کے حق پر خیال نہین کرتے اور جس روز سے تمہاری شادی ہوئی ہے تم نے اپنی حسینہ جمیلہ خوش خلق خوش طبع عصمت مآب پردہ نشین بی بی کی طرف آنکھہ اُٹھا کر نہین دیکھا چہ جائیکہ اُسکے ضروری اخراجات کی خبر رکھی ہو ہزار حیف ہے کہ باہر تم فاسقہ فاجرہ بازاری عورتون کے ساتھہ عیش کرو اور گھر کی بی بی نان و نفقہ سے محتاج گزارے سے تنگ صبح و شام تمہارا راستہ دیکھتی رہے یہہ امر کسقدر بے انصافی و ناحق شناسی کا ہے جو تم سے وقوع مین آرہا ہے نہ تو تم خدا سے ڈرتے ہو اور نہ خاندان کی بدنامی اور اپنی بے آبروئی سے اور نہ ننگ و ناموس کی بربادی کا اندیشہ ہے۔ اب بھی وقت ہے ہوش مین آؤ بھلے آدمی بن جاؤ انصاف کو نچھوڑو عدل سے مُنہ نہ موڑو حق تلف نکرو اپنے گھر جاؤ محبت سے پیش آؤ اپنا گھر آباد کرو ماں باپ کا دل شاد کرو

ہے کھانے کا حق جسقدر آپ کھائے — جو حقدار ہون گھر کے اُنکو کھلائے
وگر کوئی بہاری ضرورت نہو — کوئی خرچ کرنے کی صورت نہو
کرے بے ضرورت خرچ اپنا مال — ذرا سوچ لے دلمین اسکا مآل
جب اصراف سے روکتا ہی خدا — بُرا اُسکو کہتے ہین خود مصطفےٰ
فضولی کرے کس لئے آدمی — کہ ہو مال سے اُسکے ناحق کمی
جو باقی رہے خرچ سے سیم و زر — حفاظت سے رکھا رہے اپنے گھر
ضرورت پڑے جس گھڑی آئے کام — کوئی اچھا اس سے نکلجائے کام
مگر برخلاف اسکے ای نیکنام — تو پاس اپنے رکھتا نہین ایک دام
کماتا ہے جتنا اُٹھا دیتا ہے — ہوا و ہوس مین اُڑا دیتا ہے
نہین پاس رکھتا کبھی ایک دام — جو آئے تیرے وقت پر کل کو کام
تیرا ہلکہ آمد سے ہے خرچ بیش — رہا کرتی ہے تنگدستی ہمیش
مناسب کہ آیندہ ایسا کرے — کہ کچھہ پاس اپنے بھی رکھا کرے
ضروری وہ ہو خرچ پر اعتدال — تلف جسمین سارا نہو جائے مال
کرو یاد جب آپ بیکار تھے — بدل نوکری کے طلبگار تھے
رہا کرتے تھے غم مین شام و سحر — حزین و دل افگار خستہ جگر
مگر اب جو تم برسرِ کار ہو — ذرا خواب غفلت سے بیدار ہو
نہ بھولو تم اُس تنگدستی کے دن — کرو یاد وہ فاقہ مستی کے دن
بھلا کہ پھر گردش آسمان — وہی دن دکھائے تمہین ناگہان
ابھی سے کرو اپنی فکر ای پسر — کہ ہو تم نہ محتاج بارِ دگر

ایک جمّہ نہین ہوتا یہ امر تمہاری لیاقت وہشیاری سے بسا بعید ہے
تم جب بیکار تھے متلاشی روزگار تھے کیسے ناچار تھے اور چاہتے تھے کہ کہین نوکری پائین
آسودہ ٹکڑا کہائین اب جو فضل الہی سے روزگار ملا نوکری پائی بیکاری کے
زمانے کو بہول گئے فضول خرچیان کرنے لگے اب بہی وقت ہے ہوش
مین آؤ ماہواری آمدمین سے کچہہ تو بچا رکہا کرو کہ آیندہ وہ مال کبہی تنگدستی
وبیکاری کے وقت کام آئے اور اسوقت تم کسیکے دست نگر ومحتاج نہو بقول
شخصے **مصرعہ** مرد دوراندیش نیکو بندہ ایست ٭ **رقعۂ منظوم**

میرے پیارے بیٹے محمد امین — نر کہے خدا تجہکو اندوہگین
بڑھائے تیری عمر ایزد تعال — دوچندان کرے دولت وجاہ ومال
سمجہتا ہے تو دل مین ای پرتمیز — کہ دولت ہر اک چیز سے ہی عزیز
یہ مشکل مین ہے سب کی مشکلکشا — یہی وقت حاجت ہے حاجت روا
غریبون مین دولت سے اعزاز ہے — اسی پر ہر اک ناز واندار ہے
زمانے مین دولت سے ہے افتخار — ہے دولت سے انسان کا عزوقار
نہو جبکہ دولت تو کچہہ بہی نہین — نہین پوچہتا اسکو کوئی کہین
نہو جبکہ پلے مین انسان کے چیز — وہ ناچیز احمق ہے اور بے تمیز
نہو دولت ومال وزر جسکے گہر — وہ مفلس ہے قلاش ودریوزہ گر
مناسب ہے انسان کو ای جان من — کہ بخشے اسے مال جب ذوالمنن
ہر ایک چیز سے اسکو رہے غریز — کہ بن جائے ناچیز سے ایک چیز
کرے خرچ یکبارگی مت اسے — کہ دولت سے حاصل ہو عزت اسے

جو مہلک اور بُری بیماریان ہین	شرابی کے بدن کے درمیان ہین
کبھی رعشہ کبھی ہوتا ہے لقوہ	کبھی ہر عضو پر فالج کا غلبہ
بدن لاغر ضعیف و زار و کمزور	نہ زندہ بلکہ مردہ بر لب گور
تم اپنے آپ کو اس سے بچانا	کسی میخوار کے دم مین نہ آنا
نہ پینا مے نہ ہونا مست و مغرور	اگر پاس آئے اس سے بھاگنا دور
حرام اسکو کیا ہے جب خدا نے	برا اسکو کہا ہے مصطفےٰ نے
زبان آلودہ تم اس سے کرنا	خدا سے خوف کر ناحق سے ڈرنا
غرض اس نجس کو مت لگانا	اگر بو اسکی آئے بھاگ جانا

ایضاً باپ کا رقعہ بیٹے کیطرف

راحتِ جان حزین برخوردار محمد امین سلامت - بعد سلام دعائے ترقی عمر و دولت منکشف ہو کہ دنیا مین ہر ایک چیز سے کارآمد و عزیز دولت ہے جو ہر مشکل مین مشکلکشا اور حاجت کے وقت حاجت روا ہے انسان اسی دولت سے دولتمند کہلاتا امیر با توقیر نام پاتا ہے اگر یہ نہو تو تنگدست ہے فاقہ مست ہے خستہ حال ہے شکستہ بال ہے پس انسان کو چاہیئے کہ جب اسکو پائے رایگان نہ گنوائے کچھہ کھائے کچھہ رکھے زندگانی کی لذت چکھے دانا تامل اندیش کبھی صراف نہین کرتا جسقدر کماتا ہے اُسمین سے خود کھاتا ہے عیال کو کھلاتا ہے اور کچھہ درتا کے لئے چھوڑ جاتا ہے تاکہ وہ مال کسی ضرورت کے وقت کام آئے وقت پر کوئی کام چل جائے مگر تم اسکے برخلاف جسقدر کماتے ہو اسی قدر کھاتے ہو بلکہ آمد سے خرچ زیادہ رکھا ہوا ہے پس انداز

پس از شرح و بیان شوق دیدار — مین اپنا مدعا کرتا ہون اظہار
کہ ہینگے تیرے ہمصحبت شرابی — بہت ہے جنکی صحبت مین خرابی
ہے اُنکے پاس تیرا آنا جانا — ہے یکجائے ہمیشہ پینا کھانا
مجھے ہے سن کے تیری ایسی حالت — تردد اور پریشانی نہایت
مبادا تم بھی بن جاؤ شرابی — کہین مے پی کے کہلاؤ شرابی
نکر جائے اثر تم پر وہ صحبت — بدل جائے نہ اُس رنگت سے رنگت
شراب اسکو نہ سمجھو آب شر ہے — کہ یہ کمبخت شور و شر کا گھر ہے
کبھی اسکو جو پی لیتا ہے انسان — وہین انسان سے بنجاتا ہی حیوان
نہ باقی عقل رہتی ہی نہ کچھہ ہوش — نیا ہوتا ہے پیدا عقل مین جوش
تعلق کچھہ نہین رہتا حیا سے — نہ بندون ہی نہ شرم اپنے خدا سے
کیا کرتا ہے بدمستی مین وہ کام — کہ جنکا پہلے لے سکتا نہین نام
بہت ہوتے ہین سر زد اُس سے وہ کام — ہے جس سے آدمی کو سر بسر عار
نہین کہتا ہی نیک اور بد کی پہچان — شرابی بے خبر کمبخت نادان
بہت سے پی کے مرجاتے ہین اکثر — اسی رستے گزر جاتے ہین اکثر
جو نادان اسکی کر لیتا ہے عادت — اُترتی ہے فلک سے اُسپہ آفت
وہ مستغرق اسی مین روز و شب ہے — گرفتار غم و رنج و تعب ہے
اسی پر وہ اُڑا دیتا ہے زر کو — وہ خود برباد کر لیتا ہے گھر کو
بہت ہوتا ہے آخر کار ناچار — نہایت تنگدست و زار و بیمار
کوئی کرتا نہین ہے اُسکی عزت — بجز خواری و بدنامی و ذلت

راحتِ دل وجان برخوردار عبدالرحمن سلامت - اظہار شوق دیدار محبت آثار
کے بعد واضح ہو کہ مین سنتا ہون کہ آجکل اکثر اوقات صحبت اور نشست برخاست
تمہاری شرابیون کے ساتھہ ہے اور اُنکی آمد و رفت تمہارے پاس اس سے
مجھکو کمال اندیشہ ہے اور سخت تردد کہ کہین تم بہی اُنکی طرح شرابخوار نہ بنجاؤ
اپنی سفید چادر کو داغ نہ لگاؤ اور تم جانتے ہو کہ دنیا مین ہر ایک برائی کی
اصل شراب ہے طرح طرح کے شر اس سے پیدا ہوتے ہین شراب کو شرآب
وآب شر کہنا ہرگز بیجا نہین ہے جب انسان اسکو پی لیتا ہے عقل و ہوش
فہم و ذکا شرم و حیا اس سے رخصت ہوجاتے ہین بیخبری و بدمستی کا عالم طبیعت
پر چہا جاتا ہے اور وہ ناشائستہ حرکات سرزد ہونے لگتے جاتے ہین جنکا کرنا انسان
کو عار ہے نیک و بد حرام و حلال کی پہچان نہین رہتی اکثر بدمست زیادہ پیکر حرام موت
مرجاتے ہین اور بعضے ایسے عادی ہوجاتے ہین کہ اگر ایک دم نہ پئین تو دم نکلنے
لگتا ہے اپنا جزو کل مال اسی ناجائز صرف مین صرف کرکے ٹکڑے کے محتاج
ہوجاتے ہین نہایت تلخی و ناکامی کے ساتھہ زندگی بسر کرتے ہین رعشہ
فالج لقوہ تشنج وغیرہ مہلک بیماریون مین سے کوئی نہ کوئی ایسی بیماری اُنکی لاحق
ہوجاتی ہے کہ اخیر دم تک پیچھا نہین چھوڑتی قبر مین ساتھہ جاتی ہے دیکھنا اس
سے اپنے آپ کو بچانا نالایق دوستون کے دم مین نہ آنا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَ
الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ کا حکم جو قرآن مین
اُترا ہے نہ بھولنا ۔

رقعہ منظوم

سرورِ جسم زار و راحتِ جان		میرے فرزند دلبند عبدالرحمان	

سر نہ پھیرے حکم حق سے ایک دم — گرچہ سر گردن سے ہو جائے قلم
پر تیرا اے بے خبر ہے آجکل — برخلاف دین اقدس ہر عمل
محو تو نے لوحِ دل سے کر دیا — یک قلم تھا جسقدر لکھا پڑھا
صحبتِ بد مین فقط تو بیٹھکر — اپنی نیکی پر نہین رکھتا نظر
چھوڑ بیٹھا ہے تو روزہ اور نماز — چار دن کی زندگی پر کر کے ناز
طاق پر ہے تو نے قرآن رکھ دیا — دین و ایمان کو معطل کر دیا
شغل مین دنیا کے دین بھولا ہے تو — راہِ مردانِ یقین بھولا ہے تو
اُس خدائے بے ریا کی بندگی — بن کے ناداں تو نے ناحق چھوڑ دی
ہو پشیمان توبہ کر اے بے شعور — رو برو حق کے جھکا گردن ضرور
تجھکو جس خالق نے از راہ عطا — آدمیت کا دیا ہے مرتبہ
مرحمت کی تجھکو عقل و فہم و ہوش — دیدہ بینا و گوشِ حق نیوش
ایسے خالق کو کبھی ناداں نہ بھول — ورنہ ہوگا وقت پر آخر ملول
بندۂ خاکی کو رب العالمین — چاہتا جز بندگی ہرگز نہین
بندگی پر ہے مدار بندگان — بندگی ہے افتخار بندگان
جن و انسان بندگی کیواسطے — حضرتِ خالق نے ہین پیدا کیے
بندگی کر بندگی کر بندگی — حق کے بندون کو ہی بہتر بندگی
سجدہ کر اور رکھ بخاکِ عجز سر — تاکہ پہنچے فرش سے تو عرش پر
راستہ جس سے طریقت کا ملے — اور نشان حق کی حقیقت کا ملے

ایضاً باپ کا رقعہ بیٹی کیطرف

مسجد مین جانا سجدے مین سر جھکانا دعا پڑھنا تھہ اُٹھانا عار ہے نفس سرکش کے پنجے
مین ایسا گرفتار ہے کہ خدا کے فرمان نبی کے احکام کی تعمیل نہین کرتا اسبات
پر مجھکو کمال افسوس ہے کہ میری برسون کی محنت ضایع ہوئی خانہ امید خالی نکلا
اب بھی تمکو چاہیے کہ توبہ کرو خالق حقیقی کو جس نے تمکو جان بخشی دیدۂ بینا گوش شنوا
عطا کیے آدمی بنایا انسانی جامہ پہنایا ہے نہ بھولو خدا کو پہچانو اور یقین مانو کہ
بندگی کے بغیر خدا ے بے نیاز بندون کو نہین چاہتا بلکہ انسان پیدا ہی بندگی کے
واسطے ہوا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ اسپر شاہد حال ہے
اور جان رکھو کہ بندگی وہ نردبان ہے جسکے ذریعہ سے انسان ضعیف بنیان
فرش سے اُٹھکر عرش پر پہنچ جاتا ہے منازل طریقت سے مدارج حقیقت تک
ترقی پاتا ہے ۔

رقعہ منظوم

میرے برخوردار فرخندہ شعار	پور نیک اختر محمد بختیار
تمکو اے لخت جگر صبح و مسا	دے ترقی عمر و دولت مین خدا
مین نے تمکو علم کی تعلیم دی	اپنی پیاری عمر اسپر صرف کی
فقہ و تفسیر و حدیث مصطفےٰ	کرکے محنت تمکو سب سکھلا دیا
تھے معانی جو کلام اللہ کے	تمکو اچھی طرح سے سمجھا دئے
واقف احکام دین تمکو کیا	رہبر و راہ یقین تمکو کیا
تیری خاطر کی تھی اے لخت جگر	اتنی محنت اور مشقت اسقدر
تاکہ تو خالق کو واحد جان لے	حق خدا کی ذات کو پہچان لے
بندگی حق کی کرے ہر صبح و شام	اپنے حق کا بندہ کہلائے مدام

جائیگا جب کام کا موقع گزر — ہوگا پشیمان بہتای بے ہنر
دل سے تو کر پردۂ غفلت کو دور — تاکہ وہان علم کا روشن ہو نور
علم پڑہو لہو و لعب چہوڑ دو — کام بجز علم کے سب چہوڑ دو
علم پہ ہے دونو جہان کا مدار — آدمی کا علم سے ہے افتخار
علم سے بے بہرہ جو انسان ہوا — گرچہ وہ انسان تہا پہ حیوان ہوا
علم پڑہو کہیل سے باز آؤ تم — ہوش کرو بات سمجہہ جاؤ تم
بہائی تیری جتنے ہین اور دوستدار — ہو چکے ہین علم مین سب ہوشیار
تو ہے ابہی مبتدی اے بے شعور — منزل مقصد سے کئی کوس دور
ہوتا نہین اسمین تو کیا شرمسار — اپنا نہین سوچتا انجام کار

ایضاً باپ کا رقعہ بیٹے کی طرف

برخوردار سعادت اثار محمد بختیار طالعمرہٗ - تمنائے ترقی عمر و دولت کے بعد واضح ہو کہ مین نے اپنی عمر عزیز کا ایک حصہ صرف کر کے تمکو علم پڑھایا علوم دین فقہ حدیث تفسیر کی تعلیم دی قرآن مجید کے معانی سبقاً یاد کرائے اسواسطے کہ تو خدا پرست بندہ بن جائے خدائے واحد کی عبادت اسلام کے طریق پر کرے حق کی بندگی کا حق پہچانے فرائض الہی برحق جانے شرع مقدس کے احکام و عقائد اسلام کا پابند رہے - مگر سنا جاتا ہے کہ تونے جو کچہہ پڑھا تہا بہلا دیا بلکہ حرف حرف دل کی لوح سے چہیل ڈالا ہے بیدغون بدشعارون بدکردارون بداطوارون کی صحبت مین بیٹھکر نماز روزہ ترک قرآن مجید بالائے طاق دہر دیا ہے

سے گھبراتے ہو پڑہنے سے آنکہہ چراتے ہو یہ امر تمہارے حق مین بہتر نہین ہے دیکہو ہوش مین آؤ وقت عزیز مفت نہ گنواؤ اگر نالایق رہجاؤگے پچہتاؤگے جب وقت گزر جائیگا ندامت کے بغیر کچہہ ہاتہہ نہ آئیگا مقتضائے عقل آل اندیش یہ ہے کہ غفلت کا پردہ دل سے اُٹہاؤ کہیلنے سے باز آؤ خدا کے واسطے کہنا مانو اس فراغت کے وقت بیفکری کے زمانے کو غنیمت جانو اور سمجہہ رکہو کہ دنیا مین ہر ایک کام کا علم پر مدار ہے بے علم جاہل ہمیشہ ذلیل اور خوار ہے جو بے علم انسان ہے انسان نہین حیوان ہے تمہارے ہم عمر بہائی بند دوست علوم مروجہ مین ہشیار لایق کار ہوتے جاتے ہین اور تم ابہی ابتدائی حالت مین ہو یہ نہایت شرم کی بات ہے خود ہی سوچو اور غور کرو ۔

رقعہ منظوم

ای میرے فرزند محمد حسین — پارۂ دل لخت جگر نور عین
عمر تیری فضل خدا سے دراز — دولت دنیا سے رہے سرفراز
مین نے سنا ہی کہ تو پڑہتا نہین — بلکہ غرض پڑہنے سے رکہتا نہین
کہیل مین آوارہ پہرا کرتا ہے — کار سے بیکار رہا کرتا ہے
کہیل مین مشغول ہی ہر صبح و شام — شوق سی کرتا ہی نہین کوئی کام
والدہ کا کہنا نہین مانتا — اُسکو کوئی چیز نہین جانتا
شوق نہین دل مین تیری علم کا — پڑہنے کی جانب نہین رغبت ذرا
واسطے تیرے نہین اچہا یہ کام — دیکہہ تو کیا کرتا ہے ای طفل خام
علم سے بے بہرہ جو رہ جائیگا — روئیگا اور وقت پہ پچہتائیگا

چلدیا جب نوجوان اصغر جہان سے ناگہان
چھوڑ کر سرور کو درد و رنج و غم مین بیقرار

تو گلِ باغ جوانی یک قلم مرجھا گیا
ہو گیا دخل خزان گلشن مین ہنگام بہار

چھپ گیا آنکھون سے ہی وہ نور چشم
دی گیا افسوس خارِ غم ہمین وہ گلعذار

غم مین روتے دیدۂ نا دیدۂ دیدار ہین
ہر گھڑی ہر وقت ہر دم ہر زمان لیل و نہار

آتش فرقت سے دل شام و سحر جلتا رہا
خون فشان غم مین ہی ہر بار چشم اشکبار

نام پر اُسکے کیا سرور نے یہ انشا رقم
تا کہ ذکر اُسکا رہے دار جہان مین پائدار

دفترِ عالم مین نام اُسکا لکھا جایا کرے
لوح پر جاری قلم جبتک ہے تا روز شمار

آنکھ سے دیکھے جو یہ نامہ کوئی اہل نظر
نام لے اصغر کا وہ اپنی زبان سے بار بار

منشی دل سرور اتاریخ سال خاتمہ
بولا یہ انشا ہے سبحان اللہ تحفہ یادگار

۱۲۹۸

ایضاً مطابق شمسی ۱۸۸۱ع

یادگار اصغری کیسا ہی انشا عجیب
جسمین لکھا حال زار اصغر مرحوم ہے

سال تحریر اُسکا ای سرور دل اندوہگین
بولا یہ کیا یادگار اصغر مرحوم ہے

۱۲۹۸

پہلی قسم

اُن رقعات کے ذکر مین جو بزرگ خورد کی طرف باپ بیٹے کی طرف ساہ گماشتہ کی طرف امیر نوکر خاوند عورت کی طرف معشوق عاشق کی طرف لکھتے ہین۔

باپ کا رقعہ بیٹے کی طرف

برخوردار نور العین محمد حسین طال عمرہ۔ ادعیات برخورداری و عمر درازی کے بعد واضح ہو کہ اکثر احباب کی زبانی سنا گیا ہے کہ تم لکھنے پڑھنے سے بیزار تمام روز بیکار پھرا کرتے ہو کسیکا کہنا نہین مانتے والدہ کو کچھ چیز نہین جانتے مکتب جانے

ہزار داستان قاصر ہے سچ ہے بقول شخصے

آنچ فرزند کی دل ماں کا جلا دیتی ہے	باپ کے سینے مین اک آگ لگا دیتی ہے

چونکہ سال حال کی وبا نے ہزارون نوجوان خوبصورت بچے ہلاک کر ڈالے اور سینکڑون نازنین مہ جبین خاک مین ملا دئے ہین ناچار صبر کیا خدا کی رضا اور قضا کے حکم مین دم نہ مارا اب مجھکو بدل منظور ہے کہ اُس ناکدہ خدا نوجوان فرزند کی کوئی ایسی یادگار زمانہ ناپائدار مین قائم ہو جس سے اُسکا نام قیامت کے دن تک ہر ایک زبان پر مذکور اور ولایتون مین مشہور رہے اسلئے یہ ایک نظم و نثر انشا لکھی اور مرحوم کے نام پر انشا یادگار اصغری اسکا نام رکھا تین اقسام مین تقسیم کیا پہلی **قسم** مین وہ تحریرین ہین جو بزرگ خرد کی طرف لکھتے ہین یعنی باپ بیٹے کی طرف ساہ گماشتے امیر نوکر خاوند عورت معشوق عاشق کی طرف **دوسری قسم** مین اُسکے برخلاف یعنی بیٹا باپ کی طرف گماشتہ ساہ نوکر امیر عورت خاوند عاشق معشوق کی طرف **تیسری قسم** مین دوستون کے رقعات لکھے گئے ہین جو آپسمین برابری رتبہ رکھتے ہین ہر ایک رقعہ اُردو سلیس نثر مین لکھا گیا اور وہی مضمون منظوم کیا گیا ہے چونکہ دنیا مین پند و نصایح سے زیادہ کوئی کارآمد مضمون نہ تھا اسلئے ہر ایک رقعہ مین پند و نصایح کے مضامین کے بغیر کچھہ نہین لکھا گیا حتی الامکان وہی باتین زیب اندراج پائی ہین جو کارآمد و مفید سمجھی گئین واللہ الموفق وللمعین وبہ نستعین دو قطعات تاریخ جو اس کتاب کی تالیف و تصنیف کے باب مین لکھے گئے ہین وہ بھی ذیل مین درج کئے گئے ہین ۔

قطعہ تاریخ مطابق سنہ ۱۲۹۸ھ	

نورِ چشمم غلام اصغر گشت — آہ پوشیدہ از نظر ناگاہ
گل ز گلزار بست رخت سفر — یوسفِ مصر رفت اندر چاہ
شمع گل شد ز بادِ صرصرِ دہر — گشت پنہان ز چشمِ مردم ماہ
وائے کاین نوجوان مہ طلعت — زود جست از جہان بجنت راہ
سالِ تاریخ رحلتش سرور — از سرِ آہ گفت اصغر آہ

۱۲۹۸

قطعہ ثانی مطابق ۱۲۹۸ھ ۱۸۸۱ء

کیا غضب آگیا کہ بچپن مین — گیا دنیا سے بے خبر اصغر
اُڑ گیا کس طرف خدا جانے — ایسے جلدی لگا کے پر اصغر
ایسی نیند آگئی کہ زیرِ زمین — سو رہا ہے بنا کے گھر اصغر
کھیلتا کھیلتا ہزار افسوس — اپنے گھر سے گیا کدھر اصغر
نوجوانی کی عمر مین ہے ہے — گیا کس واسطے گزر اصغر
چلدیا کیون بسوے گورستان — رہستہ گھر کا بھول کر اصغر
دیکھتے دیکھتے ہوا روپوش — میرا دل اور میرا جگر اصغر

۱۲۹۸ھ ۱۸۸۱ء

بہر تاریخ سال سرور نے — لکھدیا کر گئے سفر اصغر

از سید علی عبد القادر شمس القادری شد علی گیلانی میدنی پوری تخلص عاصی

آج اصغر نے کیا ہی عالمِ فانی سے کوچ — آج اس دنیا سے نورِ چشم سرور چلدیے

۱۲۹۸ھ ۱۸۸۰ء

بندۂ مرشد علی عاصی نے سال خاتمہ — لکھدیا جنت کی جا اب آج اصغر چلدیے

اُس کے گزر جانے کا صدمہ جو میرے دل پر گزرا کیا لکھون جسکے بیان سے خامۂ دوزبان

رکھیو دنیا مین مجھے یا ذوالمنن
خاکپاے اہل بیتِ مصطفےٰ

دوستدارِ چار یار و پنج تن
ہے غلامِ سرور ہر دوسرا

ذکر باعث تصنیف کتاب

احقر الحقر غلام سرور خلف مفتی الشرع الامجد مولانا مفتی غلام محمد قریشی لاہوری غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ - اس سے پہلے بہی چند کتابین مثل خزینۃ الاصفیا وغیرہ لکہہ چکا ہے اور اور میرے فرزند غلام صفدر فوقانی منشی فاضل نے انشاء صفدر نثمی وتحقیق الحروف دو نسخے لکہے اور مشتہر کئے میری اولاد مین سے میرے پانچوین لڑکے غلام اصغر کو تصنیف کا شوق زیادہ تہا اور وہ اسی بارہ برس کی عمر مین کہا کرتا تہا کہ جب مین بہی لیاقت کے زمانہ تک پہنچ جاؤنگا تو ایسی ایک کتاب نظم لکہون گا کہ آپ خوش ہو جائینگے - اور بیشک اُسکی طبیعت ایسی ہی تیز تہی خدا اگر چاہتا تو اور چار پانچ برس تک وہ اپنے ارادہ پر قائم ہو جاتا مگر افسوس کہ وہ نونہال باغ نوجوانی ہیضہ کی ناگہانی بیماری سے گزر گیا اور تند باد اجل نے اُس ہونہار درخت کو جسکے پہولنے پہلنے کا موسم قریب تہا جڑ سے اکہاڑ دیا اور مرگ کی اندھیری نے خاندان کے روشن چراغ کو ایک دم مین گل کر دیا - ایک دن مین کام تمام ہو گیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) یہ لڑکا اگر زندہ رہتا تو نہایت طباع اور ذی ہوش ہوتا یہ واقعہ اسی سال یعنی ۱۲۹۸ھ ہجری مین وقوع مین آیا اُسکی وفات سے دو قطعہ تاریخ جو مین نے لکہے تہے اُن کا اس موقع پر درج کرنا مناسب تہا سو کیا گیا ؛

قطعہ تاریخ وفات مطابق ۱۲۹۸ھ

نوعِ انسان مین فقط بعد از خدا ایک ہے ذاتِ محمد مصطفےٰ

ایک سیّد ایک سرور ایک شاہ ساری دنیا کے لئے پشت و پناہ

ایک ہے حاجت روائے بندگان ایک ہے مشکلکشائے دو جہان

اُمّتِ غمناک کا غمخوار ایک بیکسون کا وقت مشکل یار ایک

ایک ہادی رہبرِ دینِ متین ایک سیّد رحمۃ للعالمین

بادشاہِ دین و دنیا ایک ہے رہنمائے راہِ مولیٰ ایک ہے

ایک سرور سرورِ دورِ زمان ایک حاکم سرگروہِ حاکمان

سرورِ عاصی بھی بخشا جائیگا بخشوانے جب محمد آئیگا

در منقبت خلفای راشدین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین

چار یارِ مصطفےٰ صلِ علےٰ چار رکنِ خانۂ صدق و صفا

صاحبِ سرپنجہ کیا وہ چار تھے جن کے پنجے مین عدو ناچار تھے

دوست پہلے حضرتِ صدیق تھے رہنمائے منزلِ تحقیق تھے

دوسرے حضرت عمر عالی گہر پہلوان دین بہادر شیر نر

تیسرے عثمان شہِ عالی وقار صاحبِ شرم و حیا و بُردبار

جانشین چوتھے علی المرتضیٰ حضرتِ شیرِ خدا مشکلکشا

نونہالِ باغِ پیغمبر حسن سبز تھا جنسے نبوت کا چمن

جانِ جسمِ حضرتِ زہرا حسین پور پیغمبر علی کے نورِ عین

یا الٰہی بہرِ آلِ فاطمہ ہو میرا ایمان و دین پر خاتمہ

INDIAN INSTITUTE

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ہے اُس واحدِ مطلق کی ذات — ذاتِ واحد جامعِ ذات و صفات
ایک کا روشن ہوا جسوقت نور — ہو گیا ہر سمت کثرت کا ظہور
ایک سے دس دس سے سو سو سے ہزار — بڑھتے بڑھتے بڑھ گیا وقت شمار
لکھی یہ ہر ایک کی صورت ایک نے — اور بنائی سب کی مورت ایک نے
ایک نامی جسکے لاکھون نام ہین — ایک مے جسکے ہزارون جام ہین
سینکڑون دل ایک سب کا دلربا — ایک گل اور بلبلین بے انتہا
سینکڑون طالب ہین اور مطلوب ایک — چاہنے والے بہت محبوب ایک
ایک معبود اور عابد بے شمار — ایک مقصود اور قاصد صد ہزار
بیشمار اک شمع کے پروانے ہین — ایک دلبر کے بہت دیوانے ہین
ایک بن سرور دوئی کو چھوڑ کے — ہو اکیلا سب سے رشتہ توڑ کے
مانگ اپنے سارے مطلب ایک سے — رکھ غرض ہر روز و ہر شب ایک سے

در نعت خاتم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب انشا اردو و فارسی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجود ہین کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب منشآت اردو

انشاے خرد افروز - رقعات و عرائض و پروانہ نویسی وغیرہ کا طریق آموزی مصنفہ منشی قمر الدین۔

انشاے مادھو رام - اردو پور ا ترجمہ۔

انشاے بہار بیخزان - رنگین عبارت اردو مسجع مصنفہ مولوی غلام امام شہید۔

انشاے دلربا - مصنفہ منشی ربوتی پرساد۔

انشاے سرور - بہت عمدہ انشا ہی جسکی بول چال کا لطف موافق محاورہ اردو ہی از مرزا رجب علی سرور صاحب فسانۂ عجائب مرتبہ سیدی میر احمد۔

رقعات اردو - ہر قسم مراسلت کے رقعے مولفہ منشی عطا علی تخلص خاک۔

دستور الصبیان اردو - بچون اردو خوان کے واسطے بہت مفید ہی۔

حلواے بے دودھ - دستور العمل نیک چلنی کے مع حکایات از حکیم محمد حسین۔

عود ہندی - رقعات چکیدہ خامہ حضرت نجم الدولہ مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی سلیس عبارت موافق محاورہ روزمرہ بول چال اردو ے معلی کی مرتبہ چودھری عبد الغفور۔

کتب منشآت فارسی

انشاے بہار عجم - باالتزام الفاظ فارسی در رقعات کہ کوئی عربی کی لفظ نہین مصنفہ جناب مولوی امانت علی صاحب۔

انشاے فیض رسان - انشا آموزی کے واسطے القاب و آداب کے صفات کے حقرسے مصنفہ منشی حفیظ اللہ۔

انشاے خلیفہ - مع اشعار کار آمد خطوط نویسی مشہور انشا ورسی از خلیفہ شاہ محمد قنوجی۔

انشاے تمیز - مصنفہ منشی کالی رائے تخلص تمیز

انشاے مادھو رام - مصنفہ منشی مادھو رام۔

انشاے منیر - خط نستعلیق مصنفہ میر صافی منیر لاہوری۔

ایضاً - بخط شکست۔

انشاے بہار ہند - رقعات بعبارت عالی مسجع تصنیف عبد العزیز آروی۔

به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

منتخبہ دماغ افروز انجمن انشا نگاری و گلدستہ بہار قرین گلزار فرخ گفتاری سخن گستری دوزبان مسمی بہ

یادگار اصغری

جسکو سخن آفرین ہمہ دان نامور مقبی غلام سرور صاحب لاہوری نے بنام نہاد اپنے فرزند غلام اصغر کے لکھا

انجمن مطبع نامی منشی نولکشور بعطر بہ نظر طباعت آراستہ ہوا

Yādgār-ĕ-Aṣgarī.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

